الشمامة العنبرية

من

مولد خير البرية

سنة ١٣٠٥ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ من الازل الی الابد علی تزاید الائہ الوافرہ واشہد ان لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ شہادۃ ادخرہا لہول الآخرۃ والصلوۃ والسلام علی رسولہ
وخاتم انبیائہ محمد الذی اصطفاہ علی سائر العرب والعجم وعلی آلہ واصحابہ
الذین اسبل علیہم جلابیب النعم **امابعد** ہر مومن خوش اعتقاد کو لازم ہے کہ
بعد قبول اسلام وصحت ایمان کے بغرض تکمیل درجۂ احسان وتحصیل مرتبۂ عرفان
احوال سعادت اشتمال سید رسل شمع سبل خاتم الانبیا شفیع الوری پر علم واطلاع
حاصل کرے کہ یہ دانش وشناخت حالات ولادت ورضاعت ونحو ذلک کے
موجب حلاوت ایمان وسبب تقویت احسان ہوتی ہے انسان کی سعادت اسی مین
ہے کہ اولاً عارف اسماء وصفات وافعال خالق ہو پہر ثانیاً عالم اسماء وصفات

واشغال سید خلق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکہ بے اس معرفت کے ہرچند کوئی شخص مومن
ومسلم ہو لیکن اوسکو کچھ مزیت اپنے دین مین اور کوئی لذت اپنے اعتقاد کی حاصل
نہین ہوتی ہی جب تک کہ کوئی متصف ساتھہ اس صفت علم کے نہو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احوال پر مطلع ہونے سے محبت حضرت کے دلمین آتی ہی
اور یہ محبت اس درجہ مطلوب شارع ہی کہ بے اسکے ایمان صحیح نہین ہوتا اسی جگہہ
سے اہل حدیث واہل سلوک نے اپنے نفوس و انفاس کو وقف حب خدا و رسول
کر رکھا ہی اور اسی وجہ سے انکو بقیہ امت پر فضیلت و مزیت تامہ حاصل ہی

دلے کہ آینۂ مہر احمد عربی ست | درون سینہ چراغی و شیشۂ حلبی ست

مقدمہ بیان مین مؤلفات میلاد شریف کے

ضبط سیر و ہدی نبوی مین از ولادت مبارک تا وفات شریف کتب سلف امت
کثرت سے موجود ہین لیکن تعلیم و تعلم اون کتب کا اہل اسلام مین ایک عمر دراز سے
متروک ہی حالانکہ یہ درس تدریس شرفاً و رتبۃً علوم فروع ونحوہ پر مقدم ہی و بعد تحصیل
علوم کتاب و سنت کے کوئی علم نافع تر علم سیرت و ہدی نبوت و سیر صحابہ و تابعین
و تبع تابعین و سلف صالحین اور علوم احکام برزخ و مدارج دار آخرت سے نہین ہی
سو اسی علم سے اکثر مسلمان غافل و عاطل ہین دریافت احوال حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر عام و خاص نے فقط رسائل مولد پر اقتصار کیا ہی اور بعضین رسائل

میلاد نے رطب و یابس کو یکجا جمع کر دیا ہے اور جو کتب دینی و دواوین اسلام
اس بارے مین بالخصوص قدیماً و حدیثاً تالیف ہو چکے تھے اونکی طرف کسی نے
بہی کچھہ عنایت نہ کی جیسے شفا فی حقوق المصطفی و مواہب لدنیہ مع الشروح
اور ہدی نبوی و صراط مستقیم اور مدارج النبوۃ و نحو ذلک حالانکہ یہ کتب ذمہ دار
تصحیح و تضعیف روایات و قوت و ضعف حکایات مشہورات ہین مینے اس
زمانہ حاضرہ مین دیکھا کہ رسائل میلاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعداد پچاس عدد
سے زائد بڑھ گئی ہے لکن کوئی تالیف لائق اعتماد کلی نہین غالب مضامین ان رسائل
کے بجز قدر قلیل بے اصل یا ضعیف یا آلودہ اغراق و مبالغہ غیر ثابت ہین اور مؤلفین
اونکے علما متقنین نہین اسلیے قطع نظر اس مسئلے سے جسمین ایک جہان برسر نزاع
و تنازع ہے کہ آیا عقد محفل واسطے اس ذکر شریف میلاد کے بطریقہ مروجہ جائز ہے
یا ناجائز اس رسالے مین اختصاراً ذکر احوال خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
از ولادت تا وفات لکھنا مناسب جانا ہر چند تفصیل کو اس مقام مین بہت کچھہ
دست رس تھا لکن قصور ہمت ابناء عصر دیکھکر ہر فصل مین اونہی مضامین ماثورہ
پر اقتصار کیا گیا جو بمنزلہ راس کے جسد سے ہین اور فقط ضبط اطراف پر وقوف
ہوا کہ اگر کوئی ایماندار اسی مقدار پر مطلع ہو کر محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مین کوشش کرے تو زہے سعادت کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے المرء
مع من احب وانت مع من احببت اعمال صالحہ مین کوئی عمل قدر و قیمت

قریش جدب شدید وضیق عظیم مین گرفتار تھے حمل رہتے ہی زمین سرسبز ہوگئی
درخت پھل لائے ہر طرف سے مال آنے لگا اوس سال کا نام سنۃ الفتح والابتہاج
ٹھیرا ابن اسحق نے کہا حمل مین کسی نے آمنہ سے کہا تجھکو حمل اس امت کے سید کا ہے
آمنہ کہتی ہین مجھکو کچھ ثقل حمل نہوا ہان حیض آنا بند ہوگیا بعض احادیث مین آیا ہے
کہ ایسا ثقل ہوا جسکی شکایت عورتون سے کی حافظ ابونعیم نے کہا ثقل ابتدا
علوق مین تھا پھر وقت استمرار حمل کے خفت ہوگئی ہر حال مین یہ حمل عادت معروف
سے خارج تھا نو ماہ شکم مادر مین رہے جب حمل کو دو ماہ گزرے عبداللہ حضرت
کا انتقال ہوگیا یہی راجح ہے مدینے سے مکے کو آتے تھے راہ مین وفات ہوئی
ابوا مین دفن ہوے ابن عباس کہتے ہین آمنہ کہتی تھین جب حمل چھ مہینے کا ہوا
خواب مین کسی نے مجھسے کہا انک حملت بخیر العالمین فاذا ولدتہ فسمیہ محمدا
واکتمی شانہ اور مینے سفید چڑیان دیکھین جنکی چونچ زمرد کی اور پر یاقوت کے
تھے اور کچھ مرد عورت ہوا مین دیکھے اونکے ہاتھ مین چاندی کی صراحیان
تھین مینے مشارق ومغارب ارض کو دیکھا تین علم دیکھے ایک مشرق مین
ایک مغرب مین ایک پشت کعبہ پر مجھکو درد ولادت ہوا حضرت پیدا ہوئے دیکھا
تو آپ سجدے مین ہین اور اونگلی طرف آسمان کے جیسے کوئی متضرع متبہل ہو
پھر ایک سفید بادل آسمان کی طرف سے آیا اوسنے آپکو ڈھانپ لیا ایک منادی
نے ندا کی کہ اسکو مشارق ومغارب زمین مین پھراؤ اور بحار مین داخل کرو کہ

وہ اسکے نام ونشان وصورت کو پہچان لین یہ ماحی ہی اسکے زمانے مین ہر شرک مٹ جائیگا پھر وہ بادل کھلگیا ایک جماعت نے کہا آمنہ کہتی ہین جب حضرت شکم سے جدا ہوئے آپ کے ہمراہ ایک نور نکلا جس سے مابین مشرق ومغرب چمک اوٹھا جب زمین پر گرے مسجدے سے اشارہ کیا حدیث عرباض بن ساریہ مین فرمایا ہی مین اللہ کا بندہ اور خاتم النبیین تہا او سوقت کہ آدم اپنی خاک مین منجدل تھے مین خبر دونگا تمکو اس حال کی مین دعوت ہون اپنے باپ براہیم کی اور بشارت ہون عیسی کی اور خواب ہون اپنی مان کی انبیا کی مائین اسی طرح دیکھتی ہین حضرت کی مان نے وقت وضع کے ایک نور دیکھا جس سے قصور شام نظر آئے اخرجہ احمد والبزار والطبرانی والحاکم والبیہقی حافظ ابن حجر کہتے ہین صححہ ابن حبان والحاکم وله طرق کثیرة والی هذا اشار العباس بن عبد المطلب فی شعرہ حیث قال ؎

وانت لما ولدت اشرقت الار	ض وضاءت بنورك الافق
فنحن فی ذلك الضیاء	فی النور سبیل الرشاد نخترق

وجہ تخصیص شام کی یہ تھی کہ شام آپکا دار الملک ہی کعب نے ذکر کیا کہ کتب سابقہ مین آیا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مولدہ بمکة ومهاجرہ بیثرب وملکه بالشام ولہذا شب معراج مین آپکو مکے سے بیت المقدس کو لیگئے جسطرح کہ آپ سے پہلے ابراہیم علیہ السلام نے طرف شام کے ہجرت کی تہی اور نزول عیسی علیہ السلام بہی شام

ہی مین ہوگا یہ شام زمین محشر و منشر ہے اور حدیث صحیح مین آیا ہی علیکم بالشام فانہا خیرۃ اللہ من ارضہ یجتبی الیہ خیرتہ من عبادہ ایک یہودی مکے مین تجارت کے لیے رہتا تھا جس رات حضرت پیدا ہوئے اوسنے کہا یا معشر یہود طلع نجم احمد الذی یولد فی ہذہ اللیلۃ رواہ البیہقی وابونعیم جب آپ پیدا ہوے آسمان کی حراست بڑہ گئی رصد شیاطین قطع ہو گئے استراق سمع سے ممنوع کردیے گئے ناف بریدہ ختنہ شدہ پیدا ہوے حدیث انس مین مرفوعاً آیا ہی من کرامتی علی ربی انی ولدت مختونا ولم یراحد سوأتی رواہ الطبرانی وابونعیم و الخطیب وابن عساکر من طرق وصححہ ایضا فی المختارۃ مستدرک مین کہا ہی احنبار ولادت باختنہ کے متواتر آئے ہین شاید مراد اس سے شہرت ہی نہ تواتر بطریق سند ولہذا ابن القیم نے کہا ہی کہ لیس ہذا من خصائصہ فان کثیرا من الناس ولد مختونا ابن درید نے وشاح مین کہا ہی کہ آدم اور بارہ پیغمبر مختون پیدا ہوے ہین آخرہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشہور یہ ہی کہ پچاس دن بعد قصۂ فیل سے پیدا ہوے سہیلی اور ایک جماعت کا قول یہی ہی دمیاطی نے کہا ۵۵ دن بعد فیل کے ولقد اطنب ابن الحاج فی المدخل فی الانکار علی ما احدثہ الناس من البدع والاہواء والغناء بالآلات المحرمۃ عند عمل المولد الشریف فاللہ تعالی یثیبہ علی قصدہ الجمیل ویسلک بنا سبیل السنۃ فانہ حسبنا ونعم الوکیل اس عبارت سے شیخ عبدالحق دہلوی حنفی رح کی صاف

انکار ضمیمہ منکرات کا عمل مولد مین نکلتا ہی اور عبارت سابقہ سے اظہار فرح میلاد
نبوی پر پایا جاتا ہی سو جسکو حضرت کے میلاد کا حال سنکر فرحت حاصل نہو اور
شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نکرے وہ مسلمان نہین **ف** شق صدر
شریف اور غسل قلب اطہر چار بار ہوا ایکبار بنی سعد مین بصغر سن بہم حلیمہ مین
دوسری بار بعمر دہ سال یہ صحرا مین ہوا تھا تیسری بار وقت بعثت کے بماہ رمضان
غار حرا مین چوتھی بار شب اسرا مین اور پانچوین بار کا شق ثابت نہین ہی شیخ
عبد الحق دہلوی نے اس بارے مین ایک رسالہ جداگانہ لکھا ہی دل کو آب زمزم
سے طشت زرین دہویا تھا اس سے افضلیت ماء زمزم کی ثابت ہوتی ہے
عبد المطلب آپکے کفیل تھے ایک سو بیس یا چالیس برس کے ہوکے مرے
ابو طالب کا نام عبد مناف تھا ایکبار خشک سالی ہوئی ابو طالب نے آپ کی پشت
کعبہ سے لگا دی آپ نے اونگلی طرف آسمان کے اوٹھائی بادل کا کہین نشان
تک نہ تہا ناگہان ادہر اودہر سے آیا اور خوب رعد و برق ہوا اور وادی بہ نکلا

ابو طالب نے کہا ؎

وابیض یستسقی الغمام بوجہہ   ثمال الیتامی عصمۃ للارامل

ثمال بمعنی ملجا و غیاث یا طعام فی الشدۃ ہی ارامل سے مراد مساکین رجال و نسا ہین
مگر اکثر استعمال بنسا مین ہی اس قصیدے کو ابن اسحق نے بطولہا ذکر کیا ہی قال
ابن عبد البر لما بلغ اربعین سنۃ بعثہ اللہ رحمۃ للعالمین و رسولا الی کافۃ

الثقلین اجمعین فرفع قدره واعلی ذکره فی العالمین فاقام بمکة ثلث عشرة سنة ثم امر بالہجرة الی المدینة المطهرة فاقام بها عشر سنین فجاهد فی سبیل الله ودعا الخلق ونور العالم بنور الایمان والیقین ولما کان الحکمة فی بعثته هذا الخلق وتتمیم مکارم الاخلاق وتکمیل مبانی الدین فحین حصل هذا الامر وتم هذا المقصود رفعه الله الیه فی اعلی علیین وتوفاه الله وهو ابن ثلث وستین صلی الله علیه وعلی اله وصحبه واتباعه واحزابه اجمعین انتهی والکلام علی ما یتعلق بمولده صلی الله علیه واله وسلم أُفرِدَ بالتالیف وهذه العجالة مبنیة علی التخفیف

فصل بیان میں رضعات نبوت کے

حضرت کو آٹھ بیبیوں نے دودھ پلایا آپ کی ماں نے تین دن یا سات دن پھر ثُوَیبَہ اسلمیہ جاریہ ابولہب نے جسکو ابولہب نے وقت بشارت ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کر دیا تھا یہ شیر خوارگی چند روز قبل قدوم حلیمہ سعدیہ کے تھی پھر خولہ بنت المنذر اور ام ایمن نے ذکرھا الیعمری پھر ایک زن سعدیہ نے علاوہ حلیمہ کے ذکرھا ابن القیم پھر تین عورتوں نے انمیں ہر ایک کا نام عاتکہ تھا نقلہ السہیلی عن بعضہم فی الکلام علی قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا ابن العواتک حیاۃ الحیوان میں کہا ہی عواتک تین عورتیں ہیں امہات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک عاتکہ بنت ہلال بن فالج مادر عبد مناف
بن قصی دوم عاتکہ بنت مرہ بن ہلال مذکور مادر ہاشم بن عبد مناف سوم عاتکہ
بنت الاوقص بن ہلال مادر وہب پدر آمنہ مادر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عاتکہ اوسکو کہتے ہین جو خوشبودار ہوا تہی سب سی زیادہ انہین حلیمہ سعدیہ نے
آپکو دودہ پلایا بعض اہل علم نے تصریح کی ہی کہ حلیمہ کا شوہر اور اوسکی اولاد
سب ایمان ملے آئے حلیمہ کو جب حضرت پر ڈر ہوا تو آپکو لا کر آپ کی مان کو
دیگئین آپ کی مان آپکو لیکر مدینے آئین آپ کے اخوال سے ملنے کو جو بنی النجار
تھے جب بیمار ہوکر پہرین تو راہ مین انتقال کیا اور مقام ابوا مین مدفون ہوئین
اوسوقت عمر حضرت کے شش سال تہے علی ما قالہ محمد بن اسحق ولم تزل
حلیمۃ تتعرف الخیر والسعادۃ وتفوز منہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحسنی و زیادۃ

لقد بلغت فی الہاشمی حلیمۃ — مقاما علی ذروۃ العز والمجد
وزادت مواشیہا واخصب ربعہا — وقد عم ہذا السعد کل بنی سعد

ابن عباس کہتے ہین حلیمہ ذکر کرتی تہین کہ جب مینے حضرت کا دودہ چھوڑایا تو
آپ نے کہا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا تب ام ایمن برکہ
حبشیہ نے آپ کو پالا یہ طرف سے باپ کے حضرت کے ارث مین آئین تہین
پہر آپکو پاس عبد المطلب کے مکہ معظمہ مین لیگئین وہ آخر سال ہشتم تک آپکے
کفیل رہے سال ہفتم مین حضرت کی آنکھین دکھنے آئین عبد المطلب نے مرض موت

مین ابو طالب کو وصیت کی اسلیے کہ وہ سب مین فخیم وعظیم اور حضرت کے باپ
عبد اللہ کے شقیق تھے اونکو شرف کفالت وتربیت حضرت سے افتخار حاصل
ہوا اور وہ ملاحظۂ خیر وبرکت کا حضرت سے کرتے تھے جب حضرت ہمراہ اونکے
عیال کے کہاتے سب سیر شکم ہوجاتے اور جب نہ کہاتے تو وہ بہوکے رہتے
ایک بار مکے مین قحط پڑا ابو طالب نے حضرت کو ہمراہ لیکر استسقا کیا پانی برسا
پہر عمر بارہ سال دو ماہ دس روز مین اپنے ہمراہ شام کو تجارت کے لیے لیگئے
جب قافلہ موضع بصریٰ مین اوترا ایک راہب نے حضرت کو دیکہا اوسکو بحیرا
کہتے تھے وہ اپنے صومعہ مین تھا علم نصرانیت اوسی کی طرف منتہی ہوتا تھا
اوسنے قوم کے لیے طعام طیار کیا بسبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالانکہ
اکثر گزر اونکا راہب مذکور پر ہوتا تہا وہ لنسے بات بہی نکرتا اور نہ کسی کو کہانا کہلاتا
پہر ابو طالب سی کہا تم اپنے برادر زادے کو لیکر واپس جاؤ اور انکو یہود سے
بچاؤ ابو طالب اپنی تجارت سی فارغ ہو کر جلد مکے کو پہرے سرور المحزون مین کہا ہے
کہ بحیرا نے آپ کا ہاتہہ پکڑکر کہا کہ یہ رسول رب العالمین ہے اللہ اوسکو رحمت عالمین
ٹہیرا کر بہیجیگا جب تم لوگ آئے تو کوئی پتہر و درخت باقی نرہا مگر اوسنے سجدہ کیا
سنگ و درخت سجدہ نہین کرتے مگر پیغمبر کو ہم اسکی صفت اپنی کتابون مین پاتے
ہین اور ابو طالب سے کہا اگر تم اسکو طرف شام کے لیجاؤگے تو یہود اسکو مار ڈالینگے
ابو طالب نے حضرت کو مکے روانہ کردیا انتہی نیز آنحضرت نے ہمراہ اپنے چچا زبیر و

عباس ابنا ر عبد المطلب کے سفر مین کا واسطے تجارت کے کیا تھا اور نبوت سے
پہلے اجرت پر بکریان چرائین تہین یہ بات او ر انبیا ر کے حق مین بھی ثابت ہو چکی
ہے جیسے موسی علیہ السلام حکمت اسمین یہ تھی کہ گوسفند اضعف بہائم ہے انکی شبانی
کرنے مین رافت و لطف دل مین ساکن ہوتا ہے اور جب راعی اس رعی سے
طرف رعی خلق کے انتقال کرتا ہے تو اوسکا نفس اول سے مہذب ہو رہتا ہے
جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پچیس برس کے ہوئے اور اونکو مکے مین امین
کہتے تھے تو طرف شام کے تجارت خدیجہ کے لیگئے خدیجہ نے ہمراہ اونکے اپنا
غلام میسرہ نام کر دیا حضرت ایک درخت کے سایے کے نیچے ٹہیرے وہان صومعہ
راہب تھا اوسنے کہا اس درخت کے نیچے کوئی سوا پیغمبر کے نہین اوترتا ہی
میسرہ کہتی ہین جب دہوپ گرم ہوتی دو فرشتے آکر آپ پر سایہ کرتے جب آپ
اوس سفر سے پہرے تو اوسی سال حضرت سی نکاح خدیجہ کا ہو گیا اوس وقت عمر
آپ کی پچیس برس دو ماہ دس دن کی تہی یہ تیسرا سفر تھا جسمین طرف سی خدیجہ کے
اجیر ہو کر گئے تہے جب عمر آپ کی ۲۵ سال کی ہوئی قریش نے بنا ر کعبہ کی تجدید
کی اسلیے کہ دیوار یں اوسکی بسبب خلل سیل کے پہٹ گئین تہین اور سیل سے پہلے
بسبب بخور سلگانے کے آگ لگ چکی تہی حضرت بہی ہمراہ قریش کے پتھر ڈہوتے
جب وہ لوگ موضع حجر تک پہونچے اختلاف ہوا کہ اس پتھر کو کون اس جگہہ رکہے
پہر سب کے سب اس بات پر راضی ہوئے کہ حضرت اپنے ہاتھ سے رکہین چنانچہ

آپنے رکھا ف جب ایام وحی کے لگ بھگ ہوے آپ کو تنہائی پسند ہوئی
غار حرا مین خلوت کرتے عبادت بجالاتے یہ عبادت ذکر تھا یا فکر تھی شیخ محی الدین
رح کہتے ہین کہ یہ تعبد قبل نبوت شریعت ابراہیم خلیل اللہ پر تھا و قیل بغیر ذالک آپ کوئی
خواب نہ دیکھتے لیکن وہ مثل سفیدۂ صبح ظاہر ہوتے یہ سچے خوابین وحی کی پیش بندے
تھین انکی مدت چھ ماہ تھی اور یہ بات ثابت ہو چکی ہی کہ جب زمانہ وحی کا قریب
آیا رجم شیاطین کثرت سے ہونے لگا تارے ٹوٹ کر اونکو پہونچنے لگے اور
استراق سمع اوسی وجہ سے بالکل منقطع ہو گیا اور یہ روایت کہ شیاطین شب
مولد مین اور قبل اوسکے ازمنۂ انبیاء و رسل مین مرجوم ہوتے تھے بر تقدیر ثبوت
بطور قلت کے تھا کبھی تارا ٹوٹکر اونکو لگتا اور کبھی نہ لگتا اور زمانۂ قرب وحی مین کثرت سے
تارہ شکنی ہوتی اور مرجوم ہوتے کذا فی سیرۃ الحلبی پھر جب چالیس سال عمر شریف
کی تمام ہوئی اور بعضنے کہا ۳ دن یا ۱۰ دن یا دو ماہ اوپر چہل سال کے روز دوشنبہ
۱۷ شب رمضان سے یا ۷ شب یا ۲۴ شب کذا فی المواہب تو جبریل علیہ السلام
نبوت لیکر آئے آپ غار حرا مین تھے کہا پڑھ فرمایا مین قاری نہین ہون جبریل
نے آپکو زور سے بھینچا پھر چھوڑ کر کہا پڑھ فرمایا مین پڑھا نہین ہون پھر دوبارہ سہ بارہ
اسی طرح کیا پھر چھوڑ دیا اور کہا اقرأ باسم ربك الذي خلق تا قوله ما لم يعلم پھر
حضرت کو لیکر پہاڑ پر سے زمین پر اوترے اور پاؤن سے ٹھوکر ماری ایک چشمہ
پانی کا نکلا جبریل نے وضو کیا اور حضرت سے کہا تم بھی اسی طرح کرو پھر دو رکعت

نماز پڑھائی اور کہا الصلوۃ ھکذا پھر غائب ہو گئے حضرت لرزان دل پاس
خدیجہ کے آئے اور یہ حال کہا اور فرمایا مجھکو اپنے اوپر ڈر لگا خدیجہ نے کہا تم
مت ڈرو بلکہ خوش ہو واللہ اللہ تمکو کبھی غمگین نکریگا تم صلۂ رحم کرتے ہو سچ بولتے ہو
بار خلق اوٹھاتے ہو مہمان نوازی کرتے ہو آفات حق پر مدد دیتے ہو پھر خدیجہ
آپکو لیکر پاس ورقہ بن نوفل کے آئین یہ برادر عم زاد خدیجہ تھے اور جاہلیت مین
نصرانی ہو گئے تھے کتاب عربی لکھتے تھے شیخ کبیر تھے نابینا ہو گئے تھے خدیجہ نے
کہا اے ابن عم اپنے برادر زادے کی بات سنو ورقہ نے کہا اے بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو
حضرت نے جو دیکھا تھا وہ حال کہا ورقہ نے کہا یہ وہ ناموس ہے جو موسی پر
اوترا تھا کاش میں اوس زمانے مین جوان ہوتا کاش مین اوس وقت تک زندہ رہتا جبکہ
تیری قوم تجھکو نکالدیگی حضرت نے فرمایا کیا وہ مجھکو نکالدیگی کہا ہان کسی شخص کے
پاس کبھی وہ چیز نہین آئی جو تیرے پاس آئی لکن لوگ اوسکے دشمن ہو گئے اگر تیرا
دن مجھکو پالیگا تو مین خوب سی تیری مدد کرونگا پھر زیادہ زمانہ نہین گزرا کہ
ورقہ نے وفات پائی ابتدا نبوت کے بعض اقوال مین روز دوشنبہ ہشتم
ربیع الاول آئی ہے پھر بعد اسکے وحی تھم گئی یہانتک کہ حضرت کو سخت حزن
ہوا مدت فترت وحی کی تین سال تھی کما جزم بہ ابن اسحق پھر جبرئیل علیہ السلام
سورۂ یا ایہا المدثر لیکر آئے اور لگاتار وحی آنے لگی اور نزول اس سورت کا ابتداء
رسالت تھا یہ سورت نبوت سے تین سال بعد آئی اور بعض نے کہا کہ مقارن نبوت

کے آئی اور حضرت لوگون کو خفیہ طرف اللہ تعالی کے بلانے لگے کیونکہ اوسوقت
تک حکم اظہار کا نہوا تھا اور جو شخص اسلام لایا تھا وہ جب نماز پڑہنا چاہتا کسی
درۂ کوہ کی طرف نکل جاتا تاکہ مشرکین سے نماز پڑہنا اوسکا مخفی رہے یہانتک کہ
کچھہ نفر مشرکین کے سعد بن ابی وقاص پر مطلع ہوئے یہ کچھہ نفر مسلمین مین اندر
بعض شعاب کے نماز پڑہ رہے تھے اونھون نے انپر انکار کیا اور عیب لگایا اور
مقاتلہ سے پیش آئے سعد نے ایک مرد کو اونٹ بار ا اوسکا سر زخمی ہوگیا یہ پہلا
خون تھا جو اسلام مین بہایا گیا اسوقت حضرت مع اپنے اصحاب کے دار ارقم
مین داخل ہوئے اپنی نماز و عبادت خفیہ طور پر کرتے تھے یہانتک کہ اللہ نے حکم
اظہار دین کا دیا اور عمر بن خطاب تین دن بعد اسلام حمزہ بن عبدالمطلب سے
سنہ ۶ مین نبوت سے علی الراجح اسلام لائے مدت اخفا کی تین برس تھی اس مدت
مین قریش حضرت کو ایذا دیتے اور اہل ایمان کو ستاتے تھے یہانتک کہ ایک
جماعت مستضعفین کو عذاب کرتے جیسے بلال و خباب بن الارت و عمار بن یاسر
اور عمار کے باپ اور اونکی مان سمیہ اور اونکے بھائی عبداللہ کو یہانتک کہ یاسر
اوسی عذاب مین مر گئے اور ابو جہل لعنہ اللہ نے ایک ہتھیار شرمگاہ سمیہ مین مارا
جس سے وہ مر گئین یہ پہلی شہیدہ ہین اسلام مین پہر کثرت ایذا مشرکین سے ایک
جماعت مسلمین نے طرف حبشہ کے باشارۂ آنحضرتؐ ہجرت کی نجاشی نے اونکا
اکرام کیا انمین عثمان بن عفان اور اونکی زوجہ رقیہ بنت رسول خداؐ بھی تہین

قریش نے جب سنا کہ یہ لوگ نکلے جاتے ہین تو اونکے پیچھے پکڑنے کو نکلے مگر کوئی
ایک ہاتھ نہ آیا یہ پہلی ہجرت تھی طرف حبشہ کے ماہ رجب سنہ ۵ نبوت مین پھر
چھ مہینے سے کم مین بعد ہجرت حبشہ کے بہت سی لوگ واپس آگئے جبکہ اونکو یہ خبر
پہونچی کہ مشرکین نے وقت قراءت حضرت کے سورۂ والنجم کو سجدہ کیا انکو گمان
ہوا کہ شاید وہ اسلام لے آئے ہین

فصل بیان مین معاہدۂ قریش کی قتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور مرنا ابوطالب کا اور جانا حضرت کا طرف بنی ثقیف و طائف کے اور ابتداء اسلام انصار وغیرہ کے

مواہب مین کہا ہے کہ جب قریش نے دیکھا کہ حضرت اپنی ہمراہیون کی وجہ سے
غالب ہین اور آپ کے اصحاب بسبب حبشہ کے ذی عزت ہین اور عمر بن خطاب
مسلمان ہوگئے اور قبائل مین اسلام پھیل گیا تو سب نے اس بات پر اجماع و
اتفاق کیا کہ حضرت کو قتل کر ڈالین یہ خبر ابوطالب کو پہونچی اونھون نے بنی ہاشم
و بنی مطلب کو جمع کیا اور حضرت کو اپنے شعب مین داخل کرکے مریدین قتل سے
مانع آئے یہ کام براہ حمیت عادت جاہلیت پر کیا قریش نے یہ حال دیکھکر باہم
مشورہ کیا کہ ایک خط لکھین اوسمین یہ عقد ہو کہ ہم بنی ہاشم و بنی مطلب سے مناکحت

وسابیعت ومخالطت نکرینگے اور کبھی صلح ہمارے ساتھ اونکی نہوگی جب تک کہ
وہ حضرت کو واسطے قتل کے ہمکو حوالے نکرین ایک صحیفہ مین یہ عہد بخط منصور بن
عکرمہ بن ہشام لکھا گیا اوسکا ہاتھ خشک ہوگیا وہ صحیفہ جوف کعبہ مین غرۂ محرم
سنہ ۷ نبوت کو لٹکا یا اور بنی ہاشم وبنی مطلب ابو طالب کو لیکر اپنے شعب مین
داخل ہوئے مگر ابو لہب کہ وہ ہمراہ قریش کے رہا دو یا تین برس تک یہی حال
گزرا یہانتک کہ یہ لوگ تنگ آگئے قریش نے غلہ کو انسے روکدیا تھا کوئی رسد
انکو نہ پہونچتی مگر خفیہ طور پر اور باہر نہ نکلتے مگر موسم سے موسم تک پھر کچھ لوگ نقض عہد
اوس صحیفے کے کھڑے ہوگئے اور اللہ نے حضرت کو اس صحیفے کے حال پر
اطلاع دی کہ دیمک نے سارا مضمون اوسکا بابت قطیعت و ظلم کے کھالیا ہے
بجز نام خدا کے کچھ باقی نچھوڑا حضرت نے یہ بات ابو طالب سے کہی ابو طالب نے
اون لوگون کو خبر دی انتہی تب سال دہم مین شعب سے باہر آئے اسی سال اول ذیقعدہ
مین بعد ہشت ماہ و ۲۱ یوم کے خروج حصار شعب سے ابو طالب نے انتقال کیا مواہب
مین کہا ہے کہ انکی عمر ۸۷ سال کی تھی اور تین دن بعد اونکے خدیجہ کی وفات ہوئی
مسیب کہتے ہین حضرت وقت وفات کے آئے اونکے پاس عبداللہ بن امیہ و
ابو جہل بن ہشام تھا کہا اے چچا لا الٰہ الا اللہ کہو یہ وہ کلمہ ہے کہ مین تمھارے لیے اسکی
گواہی دونگا پاس اللہ کے ابو جہل نے کہا اے ابا طالب کیا تم ملت عبدالمطلب سے
بیزار ہوتے ہو حضرت اونپر بار بار اس کلمے کو عرض کرتے اور فرماتے یا عم

قل لا الٰہ الا اللہ اشہد لک بہا عند اللہ اور یہ دونون بھی کہتے یا اباطالب اترغب عن ملۃ عبد المطلب یہانتک کہ آخر کلمہ جو ابو طالب نے کہا یہ تھا انا اموت علی ملۃ عبد المطلب پھر مر گئے علی مرتضی کہتے ہین جب ابو طالب مر گئے مینے حضرت کو خبر دی حضرت روئے اور کہا جاؤ نہلا کر کفن دیکر ایک گڑھے مین داب دو غفر اللہ لہ ورحمہ مینے ایسا ہی کیا اور حضرت اونکے لیے استغفار کیا کرتے تھے کئی دن تک اسی طرح کیا اور گھر سے باہر نہ نکلے یہانتک کہ جبرئیل یہ آیت لاے ماکان للنبی والذین آمنوا الآیۃ ابن عباس کہتے ہین حضرت کے سامنے جنازہ ابو طالب کا آیا کہا وصلت رحمک وجزاک اللہ خیرا یا عم

تنبیہ کفر چار طرح پر ہوتا ہے کفر انکار و کفر جحود و کفر نفاق و کفر عناد کفر انکار یہ ہے کہ اللہ کو دل سے نہ پہچانے اور زبان سے اقرار نکرے کفر جحود یہ ہے کہ دل سے تو اللہ کو پہچانے لکن زبان سے اقرار نکرے جیسے کفر ابلیس کا اور کفر یہود کا ساتھ حضرت کے کہ اسی قبیل کا تھا قال تعالی فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ ای جحدوا کفر نفاق یہ ہے کہ زبان سے اقرار کرے اور دل سے معتقد نہو کفر عناد یہ ہے کہ دل سے تو اللہ کو پہچانے اور زبان سے بھی اقرار کرے ولکن متدین نہو ساتھ اسکے اور نہ منقاد و مطیع جسطرح کہ کفر ابو طالب کا تھا چنانچہ ابو طالب نے کہا ہے ؎

ولقد علمت بان دین محمد   من خیر ادیان البریۃ دینا

لولا الملامة اوحذار مسبّة ۔ لوجدتنی سمحاً بذاک مبینا

ودعوتنی وعرفت انک ناصحی ۔ ولقد صدقت وکنت ثمّ امینا

اور یہ ہر چہار نوع کفر برابر ہین اس حکم مین کہ اللہ تعالی ان کفر والون کو نہ بخشیگا
جب کہ یہ اس کفر پر مرجائین گے نعوذ باللہ منہا ف اسی سال دہم نبوت مین
خدیجہ کبری کا بھی انتقال ہوا حضرت پر اس سال مین دو رنج لگاتار آئے ایک
مرنا ابوطالب کا دوسرے مرنا خدیجہ کا اسی سال دہم مین حضرت طرف طائف
وثقیف کے گئے بعض نے کہا تنہا گئے بعض نے کہا آپ کے ہمراہ زید بن حارثہ
تھے موت خدیجہ رض سے تین مہینے بعد گئے شوال سے تین راتین باقی تھین یہ
جانا اسلیے تھا کہ اونسے کچھ مدد لین کیونکہ آپ موت ابوطالب سی مکروب تھی لیکن
طائف کے سردارون نے آپ کی کچھ حمایت نہ کی بلکہ اپنے غلامون اور
احمقون کو بھڑکا دیا وہ گالیان دینے لگے اور چلاتے اور پتھر مارتے یہانتک کہ
ہر دو پای مبارک خون آلودہ ہوگئے جب زیادہ چوٹ لگتی آپ بیٹھ جاتے تب
وہ آپ کے بازو پکڑ کر کھڑا کرتے جب آپ چلتے تو پھر سنگباری کرتے اور قہقہہ لگاتے
زید بن حارثہ آپکو بچاتے اور خود سپر بنتے یہانتک کہ کئی جگہہ اونکا سر زخمی ہوا
جب حضرت حائط عتبہ وشیبہ پسران ربیعہ تک پہونچے تب وہ غلام واحمق جو پیچھے
لگے آتے تھے پھر گئے حضرت ایک درخت کے سایے مین بیٹھ گئے اور غمگین تھے
پسران عتبہ نے حائط سے نظر کی اور یہ حال دیکھکر اونکو رحم آیا عداس نام اپنے غلام

نصرانی کو بلا کر کہا کہ ایک خوشۂ انگور طبق مین رکھکر پاس اس شخص کے لیجا اور کہہ کہ
تم یہ کھاؤ وہ لیگیا اور سامنے حضرت کے وہ طبق رکھدیا حضرت نے بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہکر ہاتھ رکھا پھر کھایا عداس نے چہرۂ مبارک کی طرف نظر کرکے کہا کہ یہ کلام اس
شہر کے لوگ نہین کہتے ہین حضرت نے کہا تو کس شہر کا ہی اور تیرا دین کیا ہے
اوسنے کہا مین نصرانی ہون نینوی کا رہنے والا فرمایا امن قریۃ الرجل الصالح
یونس بن متی عداس نے کہا تم یونس بن متی کو کہان سے جانتے ہو فرمایا وہ میرے
بھائی تھے اور نبی تھے اور مین بھی نبی ہون عداس نے آپ کے سر و دست و پا کو
بوسہ دیا ابنا ربیعہ دیکھ رہے تھے ایک نے دوسرے سے کہا اس شخص نے تمہارے
غلام کو تیر بگاڑ دیا جب عداس پھر کر آیا کہا تجھکو کیا ہوا جو تو اس شخص کے ہاتھ پاؤن
چومنے لگا اوسنے کہا سیدی زمین مین کوئی شخص بہتر اس مرد سے نہین ہے اسنے
مجھے وہ بات بتائی جسکو سوا پیغمبر کے کوئی نہین جانتا اس قصے کو بغوی نے بھی اپنی
تفسیر مین بذیل سورۂ احقاف ذکر کیا ہی وغیرہ نے غیرہ جب حضرت خیر ثقیف
سے مایوس ہوکر پھرے اللہ نے جبریل کو بھیجا اونکے ہمراہ ملک جبال تھا اوسنے
کہا اگر تم کہو تو مین ان دونون اخشبین یعنے پہاڑون کو ثقیف پر منطبق کردون
یہ اخشبین دو پہاڑ مکے کے تھے علماء نے کہا یعنی بعد اونکے نقل کرنے کے
مکے سے طرف طائف کے یا مراد اہل مکہ تھی کہ وہی سبب ہوئے تھے حضرت
کے جانے کے طرف ثقیف کے فرمایا بل ارجو ان یخرج اللہ تعالی من اصلابہم

من یعبد ہ لا یشرك به شیئا ملک الجبال نے کہا تم ویسے ہی ہو جیسا اللہ نے
تمھارا نام رکھا ہے رؤف رحیم ملا دو پیازہ نے خوب کہا ہے الرسول خیر خواہ
دشمنان پھر حضرت وہان سے حراء کو آئے اسد الغابہ مین کہا ہے جب طائف
سے پھرے کسی کو پاس مطعم بن عدی کے بھیجا امن طلب کیا مطعم نے امن دیا
اور ہمراہ حضرت کے مسجد مین آیا حضرت اوس سے اس بات کا شکر مانتے تھے
یہ رجوع آپ کا طائف سے ۲۳ شب ذیقعدہ کو ہوا تھا اثناء رجوع مین نزول
آپکا نخلہ مین ہوا یہ ایک جگہ ہے ایک رات پر مکہ معظمہ سے اس جگہ سات جن نصیبین کے
آئے یہ ایک شہر ہے شام کا جب قرآن سنا تو اوسپر کان رکھے اور اسلام لے آئے
حضرت سورۂ جن پڑھتے تھے کما قالہ مغلطائی پھر اپنی قوم کے پاس پھر کر گئے
اور کہا انا سمعنا قرانا عجبا یھدي الی الرشد فامنا به ولن نشرك بربنا احدا
اور حضرت پر یہ آیت اوتری قل اوحي الی انه استمع نفر من الجن کما فی الصحیحین و
ذلک قوله تعالی واذ صرفنا الیك نفرا من الجن یستمعون القرآن الآیۃ جب
سنہ یازدہم نبوت ہوا انصار نے اسلام لانا شروع کیا حضرت گھر سے نکلتے اور
لوگون کے آثار کا تتبع اونکے منازل مین بمقام عکاظ و مجنہ و ذی المجاز مواسم
مین کرتے اور فرماتے من یؤوینی من ینصرني حتی ابلغ رسالة ربي وله الجنة
آپکو کوئی ناصر نملتا اور نہ کوئی جواب دیتا تا آنکہ جملہ قبائل سے قبیلہ قبیلہ کر کے
یہ سوال کیا سب بری طرح جواب دیتے اور ستاتے اور کہتے قومك اعلم بك

یہانتک کہ اللہ نے اظہار اپنے دین کا چاہا حضرت کو اس قبیلۂ انصار کی طرف
لایا یہ لقب اسلامی لقب ہے حضرت کی انہون نے نصرت کی اسلیے یہ لقب ہوا یہ
اولاد قیلہ و اوس و خزرج کہلاتی تھی حضرت نے منی مین بعض خزرج کو نزدیک
عقبہ کے جو پہلوی منی مین ہے پایا کہا تم کون ہو کہا ہم خزرج ہین فرمایا تم نہین بیٹھتے
کہ مین تم سے کچھہ باتین کرون وہ بیٹھہ گئے آپ نے اونکو طرف اسلام کے
بلایا اور اونکو قرآن پڑھ کر سنایا اونکے پاس حضرت کا علم تھا اونھون نے
آپ کی نعت و صفت پہچانی کیونکہ یہود مدینہ اونسے کہا کرتے تھے کہ ایک نبی
عنقریب مبعوث ہونیوالا ہے ہم اوسکی پیروی کرینگے اور اوسکے ہمراہ ہوکر
تمکو قتل کرینگے خزرج نے حضرت کی بات قبول کی تاکہ یہود اونپر سابق نہون
اور چھہ آدمی اونمین کے اسلام لے آئے حضرت نے فرمایا تم میری پشت کو
روکو کہ مین رسالت اپنے رب کی پہونچادون اونھون نے کہا ہم اپنی قوم
کو دعوت کرینگے طرف اوس چیز کے جسکی طرف تمنے ہماری دعوت کی ہے
اگر قوم نے ہماری بات مان لی تو پھر تمسے زیادہ کوئی غالب و عزیز تر نہوگا
اور یہ وعدہ تم سے موسم سال آیندہ مین ہے حضرت نے اونکو حکم دیا کہ تم اس
امر کو اہل مکہ سے مخفی رکھو جب وہ لوگ مدینے مین پہونچے کوئی گھر باقی نرہا
مگر اوسمین حضرت کا ذکر تھا پھر سال آیندہ مین بارہ شخص حضرت سے ملے پانچ تو
وہی شخص تھے جو سال اول مین مل گئے تھے اور باقی خزرج تھے مگر دو مرد اوس

کے تھے یہ عقبہ ثانیہ ہی یہ لوگ اسلام لاے اور حضرت کی شرط کو قبول کر کے
اپنے شہر کو واپس گئے الحمد نے اونمین اسلام کو ظاہر کیا اسعد بن زرارہ مدینے
مین مسلمانون کو لیکر جمعہ پڑہتے پھر کسیکو پاس حضرت کے بھیجا کہ ایک قرآن سکھانیوالا
بھیجد و حضرت نے مصعب بن عمیر کو بھیدیا اونکے ہاتھہ پر ایک جماعت کثیر
اسلام لائی منجملہ اونکے سید اوس سعد بن معاذ و اسید بن حضیر تھے اور سارے
بنو عبد الاشہل ایکدن مین کیا مرد کیا عورتین اسلام لے آئے پھر موسم سال سوم
مین قریب ستر مرد کے آئے یہ عقبہ ثالثہ تھا حضرت نے اونسے بیعت لی
اس شرط پر کہ وہ جسطرح اپنی نساء و ابناء سے مانع ہوتے ہین اسی طرح حضرت سے
بھی مانع ہون اور احمر و اسود سے جنگ کرین اس عقبہ ثالثہ مین عباس بھی
حاضر تھے حضرت نے ان لوگون پر تاکید سچ بولنے کی فرمائی بعض نے اس
عقبہ ثالثہ کا نام عقبہ ثانیہ رکھا ہے **ف** سال دوازدہم نبوت مین ہجرت
سے ایک سال پہلے کما قالہ ابن شہاب عن ابن المسیب حضرت کو اسرا ہوا
اوسوقت عمر آپ کی ۵۱ سال ۹ ماہ کی تھی اور آپکو بیداری مین شب شنبہ ۲۷
ربیع الاول کو قالہ ابن الاثیر والنووی فی شرح مسلم یا ربیع الآخر کو قالہ النووی
فی فتاواہ یا رجب مین آسمان پر چڑہا لیگئے اب عمل اسی ۲۷ رجب پر ہے وقیل
غیر ذلک رہی معراج سنام سو وہ ۳۲ بار ہوئی ہے علی ما ذکرہ الشعرانی
پہلے درمیان سے زمزم و مقام کی راہ اوٹھا کر بیت المقدس کو لیگئے پھر براق

لائے اوسپر سوار کرکے آسمانون پر لیگئے بالجملہ اوس رات پانچ نمازین حضرت
پر فرض ہوئین اوسی عدد رکعات پر جو اسدم متعین ہے وھو الاصح اور بعض نے
کہا دو دو رکعت پہر سال ہجرت مین بعد اسکے رباعیہ چار اور ثلاثیہ تین حضرین
فرض ہوئین اور اول اسلام مین نماز صبح دو ہی رکعت تہی حلبی نے کہا دو رکعت
قبل طلوع شمس اور دو رکعت تیسرے پہر کو قبل غروب شمس فرض تہی اور اکثر
اہل علم اسپر ہین کہ بدارت ساتھہ نماز ظہر کے تہی اوسدن سے جو بعد اس شب کے
آیا تہا خطیب نے کہا کوئی کہے کہ شروع نماز کا صبح سے کیون نہ کیا اسکی دو وجہ
ہین ایک یہ کہ وجوب نماز پنجگانہ کا ظہر سے صراحۃً آیا ہی دوم یہ کہ بجالانا نماز کا
متوقف ہی بیان نماز پر اور یہ بیان حاصل نہوا مگر وقت ظہر کے انتہی اور کسی نے
کہا کہ بدایت نماز کی صبح شب معراج سے ہوئی تہی ف حلبی نے کہا نماز حضرت کی قبل فرضیت
نماز پنجگانہ کے طرف کعبے کے تہی پہر طرف بیت المقدس کے آپ کعبے کو درمیان اپنے اور بیت المقدس
کے کر لیتے تا کہ استقبال کعبہ بہی ہو جائے جب مدینے مین آسے یہ بات
نہو سکی آپکو استدبار کعبہ شاق گذرا اللہ نے قبلہ کو تحویل کر دیا یہ سبب تحویل کا
تہا اسی شب معراج مین شق صدر بہی واقع ہوا اور یہ شق پانچ بار ہوا تہا ایکبار
طفولیت مین نزدیک حلیمہ کے یہ متفق علیہ ہے ایکبار بعمر دہ سالہ و چند ماہ دو (ھا
مسلم) ایکبار اسی شب اسرا مین ایکبار اوسوقت جبکہ فرشتہ وحی لیکر آیا ذکرھا
بعضھم ایکبار خواب مین حضرت نے شب معراج مین اپنے رب کو چشم سر سے

علی الصحیح دیکھا اور بات کی اور دیکھنا آپ کا اللہ کو دنیا مین منجملہ آپ کی خصوصیات کے ہے اور یہ شرعاً حق مین غیر حضرت کے دنیا مین محال ہے جب صبح ہوئی حضرت سنے لوگون کو خبر دی کہ آج کی رات یہ واقعہ گذرا کفار نے آپکی تکذیب کی اور صفت بیت المقدس کا سوال کیا آپ نے بیت المقدس کو پہلے اس سے ندیکھا تہا جبریل سنے اوسکو اوٹھا کر آپ کے سامنے کر دیا یہانتک کہ آپ سنے ساری صفت اوسکی بیان فرمادی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم

فصل بیان مین ہجرت وغیرہ کے

اہل سیر سنے کہا ہی جب عقد مبایعت درمیان حضرت اور اہل مدینے کے بہم مستحکم ہوگیا اور آپ کے اصحاب مکے مین بسبب ایذا مشرکین نہ تھم سکے اور اونکے جفا پر شکیبا نہو سکے تو حضرت سنے اونکو اجازت ہجرت کی دی کہ وہ مدینے چلے جائین حدیث عائشہ مین آیا ہی کہ فرمایا مینے گھر تمہاری ہجرت کا دیکھا یہ ایک زمین شور خرما دار درمیان دو سنگستان کے ہے اور وہ یثرب ہی تب وہ لوگ چھپ کر ایک ایک قطیعہ ہو کر نکلے مگر عمر بن خطاب کہ وہ کھلم کھلا ہجرت کا نام لیکر باہر آئے اور کفار مکہ مین سے کسی سنے اونکو روکا مع اپنے بھائی زید بن خطاب کے باہر نکلے ع ہیبت حق ست این از خلق نیست حضرت کے ساتھ کوئی باقی نرہا مگر ابو بکر صدیق و علی بن ابی طالب کذا قال ابن اسحق وغیرہ

قریش نے دیکھا کہ حضرت کو منعت حاصل ہو گئی اور انکے اصحاب اور شہرون
مین ہو گئے اور یہان کے اصحاب ہجرت کیے جاتے ہین تو حضرت کے نکلنے
سے حذر کرکے دار الندوہ مین مشورے کے لیے جمع ہوے یہ قصی بن کلاب
کا گھر تھا اور قریش کوئی کام نکرتے مگر اوسی گھر مین اور اوسی جگہہ مشورہ کیا کرتے
جب وہان فراہم ہوے لوگون کو روکدیا کہ کوئی نہ آوے اس ڈر سے کہ
مبادا کوئی شخص بنی ہاشم کا آجاے اور حال پر مطلع ہو ابن درید نے کہا یہ
پندرہ نفر تھے اور ابن دحیہ نے کہا سو نفر تھے غرضکہ جب مشورے کے لیے بیٹھے
ابلیس صورت مین ایک شیخ نجدی کے ظاہر ہوا دوسری روایت مین ہے کہ
اوسکے ہاتھ مین عکازہ تھا اور جبہ صوف کا اور ایک برنس سبز طیلسان پہنے
ہوے آیا اور گھر کے دروازے پر کھڑا ہوا پوچھا ای شخص پیر تم کون ہو کہا مین
ایک شیخ ہون اہل نجد سے مین نے تمھارا ارادہ سنا مین بھی یہان آیا کہ کوئی رای مین دون
اور خیر خواہی کرون قریش نے کہا یہ اگرچہ نجد کا ہے نہ مکے کا اسکے ہونے مین تمھارا
کچھہ ضرر نہین ہے پھر گفتگو شروع ہوئی ہشام بن عمرو کی یہ رای ہوئی کہ حضرت کو
قید کرنا چاہیے اور بے آب و دانہ رکھکر جان لینا چاہیے شیخ نجدی نے کہا یہ بری
تجویز ہے اوسکے یار سن پاوینگے تو جست کرکے اوسکو چھوڑا لیجاوینگے کہا ایک
اونٹ پر لادکر نکالدینا چاہیے کہ ہمارے درمیان سے چلا جاے اور تم سب کو
چین ملے پھر کچھہ کرے تمکو کچھہ ضرر نہین شیخ نجدی نے کہا یہ رای بھی کچھہ نہین ہے

تم نہین دیکھتے کہ یہ کیسا خوش بیان آدمی ہے لوگون کے دل حلاوت منطق
سے مغلوب کر لیتا ہی ابو جہل نے کہا میری یہ رای ہے کہ ہر قبیلے سے ایک جوان
استوار قوی دست صاحب نسب بہادر لیکر او شمشیر بران ہر ایک کو دیکر کہا جاے
کہ سب کے سب ملکر ایکبارگی تیغ رانی کرین اور مار ڈالین اس کام کے کرنیمین
خون اوسکا سارے قبائل مین متفرق ہوجائیگا اور بنو عبد مناف تمام قوم
سے حرب نکر سکینگے چار ناچار دیت پر راضی ہونگے شیخ نجدی نے اس رای کی
بہت تحسین کی اس رای پر سب کا اجتماع ہوا سے

ہوتا ہے وہان مشورہ قتل ہمارا　　لو حضرت دل او رسنو تازہ خبر اور
جبرئیل نے آکر حضرت کو خبر دی اور کہا آجکی رات تم اپنے بستر پر مت سونا اور
اللہ نے حکم دیا کہ تم اس رات مین مدینے کو چلے جاؤ حضرت نے علی سے فرمایا کہ
آج تم میرے فرش پر سو رہو وہ سو رہے اور فرمایا میری چادر اوڑھ لے تجھکو
کوئی امر مکروہ نہ پہونچیگا پھر حضرت نے نکلکر ایک مٹھی خاک لیکر اونکے سرون پر
پھینک ماری اور یہ آیت پڑھی انا جعلنا فی اعناقھم اغلالا الی قولہ فھم
لا یبصرون اللہ نے اونکو اندھا کر دیا ابن اسحق کہتے ہین مشرکین ساری رات حراست
علی فراش حضرت پر گمان آنحضرت کرتے رہے اور حضرت انکو واسطے رد
ودائع کے چھوڑ گئے تھے کہ تم مکے مین رہو اور سب کی امانت و ودیعت دیکر
آجانا ایک شخص نے آکر کہا تم سب لوگ یہان کس انتظار مین ہو کہا محمد کی

اوسنے کہا تمھارا برا ہو وہ تو تمھارے سامنے سے نکلکر چلے گئے اور تم مین
ہر ایک کے سر پر خاک ڈال گئے حدیث ابن عباس مین آیا ہی کہ جس کسی شخص
کو ایک سنگریزہ اوسدن پہونچا وہ دن بدر کے کافر مقتول ہوا رواہ ابن
ابی حاتم وصححہ الحاکم وذلک قولہ تعالی واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک
او یقتلوک او یخرجوک ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین عائشہ
کہتی ہین کہ حضرت ابو بکر کے گھر صبح اور تیسرے پہر کو آتے کبھی ناغہ نکرتے جب وہ
دن ہوا جسمین اللہ نے حکم ہجرت کا دیا تو اوسدن حضرت پاس ہماری دوپہر کو
آئے کہ اوس ساعت آتے نہ تھے ابو بکر نے آپکو دیکھکر کہا کہ حضرت اسدم
نہین آئے مگر کوئی امر جدید پیدا ہوا ہی ابو بکر اپنی چارپائی سے اوتر بیٹھے حضرت
وہان بیٹھ گئے ابو بکر کے پاس کوئی نہ تھا مگر مین اور میری بہن اسما حضرت نے
فرمایا انکو اپنے پاس سے الگ کرو ابو بکر نے کہا یہ تو میری دونون بیٹیان ہین
بخاری کا لفظ یہ ہی انما ھم اھلک وما ذاک فداک ابی وامی فرمایا اللہ نے
مجھکو اذن دیا ہی نکلنے اور ہجرت کرنیکا کہا مین ہمراہ ہون فرمایا ہان کہا ایک راحلہ
ان دو راحلون مین سے لیلو ابو بکر نے یہ دونون ناقے چھ ماہ پہلے سی خریدے
تھے اور اونکو اسی دن کے لیے پالا تھا اور چارہ دیا تھا حضرت نے فرمایا قیمتہً
لونگا چار سو درہم پر خرید فرمایا جس قیمت پر ابو بکر نے خرید کیا تھا اور یہ ناقہ پاس
حضرت کے مدت حیات تک رہا یہانتک کہ خلافت ابو بکر مین مر گیا پھر زاد راہ

خانۂ ابوبکر سے لیکر شب جمعہ کو بعمر ۵۳ سال بروز دوشنبہ ہشتم ربیع الاول
باہر نکلے اور راتکو غار ثور مین پہونچے اور شب یکشنبہ تک اوسی مین رہے
پھر شب دوشنبہ کو غار سے نکلکر دوشنبۂ آیندہ کو داخل مدینہ ہوے مدت
سفر کی آٹھہ دن تھی قریش نے جب حضرت کو مکے مین نپایا جستجو کی کہ کدہر گئے
اعلی و اسفل مکے کو ڈھونڈ ڈالا کہین اتا پتا نچلا آپ کے نشان پر قیافہ دان کو
بھیجا ہر طرف ایک قائف روانہ ہوا جو طرف جبل ثور کے گیا تھا وہ اثر پاکر چلا
اور ثور تک آیا پھر آگے نشان نپایا اہل مکہ پر آپکا نکل جانا سخت گران گزرا اور
نہایت گھبرائے کہ یہ کیا ہوا اور جو کوئی آپکو پھیر لاے اوسکو سو ناقے دینے
کہے حضرت جسوقت غار مین داخل ہوے تھے اللہ نے وہان درخت ببول کا
اوگا دیا دہن غار لوگون کی آنکھہ سے چھپ گیا اور دو کبوتر آکر فم غار پر بیٹھہ گئے
اور اونھون نے انڈے دیے اور مکڑی کو حکم ہوا کہ اوسکے اوپر جالا تنے
جوانان قریش ہتھیار لیکر آئے اور کوئی غار مین نظر کرنے لگا بجز دو کبوتر کے
کچھہ ندیکھا جان لیا کہ یہان کوئی نہین ہے اور بعض نے کہا غار کے اندر گھس کر
دیکھو امیہ بن خلف لعنہ اللہ نے کہا تمکو غار سے کیا کام ہے اسمین تو مکڑی نے
محمد کی میلاد سے بھی پہلے جالا تنا ہے صحیحین مین انس سے آیا ہے کہ ابوبکر نے کہا مینے
غار کے اندر سے مشرکین کے پانوٴن دیکھے کہ وہ ہمارے سر پر کھڑے ہین مینے
کہا اے رسول خدا اگر کوئی انمین سے اپنے پانوٴن کی طرف دیکھیگا تو ہمکو دیکھہ لیگا

فرمایا یا ابابکر ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت نے
دعا کی اللھم اعم ابصارھم وہ غار کے اندر گھسنے سے اندہے ہو گئے
صاحب بردہ نے اسی طرف اپنے قصیدے مین اشارہ کیا ہی ؎

وما حوی الغار من خیر و من کرم ۔ وکل طرف من الکفار عنہ عمی
فالصدق فی الغار والصدیق لم یرما ۔ وھم یقولون ما بالغار من ارم
ظنوا الحمام وظنوا العنکبوت علی ۔ خیر البریۃ لم تنسج ولم تحم
وقایۃ اللہ اغنت عن مضاعفۃ ۔ من الدروع وعن عال من الاطم

عبدالرحمن بن ابی بکر باوجود صغر سن کے رات کو پاس حضرت وابوبکر کے آتے
اور قریش کی خبر لاتے اور پھر راتون رات صبح سے پہلے مکے مین جا پہونچتے
اور عامر بن فہیرہ غلام ابوبکر ہر رات کو دودہ لاتا پھر عبداللہ بن الارقط کو واسطے
دلالت طریق کے نوکر رکھا انکا اسلام معلوم نہین ہی دونون راحلے اوسکے سپرد
کیے اور وعدہ کیا کہ تین رات کے بعد غار ثور پر آئے وہ آیا اور اوسنے دونون
کو سوار کرایا اور لیکر چلا اور ہمراہ انکے عامر بن فہیرہ بھی چلا اور دریا کی طرف
کا رستہ لیا راہ مین سراقہ بن مالک سامنے آئے اونکے گھوڑے کے قدم
زانو تک زمین مین دہس گئے حالانکہ زمین نہایت سخت تھی تب سراقہ نے
ندا کی کہ امان دو تب گھوڑا باہر آیا اور سراقہ نے آکر زاد و متاع پیش کیا حضرت
نے کچھہ نہ لیا فرمایا ہماری خبر مخفی رکھہ وہ وہان سے پھرے جو کوئی ملتا اوسکو

پہیر دیتے اور کہتے مین یہ ساری راہ دیکہہ آیا ہون کہین کسی کا کچہہ اتا پتا
نہین ہے بوصیری نے ہمزیہ مین اس قصے کی طرف اشارہ کیا ہے **ف**
طریق ہجرت مین عجائب واقع ہوے ازانجملہ یہ ہے کہ موضع قدید مین ام معبد
خزاعیہ پر گذر ہوا وہ ہر کسی کو جو اودہر سے گذرتا کہانا کہلاتے دودہ پلاتے
اوس سال قحط تہا اوس سے شیر و گوشت طلب کیا کہ خرید کرین نپایا حضرت
نے دیکہا کہ ایک بکری بندہی ہے اور ضعف و فاقہ سے خشک ہو رہی ہے
پوچہا اسکے دودہ ہے کہا بہلا یہ کیا دودہ دیگی فرمایا تو مجہے اجازت دیتی ہے
کہ مین اسکو دوہون کہا ہان آپ نے ایک برتن مین اوسکو اللہ کا نام لیکر
دوہا اوسنے اتنا دودہ دیا کہ ساری قوم نے پیا اور بچ رہا پہر دوبارہ دوہا
اور چہوڑکر چلے گئے ام معبد کا شوہر آیا اوسنے یہ حال اوس سے کہا وہ بولا
واللہ ھذا صاحب قریش ولو رأیتہ لاتبعتہ سیرت حلبی مین کہا ہے کہ
ام معبد نے ہجرت کی اور اسلام قبول کیا اسی طرح اوسکے شوہر و برادر نے
اوسکے گہر والے یوم نزول مرد مبارک سے تاریخ مقرر کرتے تھے یہ بکرے
راتدن دوہی جاتی یہانتک کہ خلافت فاروق رضی اللہ عنہ مین مرگئی زمخشری
نے ربیع الابرار مین ہند بنت الجون سے نقل کیا ہے کہ حضرت خیمہ ام معبد مین
اوترے وہ میری خالہ تھی جب سوکر اوٹہے پانی مانگا ہاتھ دہوکر کلی کی اور
ایک درخت عوسج جو پاس خیمے کے تھا اوسکی جڑ مین پانی کلی کا ڈالدیا صبح کو وہ

ایک بڑا جنگلی درخت ہوگیا اور بہت بڑا میوہ برنگ ورس و رائحۂ عنبر و طعم شہد
لایا جو شخص اوسکو کھاتا سیر شکم ہوجاتا اور جو کوئی پیاسا ہوتا وہ سیراب ہوجاتا
اور بیمار صحت پاتا اور جو شتر و گوسفند اوسکی پتی چرتا وہ خوب سا شیر دیتا ہمنی
اوسکا نام شجرۂ مبارکہ رکہا تہا کچھہ لوگ جنگل کے آکر اوس سے استشفا کرتے اور
زاد راہ لیجاتے ایکدن کیا ہوا کہ اوسکے پہل گر گئے اور پتی چھوٹی ہوگئی ہم
گھبرائے ہمکو حضرت کے انتقال کی خبر ملی پہر وہ بعد تیس برس کے ازپا تا سر
خاردار ہوگیا نہ پھل تہا نہ تازگی معلوم ہوا کہ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ
مقتول ہوے پھر اوسدن سے اوسمین پہل نہ لگا ہم اوسکے پتون سے نفع لیتے
ایکدن اوسکی ساق سے خون سرخ بہنے لگا اور پتے مرجہا گئے ہم اس فکر و رنج
مین تھے کہ اتنے مین خبر قتل حسین بن علی کے آئے پہر وہ درخت سوکھہ کر جاتا رہا
انتہی **ف** مدینے مین جب مسلمین نے یہ خبر سنی کہ حضرت آتے ہین تو ہر دن
طرف حرہ کے نکلتے دوپہر تک آپکا انتظار کرتے پہر چلے آتے **ع**
دیر قاصد کو لگی ای دل مشتاق جمال دیکھیئے ہمکو بلاتے ہین کہ وہ آتے ہین
ایکدن انتظار کرکے اپنے گھرون کی طرف واپس آتے تھے کہ اتنے مین
ایک یہودی ایک اونچی جگہہ پر چڑہا تھا اوسنے آپکو آتے ہوے دیکھا چلا کر
کہا ای بنی قیلہ یعنی اوس و خزرج لو یہ تمہارا جد یعنی حظ و بہرہ و نصیب آیا وہ سب
مع اپنے سلاح کے دوڑے حضرت تشریف لاے قبا مین اوترے دن دوشنبہ کا

تھا اور اول ربیع الاول یا دوازدہم ربیع الاول اور دس سال مدینے مین
اقامت کی پھر وفات پائی سرور المحزون مین کہا ہی ہمچنین درانجا و در تاریخہای
مذکورہ علما را اقوال مختلفہ ست کہ در کتب مطولہ توان یافت علی نے مع اپنے
ہمراہیون کے ضعفاء مسلمین سے حضرت کو اسی قبا مین آکر پایا اور بعد خروج
آنحضرت کے مکے سے نہ ٹھیرے مگر تین دن حضرت نے حکم تاریخ لکھنے کا دیا
حین ہجرت سے تاریخ لکھی گئی اس سے پہلے عام فیل سے تاریخ لکھتی تھی حضرت
قبا مین قبیلۂ بنی عوف بن عمرو مین ۲۲ دن ٹھیرے یا ۱۴ شب یا ۳ یا ۴ دن روز
دوشنبہ و سہ شنبہ و چہارشنبہ و پنجشنبہ اور اپنی مسجد کی بنیاد تقوی پر رکھی پہلے ہی دن سے
پھر دن جمعے کے قبا سے دن چڑہے نکلے اور بنی سالم بن عوف مین جمعے کی
نماز مع مسلمین ہمراہ کے پڑہے یہ سب سو نفر تھے بطن وادی رانونا نام مین
یہ نماز ادا کی پھر سوار ہوکر چلے جس گھر پر خانہای انصار سے گزر ہوتا وہ کہتے کہ
آپ یہین تشریف رکھین فرماتے اس ناقے کی راہ چھوڑ دو یہ مامور ہی اور اوسکی
باگ ڈہیلی کر دی وہ چلتے چلتے جس جگہہ کہ اب دروازہ مسجد شریف کا ہی بیٹھہ گیا
پھر اوٹھا اور آپ اوسپر سوار تھے یہانتک کہ باب ابوایوب ئیس بنی النجار اخوال
عبد المطلب پر جاکر بیٹھا پھر وہان سے اوٹھا اور جای اول مین بیٹھہ گیا اور آواز
کی تب حضرت اوسپر سے اوتر پڑے اور فرمایا ھذا المنزل ان شاء اللہ تعالی
اہل مدینہ کو حضرت کی تشریف آوری سے نہایت درجے کی خوشی حاصل ہوئی

انس بن مالک کہتے ہین جسدن حضرت داخل مدینہ ہوے ہر چیز مدینے کی روشن ہوگئی اور زنان پردہ نشین احاجیین پر چڑہ گئین اور کہتی تہین سے

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

ایہا المبعوث فینا جئت بالامر المطاع

بیہقی انس سے راوی ہین کہ جب ناقہ باب ابوایوب پر بیٹھہ گیا تو جواری بنی النجار نے نکل کر کہا سے

نحن جوار من بنی النجار یا حبذا محمد من جار

حضرت نے فرمایا کیا تم مجھکو دوست رکھتے ہو کہا ہان ای رسول اللہ فرمایا ان قلبي یحبکم سبک[1] آپ کے ناقے کا مربد[2] تمر تہا اوسکے مالک دو یتیم بچے تھے پرورش مین سعد بن زرارہ کی سعد نے اونکو بلایا اور حضرت گھر مین ابوایوب کے بیٹھے تھے اونسے مربد کی قیمت کی اوںھون نے کہا ہم یون ہی حضرت کو دیتے ہین مگر آپ نے بطور ہبہ لینا قبول نکیا بلکہ دس دینار کو وہ جگہہ مول لی اور مال ابوبکر سے وہ قیمت ادا فرمائی پھر حضرت نے وہان اپنی مسجد بنائی اور اوسکی چھت چوب کھجور کی طیار فرمائی اور اوسمین لکڑی کے کھم لگائے اور اوسکی اونچائی بقدر قامت کے رکھی اور رخ قبلے کا طرف بیت المقدس کے رکھا یہانتک کہ قبلہ طرف کعبے کے محول ہوا پھر حضرت نے بعد فتح خیبر کے بسبب کثرت مردم کے

[1] جای نشست
[2] خرمن خرما

مسجد کو بڑہایا جب ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے اونہون نے مسجد مین کچہہ
احداث نہین کیا جب عمر خلیفہ ہوے تو اوسمین توسیع کی خانۂ عباس بن عبد المطلب
تک عمر نے کہا اسکو فروخت کرو عباس نے وہ گھر اللہ و مسلمانون کے لیے ہبہ
کر دیا قیمت نہ لی جب عثمان خلیفہ ہوے مسجد کو پتھر سے بنایا اور پتھر کے ستون
لگائے اور ساج کی سقف طیار کی اور مسجد بڑہادی اور عقیق سے وہان سنگریزے
لائے حضرت نے اوسی مربد مین دو حجرے بنائے تھے ایک سودہ کا ایک
عائشہ کا بقیہ حجرات زوجات کو بعد اسکے وقت حاجت کے بنایا تہا اور گھر
مین ابو ایوب کے سات ماہ تک رہے تا آنکہ مسجد بن چکی اور ہر دو حجرے طیار
ہوگئے شرح مقاصد مین کہا کہ صحیح مین آیا ہے کہ ہم ایک ایک خشت اوٹہاتے
تھے اور عمار دو دو حضرت نے دیکھکر خاک کو عمار سے جہاڑا اور فرمایا ویح
عمار تقتله الفئة الباغية يدعوهم الى الجنة ويدعونه الى النار عمار کہتے
تھے اعوذ باللہ من الفتن انتہی حضرت خود بہی ہمراہ صحابہ کے پتھر ڈہوتے
تھے اور کہتے تھے اللهم لا خير الا خير الآخرة فانصر الانصار والمهاجرة
عائشہ کہتی ہین جب حضرت مدینے مین آئے ابو بکر و بلال تپ مین مبتلا ہوے
سوت اور مکہ کو یاد کرتے حضرت کو خبر ہوئی کہا اللهم حبب الينا المدينة كحبنا
مكة او اشد وصححها وبارك لنا في صاعها ومدها وانقل حماها فاجعلها في
الجحفة اوسوقت جحفہ مسکن یہود تہا اب میقات مصر ہے اس حدیث مین جواز

بد دعا کرنے کا کفار پر کہ وہ بیمار ہون اور ہلاک ہون حضرت کا معجزہ دیکھو
کہ ابتک جو کوئی جحفہ کا پانی پیتا ہی وہ تپ زدہ ہو جاتا ہے

فصل بیان مین بعض خصائص آنحضرت صلعم و دلائل نبوت کے

خصائص آپ کے آٹھ نوع مین منحصر ہین ایک وہ جو مختص بذات شریف تھی
دنیا مین مثلاً آپ مخصوص تھے ساتھ اس بات کے کہ اول نبیین تھے خلق مین
اور آپ کی نبوت متقدم تہی اور آدم اپنی طینت مین منجدل تھے ؎

ہرچند کہ آخر بظہور آمدۂ — پیش از ہمہ شاہان غیور آمدۂ
دیر آمدۂ زراہِ دور آمدۂ — ای ختم رسل قرب تو معلوم شد

اور سب سے پہلے آپ ہی سے میثاق لیا گیا اور سب سے پہلے آپ ہی سنے
الست بربکم کے جواب مین بلی کہا اور آدم و جمیع مخلوقات آپ کے لیے
پیدا ہوے اور آپکا نام عرش پر لکھا گیا اور ہر آسمان و جنت مین بلکہ سائر ملکوت
مین اور ملائکہ ہر ساعت آپکا ذکر کرتے ہین اور اذان مین ذکر اسم شریف کا ہوتا ہے
اور کتب سابقہ مین آپ کی بشارت دی ہے اور نعت بیان کی ہی اور آپ کے
اصحاب کے وصف لکھے ہین اور آپ کی امت کا ذکر کیا ہی اور جب آپ
پیدا ہوے ابلیس آسمانون سے روکدیا گیا اور آپ کا سینہ شق کیا گیا اور خاتم
نبوت پشت پر بمقابلۂ دل کے رکھی گئی جہان سے شیطان داخل ہوتا ہی ؎

پیغام احمد نخست آدم آورد | انجام بشارت ابن مریم آورد
باجملہ رسل نامہ بے خاتم بود | احمد بر نامہ و خاتم آورد

آپ کے ہزار نام ہین اور قریب ستر نام کے لیسے ہین جو اللہ کے نام ہین اور کسنیکا نام احمد آپ سے پہلے نہ تہا عدہا مسلم اور آپ عقل مین سب لوگون سے زیادہ راجح تہے اور آپکو تمام حسن دیا گیا تہا اور یوسف کو شطر حسن ع انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری + اور ابتداء وحی مین تین بار جبریل نے آپکو ضم کیا اور آپ نے جبریل کو اونکی اصلی صورت پر دیکہا عدہا البیہقی اور جب آپ مبعوث ہوے کہانت منقطع ہوگئی آسمان کی حراست کی گئی آپ کی مان باپ زندہ ہوکر ایمان لاے مگر سند اسکی بغایت ضعیف ہی آپ سے وعدہ عصمت کا لوگون کے ہاتہ سے ہوا اور معراج ہوئی ہفت آسمان آپ کے لیے مخترق ہوگئے قاب قوسین تک قرب ہوا اور اوس جگہہ تک پہونچے جہان تک کوئی نبی مرسل نگیا اور نہ کوئی ملک مقرب پہونچا ؎

شب معراج عروج تو زافلاک گزشت | بمقامی کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

سارے انبیاء آپ کے لیے زندہ کردیے گئے اونکے ساتہہ نماز پڑہی جنت و نار پر اطلاع دیگئی باریتعالی کو دوبار دیکہا فرشتے ہمراہ آپ کے حاضر قتال ہوے آپ کو کتاب ملی حالانکہ امی تہے لکہے نہ پڑہے ؎

امی گویا بزبان فصیح | از الف آدم و میم مسیح

آپ کی کتاب معجزہ ٹھیری تبدیل و تحریف سی باوجود مرور دہور کے محفوظ
رکھی گئی جو سب کتب مین تھا وہ مع شئی زائد اس کتاب مین ہی یہ جامع ہے
ہر شئی کو مستغنی ہے اپنے غیر سے اسکا حفظ کرنا آسان ہی یہ قیامت تک کے
لیے معجزۂ دائمۂ باقیہ ہے ورنہ سائر انبیاء کے معجزات منقرض ہو گئے
نوع دوم وہ ہی جو مختص ہے ساتھ آپ کے اور آپ کی امت کے آپ
مختص ہین ساتھ حلت غنائم کے اور ساری زمین اس امت کے لیے مسجد ہے
ورنہ اگلی امتین اپنی بیع و کنائس و معابد ہے مین نماز پڑھتی تھین وضو و تیمم
بھی قول اصح پر مختص با مت اسلام ہی یہ دونون باتین انبیاء کے لیے تھین نہ
اونکی امتون کے لیے اور یہ امت مختص ہے ساتھ مجموع نماز پنجگانہ اور نماز عشا
کے اس نماز کو کسی نے نہین پڑھا اسی طرح اذان و اقامت و افتتاح صلوات
بہ تکبیر اور تامین و رکوع مختص باین امت ہی علی ما ذکرہ جماعۃ من المفسرین
اسیطرح اللھم ربنا و لک الحمد کہنا استقبال کعبہ کرنا صفوف نماز کا مثل صفوف
ملائکہ ہونا اسی طرح جماعت نماز و تحیت سلام و جمعہ و ساعت اجابت و عید اضحی
و شہر رمضان اور شیاطین کا اس ماہ مین مقید رہنا اور جنت کا مزین ہونا اور
بدبوی دہن صائم کا ریح مشک سی اطیب ہونا اور ملائکہ کا واسطے مومنین کے
استغفار کرنا یہانتک کہ وہ افطار کرین اور آخر شب رمضان مین مغفور ہونا اور
سحور کرنا اور فطر مین تعجیل بجا لانا اور شب رمضان مین تا صبح اکل و شرب و جماع کرنا

مختص ہے ساتھہ اس امت کے ورنہ یہ کام اگلے امم پر بعد نوم کے حرام تہی
بلکہ صدر اسلام مین بہی لیلۃ القدر کا ہونا کما قالہ النووي في شرح المهذب
اور صوم عرفے کا کفارہ دو سال ہونا یہ حضرت کی سنت ہی اور روزہ عاشورہ کا
کفارہ یکسال ہونا یہ موسی علیہ السلام کی سنت ہی ہاتھون کا بعد طعام کے دہونا
یہ حضرت کی شرع ہی اور قبل طعام کے دہونا شرع توریت تھا اور وقت مصیبت کے
استرجاع کرنا اور حوقلہ کہنا اور لحد بنانا ورنہ اہل کتاب کے لیے شق تھی اور نحر کرنا
ورنہ اونکے لیے فقط ذبح تھا قالہ مجاهد وعکرمة عمامہ مین عذبہ چھوڑنا یہ
سیماء ملائکہ ہے ازار کمر مین باندہنا اس امت کا خیر امم اور آخر امم ہونا حسب امم
سامنے انکے رسوا ہوگئے یہ کسی کے سامنے رسوا نہوے اس امت کے دو نام
اللہ کے نام سے مشتق ہوے ایک مسلمین دوم مومنین انکے دین کا نام اسلام
ٹھیرا اس وصف کے ساتھہ بجز انبیا کے کوئی متصف نہوا تھا انسے اصر
اوٹھا لیا گیا جو اگلی امتون پر رکھا گیا تھا اور بہت سی چیزین جو اگلون پر
شدید تہین وہ انکے لیے حلال کر دی گئین اور کوئی حرج دین مین انپر رکھا گیا
خطا ونسیان کا مواخذہ اوٹھا لیا گیا اور اکراہ وحدیث نفس سے درگزر ہوا
اور ارادہ سیئہ پر جبکہ اوسکو نکیا ایک حسنہ لکھا گیا اور کرنے پر فقط ایک سیئہ
ٹھیرا اور حسنہ ناکردہ پر ایک حسنہ اور کردہ پر دس حسنہ لکھے گئے سات سو بلکہ
زیادہ تک اور توبہ مین قتل نفس اور قرض موضع نجاست مرفوع ہوا اور زکوۃ

کے درمیان مین ہوگا اور براق پر سوار ہونگے اور آپکا نام موقف مین پکارا
جائیگا اور سب سی پہلے موقف مین آپ ہی کو کپڑا پہنایا جائیگا یہ اعظم حلل جنت
ہوگا اور آپ جانب راست عرش کے کھڑے ہونگے مقام محمود مین لواء حمد
آپ کے ہاتھہ مین ہوگی آدم اور سب کے سب نیچے اوس لواء کے ہونگے
آپ امام نبیین ہونگے اور اونکے قائد وخطیب اور سب سی اول آپ ہی کو
حکم سجدہ کرنیکا ہوگا اور سب سے پہلے آپ ہی سر اوٹھائینگے اور اول ناظر الی اللہ
اور اول شافع ومشفع ہونگے اور شفاعت عظمی فصل قضا مین کرینگے اور ایک
قوم کے شفیع دربارۂ ادخال جنت بغیر حساب ہونگے اور جو لوگ مستحق نار ہونگے
اونکی شفاعت بابت عدم دخول نار کے فرمائین گے اور کچھہ لوگون کی شفاعت
بقدمۂ رفع درجات کے جنت مین کرینگے اور اطفال مشرکین کے شافع دربارۂ
عدم تعذیب ہونگے اور سب سی پہلے آپ ہی پلصراط سے گزر کرینگے اور آپکے
ہر موی سر وچہرے مین ایک نور ہوگا باقی انبیاء کے لیے دو دو نور ہونگے
اور اہل جمع کو حکم ہوگا کہ وہ اپنی آنکھین بند کرلین کہ آپ کی صاحبزادی یعنے
فاطمہ علیہا السلام پلصراط سے گزر جائین اور سب سی اول آپ ہی دروازہ
جنت کا ٹھونکین گے اور سب سے اول آپ ہی داخل جنت ہونگے ؎

رواق منظر چشم من آشیانۂ تست | کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست

پھر آپ کی امت داخل ہوگی آپ مختص ہین ساتھہ کوثر و وسیلہ کے یہ ایک اعلی درجہ

ہی جنت مین اور قوائم آپ کے منبر کے گیسوئی جنت ہونگے آپکا منبر ایک ترعہ جنت پر ہوگا درمیان آپکے منبر و قبر کے ایک روضہ ہی ریاض جنت سے حضرت سی کوئی گواہ تبلیغ پر نمانگا جائیگا اور سائر انبیاء سے گواہ مطلوب ہونگے ہر سبب و نسب دن قیامت کے منقطع ہوجائیگا مگر آپ کا سبب و نسب آپکی امت دن قیامت کے آپ ہی کی طرف منسوب ہوگی اور امم سائر انبیا طرف انبیاء کے منسوب نہونگے اوسدن آپکے نسب سی انتفاع حاصل ہوگا باقی انساب سے کچھہ انتفاع نہوگا واللہ اعلم **نوع چہارم** وہ ہی جو مختص ہی ساتھہ آپکے آپکی امت مین دن آخرت کے حضرت کی امت سب امم سے اول زمین سی باہر نکلیگی اور اونکی پیشانی اور ہاتھہ و پانؤن آثار وضو سی چمکتے دمکتے ہونگے اور موقف مین ایک اونچے ٹیلے پر ہوگی اور اوسکے لیے دو نور ہونگے مثل انبیاء کے اور اوسکے غیر کے لیے نہوگا مگر ایک نور اونکے لیے سیما ہوگا اونکے چہرون مین اثر سجود سے اور داہنے ہاتھہ مین کتاب دیئے جائیگی اللہ نے اس امت کے عذاب کی دنیا ہی مین تعجیل کی اور برزخ مین تاکہ قیامت مین گناہون سے محض پاک صاف ہوکر آئین اور قبرون مین گناہ لیکر گھسین اور جب اونمین سے نکلین تو گناہون سے ستھرے صاف ہون بسبب استغفار کرنے مومنین کے واسطے ان لوگون کے ولہا ما سعت وما سعی لہا اور انسے پہلون کے لیے اوتنا ہی ہی جو سعی خود اونہون نے کی ہی قالہ عکرمۃ اور انکا فیصلہ قبل جملہ

خلائق کے ہوگا انمین سے ستر ہزار بغیر حساب کے داخل جنت ہون گے
نوع پنجم وہ ہے جو مختص بواجبات ہی انمین یہی حکمت ہی کہ قرب و منزلت
و درجت زیادہ و بلند ہو حضرت مختص تھے ساتھہ وجوب نماز ضحی و وتر و تہجد
و سواک و اضحیہ و مشاورت کے علی الاصح اور ساتھہ دو رکعت فجر کے لحدیث
فی المستدرك وغیرہ اور ساتھہ غسل جمعہ کے کما ورد فی حدیث ضعیف
اور ساتھہ قضاء دین کے طرف سے مسلمان میت کے جو تنگدست و قرضدار
مرگیا ہو علی الصحیح اور بعض نے کہا کہ یہ قضاء دین بطریق تکرم کے فرماتے تھے
اور جب کوئی شی دیکھتے اور پسند آتی فرماتے لبیك ان العیش عیش الاخرة
اس وجہ کو روضہ مین حکایت کیا ہی اور فرض نماز کا کامل ادا کرنا آپ پر واجب
تھا کما ذکرہ الماوردی وغیرہ اور آپ سی صوم و صلوۃ و سائر احکام ساقط نہوتے
تھے کما فی زوائد الروضة عن القفال وجزم به ابن سبع نوع ششم
وہ ہی جو مختص بمحرمات ہی حضرت پر زکوۃ و صدقہ حرام تھا اور صدقہ تطوع مین
دو قول ہین کذا نقل عن مغلطائی اور آپ کی آل پر بھی زکوۃ حرام ہی یعنی
گو سید ہی کسی سید کو کیون نہ دے چہ جای غیر بعض نے کہا صدقہ بھی حرام ہے
وعلیه المالکیة اور آپ کے موالی آل پر بھی اصح اقوال میں اور تحریم عامل
زکوۃ ہونے کے آپ کی آل پر قول اصح مین اور صرف کرنا نذور و کفارات کا
انپر اور رکھنا قیمت کسی شخص کی ولد اسمعیل سے ورد به حدیث فی المسند

اسی طرح مسّن واسطے استکثار کے اور دراز کرنا آنکھہ کا طرف امتعۂ مردم کے
اور نکاح کرنا کتابیہ سے بعض نے کہا بلکہ کنیز بنانا اونکا اور نکاح کرنا کنیز مسلمہ سے
اور اگر فرضا کسی کنیز سے نکاح کرتے تو اوسکی اولاد آزاد ہوتی اور اوسکی قیمت
لازم نہ آتی اور اسدم آپ سکے حق مین خوف عنت مشترط نہوتا اور نہ فقد طوئل
اور آپ کو ایک سی زیادہ نکاح کرنیکا اختیار تہا امام الحرمین کہتے ہین اگر نکاح
غرر آپ سکے حق مین مقدر کیا جاے تو اس سے قیمت ولد لازم نہین آتی ہے
ابن الرفعہ نے کہا وفي تصورہ ذلك في حقه نظر **نوع ہفتم** وہ مباحات ہین
جنکے ساتہہ آپ مختص تھے جیسے ٹھہرنا مسجد مین بحالت جنابت اور اسمین اختلاف
ہے اور شکست نہوتا وضو کا سو جانے سے لیٹ کر اور نہ لمس زن و ذکر سے في
احد الوجہین اور اباحت نماز کی بعد عصر کے اور اباحت نظر کی طرف اجنبیہ کے
اور خلوت ساتہہ اوسکے اور چار سے زیادہ نکاح کرنا اور یہی شان انبیا کی تہی
اور نکاح کرنا بلفظ ہبہ اور بلا مہر ابتداءً وانتہاءً اور بلا ولی و بلا شہود اور حال
احرام مین اور بغیر رضا زن سکے اگر کسی زن خالی سکے نکاح مین راغب ہوتے
تو اوسکو اجابت لازم ہوتی اور غیر پر خطبہ کرنا اوسکا حرام ہوتا یا بیاہی عورت
سے نکاح کرنا چاہتے تو زوج پر طلاق دینا واجب آتا اور آپکو پہونچتا تھا کہ جس
عورت کا چاہین جس شخص سے نکاح کردین بغیر اوسکے اذن اور اذن ولی زن
کے یا جس سے چاہین خود بغیر اذن زن اور اوسکے ولی کے اپنا نکاح کرلین

اور صغیرہ پر اجبار کرین مگر نہ اپنی لڑکیون پر چنانچہ دختر عم خود حمزہ کا نکاح کر دیا
باوجود موجود ہونے عباس کے اور اقرب پر تقدیم کی اور ام سلمہ سے کہا اپنے
بیٹے کو حکم دے کہ وہ تجھے بیاہ دے چنانچہ بیٹے نے نکاح ام سلمہ کا حضرت سے
کر دیا اور وہ اوسدن صغیر تہا اور اللہ نے بیاہ حضرت کا زینب سے کر دیا حضرت
اونپر داخل ہوے بتزویج خدا بغیر عقد کے روضہ مین اسجگہہ یہ عبارت بولی کہ
وکانت المرأة تحل له بتحلیل اللہ اور آپکو پہونچتا تہا کہ نکاح معتدہ کا غیر سے
کر دین فی وجہ حکاہ الرافعی اسی طرح جمع کرنا دو خواہر و عمہ و خالہ کا فی
احد الوجہین اور جمع کرنا زن و مادر زن کا فی وجہ حکاہ الرافعی اور آپنے
اپنی کنیز آزاد کر دی اور یہی عتق اوسکا مہر مقرر کیا اور قسم کو درمیان اپنے
ازواج کے ترک کر دیا فی احد الوجہین وھو المختار اور آپ پر کچہہ نفقہ ازواج
کا واجب نہ تہا فی وجہ کالمہر اور اگر واجب کہین تو مقدر نہ تہا اور آپ کا
طلاق دینا تین طلاق مین منحصر نتہا فی احد الوجہین اور اگر حصر مانین تو آپ کو
حلال تہی بغیر محلل کے اور بعض نے کہا ابدا حلال نہ تہی اور آپکو پہونچتا تہا کہ بعد
ایک زمانے کے اپنے کلام مین استثناء کرین اور آپکو فتوی دینا اور حکم کرنا
حالت غضب مین مکروہ نہ تہا ذکرہ النووی فی شرح مسلم اور جسکو چاہتے
دعا بلفظ صلوۃ دیتے اور ہمکو نہین پہونچتا کہ ہم بجز نبی یا ملک کے کسی پر صلوۃ
کہین اور آپ نے طرف سے امت کے قربانی کی اور کسیکو کسی کی طرف سے

بغیر اوسکے اذن کے قربانی کرنا درست نہین ہے اور آپ قبل فتح کے زمین
جاگیر مین دے دیتے تھے اسلیے کہ اللہ نے آپکو ساری زمین کا مالک کیا تھا
امام غزالی رح نے فتوی کفر کا دیا ہے اوس شخص کے حق مین جو اولاد تمیم داری
کا اونکی جاگیر مین معارضہ کرے اور کہا ہی کہ انہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم
کان یقطع ارض الجنۃ فارض الدنیا اولی **نوع ہشتم** وہ کرامات و فضائل
ہین جنکے ساتھ آپ مختص تھے آپ پس پشت سے ویسا ہی دیکھتے تھے
جیسے سامنے سے اور رات و تاریکی مین مثل دن کے دیکھتے آپکا تھوک آب شور
کو شیرین کر دیتا اور شیر خوار کے لیے غذا ہو جاتا آپ کی بغل سفید تھی متغیر اللون
نہ تھی اوسمین بال نہ تھے کبھی آپکو جمائی نہ آئی نہ کبھی احتلام ہوا یہی شان ہے
انبیاء کی ان ہر سہ امر مین آپ کا پسینا مشک سے زیادہ پاکیزہ تر تھا جب ساتھ
کسی دراز قد کے چلتے دراز معلوم ہوتے جب بیٹھتے آپ کا دوش
سب کے دوش سے اعلی ہوتا آپکا سایہ زمین پر نہ پڑتا اور نہ دہوپ و چاندنی
مین سایہ آپ کا نظر آتا اور نہ مکھی آپ کے کپڑے پر بیٹھتی اور نہ جون آپکو ستاتی
جب چلتے زمین سمٹ جاتی جماع و بطش مین قوت چالیس مرد کی عطا ہوئی تھی
انس رض کہتے ہین فضلت علی الناس باربع بالسماحۃ والشجاعۃ وکثرۃ الجماع
وشدۃ البطش کذا فی سیرۃ مغلطائی آپ کی قضاء حاجت کا اثر دیکھا نہ گیا
بلکہ زمین اوسکو نگل جاتی تھی وکذلک الانبیاء علیہم السلام رات کو بھوکے سوتے

صبح کو طعام دیتے اللہ آپکو جنت سے کھلاتا پلاتا قبر مین آپکو ضغطہ نہوا وکذلک
الانبیاء حالانکہ اس ضغطہ سے کوئی صالح وغیرہ سالم نہین رہتا ہی اور نہ سباع
آپکا جسد کھا سکتے ہین وکذلک الانبیاء اور کسی مضطر کو کھانا میتہ نبی کا
جائز نہین ہی اور آپ زندہ ہین اپنی قبر مین اور نماز پڑہتے ہین اندر اوسکے
اذان واقامت کے ساتھہ وکذلک الانبیاء ولہذا یہ بات کہی ہی کہ آپکی
ازواج پر عدت نہین ہے اور آپ کی قبر پر ایک فرشتہ مقرر ہی جو صلاۃ مصلین
آپکو پہونچاتا ہی اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ وبارک وسلم اعمال امت کے آپ پر عرض کیے
جاتے ہین آپ امت کے لیے استغفار کرتے ہین اور مصیبت آپ کے موت کی ساری
امت کے لیے عام ہے قیامت تک جسنے آپکو خواب مین دیکھا اوسنے سچ مچ
دیکھا کیونکہ شیطان آپ کا ہمشکل نہین ہوسکتا ہی اور جسکو آپ خواب مین کچھہ
حکم کرین اوسپر امتثال امر واجب ہی فی احد وجہین اور دوسری وجہ مین
مستحب ہی مین کہتا ہون یہ جب ہی کہ وہ امر خلاف امر ظاہر شرع نہو ورنہ
فہم نائم مین خطا ہوگی نہ ارشاد نبوی مین اور قرات کرنا احادیث آنحضرت کو
عبادت ہی اوسپر ثواب ملتا ہی اور آپکی صحبت ثابت ہی واسطے اوسکے جو ساتھہ
آپ کے مجتمع ہوا اگرچہ ایک لحظہ ہو بخلاف تابعی کے ساتھہ صحابی کے کہ بغیر طول
زمن کے نزدیک اہل اصول کے ثبوت صحبت کا نہین ہوتا ہی اور فرق عظم منصب
نبوت و نور رسالت ہی حضرت کے مجرد نگاہ پڑنے سے اعرابی جلف ناطق بالحکمت

ہو جاتا تھا اور آپ کے سارے اصحاب عدول تھے اونمین سے کسی ایک
کی عدالت سی بحث نہین کیجاتی ہے جسطرح کہ سارے رواۃ سے بحث کیجاتی ہی
اور عورتون کو حضرت کی زیارت کرنا مکروہ نہین ہی جسطرح کہ سائر قبور کی زیارت
کرنا مکروہ ہی بلکہ یہ زیارت مستحب ہی کما قاله الرافعي في نكته اور جو آپ کی
مسجد مین نماز پڑہے وہ جانب یسار نہ تہوکے جسطرح کہ سائر مساجد مین سنت ہی
اور تقدیم کرنا آپ پر اور بلند کرنا آواز کا آپ کی آواز پر اور چلا کر بولنا اور وراء
حجرات سی آپکو پکارنا اور دور سے آپکو بلانا حرام ہے اور محبت آپ کے اہل بیت
واصحاب کی واجب ہی اور توبہ آپ کی قاذف ازواج کی مقبول نہین کما
قاله ابن عباس وغیرہ اور کسی نبی کی عورت حرامکار نہ تہی اور اولاد آپ کی
دخترون کی طرف آپکی منسوب ہوتی ہے اور آپ کی بیٹیون پر اور بیاہ کرنا
منع ہے اور جو کوئی آپ کا صہر جانبین سے ہے وہ نار مین نجائیگا وفي هذا
المقدار كفاية لاولي الابصار وقد جمع بعض خصائصه صلی اللہ علیہ
وسلم السیوطي في انموذج اللبيب في خصائص الحبيب رہی دلائل نبوت
آنحضرت جو کتب سالفہ مین ہین جیسے توریت وانجیل سوان دلائل کی خبر علماء
ثقات یہود ونصاری نے جو اسلام لاے تھے دی ہی جیسے عبداللہ بن سلام
وکعب احبار واسید یہ لوگ منجملہ علماء یہود کے تھے اور بحیرا ونسطورا حلیم ورهبان
بصری وضغاطر واسقف شام وجارود وسلمان فارسی ونجاشی واساقف

نجران وغیرہم یہ نصاریٰ تھے اور اسلام لائے اور ہرقل وصاحب رومہ
عالم نصاریٰ ومقوقس صاحب مصر نے آپ کی نبوت کا اعتراف کیا کعب احبار
کہتے ہین ہم توریت مین یہ بات لکھی پاتے ہین محمد رسول اللہ عبد مختار
لا فظ ولا غلیظ ولا صخاب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئة السیئة ولکن
یعفو ویغفر امته الحمادون یکبرون اللہ فی کل نجد ویحمدونه فی کل منزلة
رعاة للشمس یصلون الصلاة اذا جاء وقتها یأتزرون علی انصافهم
ویتوضون علی اطرافهم منادیهم ینادی فی السماء صفهم فی القتال وصفهم
فی الصلوة سواء لهم دوی فی اللیل کدوی النحل مولده بمکة ومهاجرته
بطابة وملکه بالشام اسکو بعض نے مصابیح سے نقل کیا ہے عبد اللہ بن سلام
کہتے ہین ہم رسول خدا کی صفت توریت مین پاتے ہین یا ایها النبی انا ارسلناك
شاهدا ومبشرا ونذیرا وحرزا للامیین انت عبدی ورسولی سمیتك
المتوکل لست بفظ ولا غلیظ ولا صخاب فی الاسواق ولا تدفع السیئة بالسیئة
ولکن تعفو وتغفر ولن اقبضك حتی اقیم بك الملة العوجاء بان یقولوا
لا اله الا اللہ وافتح بك اعینا عمیا واذانا صما وقلوبا غلفا کذا ذکره البیهقی
فی دلائل النبوة دوسرا لفظ عبد اللہ بن سلام کا یہ ہے کہ جزو آخر مین جسپر توریت تمام
ہوئی ایک آیت ہے ترجمہ اوسکا عربیت مین یون ہے هکذا جاء اللہ مواهب مین
کہا ہے تجلی اللہ من طور سینا واشرق من ساعیر واستعلن من جبال فاران

یہ نام عبرانی ہے اور یہ بنی ہاشم کے پہاڑ ہین کہ اونمین سے ایک پہاڑ مین حضرت
عبادت کرتے تھے اور اوسی مین ابتدا وحی کی ہوئی تھی اور یہ تین پہاڑ مین ایک
ابو قبیس دوسرا قعیقعان تیسرا حرا۔ یہ شرقی فاران و منفتح اوسکا ہی قعیقعان سے
ملا ہوا طرف بطن وادی مکہ کے گو وہ شعب بنی ہاشم ہے اور ایک قول مین وہی
مولد نبوی ہے ابن قتیبہ نے کہا اسمین کچھہ غموض نہین ہے اسلیے کہ مراد آنا کتاب
و نور خدا کا ہی کما قال تعالی فاتاهم الله من حيث لم يحتسبوا اي اتاهم امره
اہل علم کہتے ہین مسلمین و اہل کتاب کے درمیان اس امر مین کچھہ خلاف نہین ہے
کہ فاران مکہ ہی اور مراد اس سے انزال قرآن کا ہی حضرت پر اور ظاہر ہونا امر
و شریعت نبوی کا واللہ اعلم منجملہ دلائل نبوت کے ایک یہ ہی کہ درمیان ہر دو کتف
حضرت کے مہر نبوت تھی اور منجملہ بشارت کے یہ ہی کہ ابی بن کعب نے کہا ہی کہ جب
تبع مدینے مین آیا اور قبا مین اوترا احبار یہود کو بلایا اور کہا کہ مین اس شہر کو ویران
کرونگا یہانتک کہ اس جگہہ یہودیت قائم نرہے اور رجوع امر کا طرف دین عرب
کے ہو جاے شامول یہودی نے کہا اور وہ اوسدن اعلم یہود تھا اے پادشاہ
یہ وہ شہر ہے کہ ایک نبی کا ولد اسمعیل سے ہجرت گاہ ہوگا وہ نبی مکے مین پیدا ہوگا
اوسکا نام احمد ہوگا یہ اوسکا دار الہجرۃ ہے اور یہ جگہہ جہان تم او تری ہو اوس جگہہ
اوسکے اصحاب مین ایک بڑا قتل و جراح ہوگا تبع نے کہا اوس نبی سے کون
مقاتلہ کریگا حالانکہ تم یہ اعتقاد کرتے ہو کہ وہ نبی ہی کہا ایک قوم طرف اوسکے

چلا آئیگی اور اوس سے قتال کریگی یا اسی جگہہ مین کہا اوسکی قبر کس جگہہ ہوگی
کہا اسی شہر مین کہا اگر اوس سے لڑائی ہوئی تو شکست کسکی ہوگی کہا کبھی وہ
غالب ہوگا اور کبھی وہ مغلوب ہوگا اور اسی جگہہ جہان تم ہو اوسکا غلبہ ہوگا
اور اوسکے اصحاب مقاتلہ کرینگے اور مارے جائینگے پہر اور مواطن مین قتال
کرینگے پہر عاقبت اوسی کے لیے ہوگی وہ غالب آئیگا کوئی اس امر مین اوس سے
منازعت نکریگا کہا اوسکی صفت کیا ہی کہا ایک مرد ہی نہ قصیر نہ طویل اوسکی
آنکہون مین سرخی ہوگی اونٹ پر سوار ہوگا اور شملہ لٹکائے ہوگا تلوار اوسکی
بالای دوش رہیگی کچھہ پروا نکریگا اوسکی جو اوس سے ملیگا بہائی ہو یا ابن عم
یا عم یہانتک کہ اوسکا امر غالب آسکے تبع نے کہا اب مجھکو کوئی راہ طرف اس شہر
کے نہین ہے اور اسکا ویران ہونا میرے ہاتہہ پر نہوسکیگا پہر تبع وہان سے
چلا گیا شیخ محی الدین رح نے محاضرات و مسامرات مین کعب احبار سے ایک روایت
طویل نقل کی ہے خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ کعب نے ایک حبر یہودی سے چند سوالات
بابت صفت آنحضرت اور آپ کی امت مرحومہ کے بحوالہ توریت قسم دیکر کیے
اوسنے اون سب اوصاف کے موجود ہونے کا توریت مین اقرار کیا اور موسی
علیہ السلام نے کہا تہا یارب اجعلنی من امۃ محمد انتہی اس امت کو چاہیے کہ
اس نعمت کی قدر و قیمت سمجہین کہ اللہ نے انکو ملت اسلام مین پیدا کیا جسکی تمنا
انبیاء اولو العزم کر چکے ہین قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذلک فلیفرحوا

فصل بیان مین اسماء والقاب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

حضرت کے اسماء شریف بہت ہین بعض قرآن مین آئے ہین اور بعض احادیث
مین اور بعض کتب سالفہ مین کثرت اسمار کی دلیل ہوتی ہے شرف مسمی پر اور
اسمین اختلاف ہی کہ اسم عین مسمی ہوتا ہی یا غیر مسمی قرآن مین ۲۸ نام آئے ہین
اور حدیث مین ۴ نام اور کتب انبیاء مین ضحوک وحمیاطا یا حمطایا واحید و بارقلیط
وفارقلیط مواہب مین کہا ہی حمیاطا کے معنی ہین حامی حرم از حرام وموطی
حلال احید کے معنی روکنے والا امت کا نار جہنم سے حمطایا بمعنی حامی حرم ہے
احید توریت مین آیا ہی اور فارقلیط بفاء وباء ہردو انجیل مین بمعنی روح الحق یا
فارق بین الحق والباطل بالجملہ اکثر اسماء صفات ہین اور اطلاق اسم کا اونپر
مجاز ہے فرمایا میرا نام محمد واحمد وماحی ہے کہ بسبب میرے اللہ کفر کو محو کریگا
اور حاشر ہے کہ سب سے پہلے مین ہی محشور ہونگا اور عاقب ہی کہ بعد میرے
کوئی نبی نہوگا دوسری روایت مین مقفی ونبی التوبہ ونبی الرحمۃ ونبی الملحمہ
آیا ہی اور اللہ نے آپ کا نام بشیر نذیر رؤف رحیم رحمۃ للعالمین خاتم النبیین
محمد واحمد وطہ ویس ومزمل ومدثر وعبد او عبداللہ ومنذر قرآن مین بتایا ہی
واسماء دیگر نیز علماء نے ذکر کیے ہین یہ سب اسماء آپ کے صفات برکت آیات
ہین حسین بن محمد دامغانی نے کتاب شوق العروس وانس النفوس مین کعب احبار

سے نقل کیا ہی کہ نام حضرت کا نزدیک اہل جنت کے عبدالکریم ہی اور نزدیک
اہل نار کے عبدالجبار اور نزدیک اہل عرش کے عبدالحمید اور نزدیک سائر ملائکہ کے
عبدالمجید اور نزدیک انبیا کے عبدالوہاب اور نزدیک شیطان کے عبدالقہار
اور نزدیک جن کے عبدالرحیم اور جبال میں عبدالخالق اور بر میں عبدالقادر
اور بحر میں عبدالمہیمن اور نزدیک حیتان[1] کے عبدالقدوس اور نزدیک ہوام[2] کے
عبدالغیاث اور نزدیک وحوش کے عبدالرزاق اور نزدیک سباع کے عبدالسلام
اور نزدیک بہائم کے عبدالمومن اور نزدیک طیور کے عبدالغفار اور توریت میں
موذموذ اور انجیل میں طاب طاب اور صحف میں عاقب اور زبور میں فاروق
اور نزدیک اللہ کے طٰہٰ ویٰسٓ اور نزدیک مومنین کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ذکر هذا کلہ القسطلانی فی المواهب وذکر فیہ من الاسماء والالقاب
والکنی ما یزید علی اربعمائة قال ابن دحیة اسماؤه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تقرب من الثلثمائة وانهاها بعض الصوفیة الی الف انتہی کتاب الجواہر والصلات
مشتمل ہے ذکر اسمار الٰہی واسمار رسالت پناہی وغیر ذلک پر مع بیان معانی اسمار
وصفات اوسکی طرف رجوع کرنا مفید مزید علم ہے رہے القاب آنحضرت سو
یہ بھی بہت ہیں جیسے صاحب البراق وصاحب التاج مراد تاج سے عمامہ ہے
کیونکہ عمائم تیجان عرب ہیں اور صاحب المعراج اور صاحب الہراوة[3] والنعلین و
صاحب الخاتم صاحب الحوض المورود والمقام المحمود وصاحب الوسیلة وصاحب الشفاعة

[1] یعنی مچھلیان ۱۲
[2] یعنی حشرات الارض کیڑے مکوڑے ۱۲
[3] یعنی عصا ۱۲

وسید ولد آدم وسید المرسلین وخاتم النبیین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین الی غیر
ذلک اور کنیت مشہورہ آپ کی ابوالقاسم ہی عرب اکبر اولاد پر کنیت رکھتے تھے

فصل ذکر مین بعض شمائل کے

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میانہ قد سفید رنگ سرخی آمیز تھے درمیان ہر دو
شانے کے قدرے بعد تھا موئی سر نرمۂ گوش تک پہونچتے تھے حد پیری تک
نہین پہونچے تھے سر و ریش مین کوئی بیس بال سفید ہونگے چہرۂ مبارک مثل
ماہ نیم ماہ کے چمکتا تھا نیک تن معتدل بدن تھے خاموش ہوتے تو مہابت
و بزرگی ظاہر ہوتی بات کرتے تو لطف و نازکی نکلتی دور سے جو کوئی دیکھتا
جمال و نزاکت پاتا پاس سے جو کوئی دیکھتا ملاحت و شیرینی سمجھتا شیرین گفتار
کشادہ پیشانی دراز و باریک ابرو غیر پیوستہ بلند بینی نرم رخسار کشادہ دہان
روشن دندان تھے درمیان ہر دو شانے کے مہر نبوت تھی آپکا واصف کہتا ہی
کہ مینے کوئی شخص آپ کی طرح کا آپ سی پہلے اور آپ سی پیچھے نہین دیکھا شیخ ابن حجر
مکی نے شرح شمائل مین لکھا ہی جسکا ترجمہ شیخ عبدالحق دہلوی رح نے ترجمۂ مشکوۃ
مین اسطرح کیا ہی کہ از تمام ایمان بآنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنست کہ اعتقاد کند
کہ جمع نشدہ در ظاہر صورت ہیچ آدمی از حسن لطافت انچہ جمع شدہ در وی چنانکہ
جمع نشدہ در باطن سیرت ہیچ یکی از فضل و کمال انچہ جمع شدہ در وی زیراکہ

ظاہر عنوان باطن ست وحد و ضابطه در وصف وی صلی الله علیه وآله وسلم آنست
که هرچه جز مرتبهٔ الوهیت ست از فضل وکمال همه او را ثابت ست و هیچکس
کامل تر از وی و مساوی با وی نیست انتهی ـ

یا صاحب الجمال و یا سید البشر — من وجهك المنير لقد نوّر القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقه — بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

اسد الغابہ وغیرہ میں بذیل حلیۂ شریف یہ الفاظ لکھے ہیں کہ کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم فخما مفخما یتلألأ وجهه تلألؤ القمر ليلة البدر اطول
من المربوع واعظم من المشذب عظيم الهامة رجل الشعر لايجاوز شعره
شحمة اذنه ازهر اللون ليس بالابيض الامهق ولا بالادم سهل الخدين
ليس بالطويل الوجه ولا بالمكلثم واسع الجبين ازج الحواجب سوابغ من غير قرن
بينهما عرق يدره الغضب اقنى العرنين له نور يعلوه يحسبه من لم يتأمله
اشم كث اللحية ادعج ضليع الفم اشنب مفلج الاسنان دقيق المسربة كان
عنقه جيد دمية في صفاء الفضة معتدل الخلق بادنا متماسكا سواء البطن
والصدر عريض الصدر بعيد ما بين المنكبين جليل الكتدين بين منكبيه خاتم
النبوة وهو شامة سوداء تضرب الى الصفرة حولها شعرات متواليات كانها
من عرف فرس ضخم الكراديس انور المتجرد موصول ما بين اللبة والسرة بشعر
يجري كالخط عاري الثديين والبطن اشعر الذراعين والمنكبين واعالي الصدر

طویل الزندین رحب الراحة شثن الکفین والقدمین سائل الاطراف خمصان
الاخمصین مسیح القدمین ینبو عنہما الماء اذا زال زال تقلعا یخطو تکفوا
ویمشی هونا ذریع المشیة کانما ینحط من صبب واذا التفت التفت جمیعا
من رأه بدیهة هابه ومن خالطه معرفة احبه خافض الطرف نظره الی
الارض اطول من نظره الی السماء جل نظره الملاحظة یسوق اصحابه یبدأ
من لقیه بالسلام متواصل الاحزان دائم الفکر لیس له راحة لا ینطق فی
غیر الحاجة طویل السکوت یفتح الکلام ویختمه بسم الله ویتکلم بجوامع الکلم
فصلا لا فضول فیه ولا یقصر دمثا لیس بالجافی ولا المهین یعظم النعم
وان دقت لا یذم شیئا منها ولا یذم مذاقا ولا یمدحه ان اعجبه اکل والا ترکه
یاکل باصابعه الثلاث وربما استعان بالرابع ویلعق اذا فرغ الوسطی فالتی
تلیها فالابهام ویشرب فی ثلاثة انفاس مصا لا عبا قاعدا او شرب قائما یاکل
ما وجد ولا یتکلف ما فقد واذا لم یجد شیئا صبر حتی شد الحجر علی بطنه وطوی
اللیالی المتابعة الفاظ حلیۂ شریف کا ترجمہ گزر گیا بقیۂ الفاظ کا خلاصہ یہ ہو کہ
بال سید ہے تھے واڑہی گھنی تہی گردن جیسے ہاتھی دانت صفای سیم مین بدن
تنا ہوا شکم وسینہ برابر سونڈ ہے بہاری بہر کم دست وبازو سوی دار ہتیلی چوڑے
اونگلیان لمبی چال نرم وتیز جو دور سے دیکھے ڈرے جو پاس آئے ملے جلے
دوست رکھے آسمان کی نسبت طرف زمین کے زیادہ نظر رکھتے ابتدا السلام

کرتے بے حاجت نہ بولتے آغاز و انجام کلام بسملہ سے کرتے کلمات جامعہ
فرماتے نعمت کی عظمت کرتے اگرچہ ذراسی ہوتی مزہ طعام کی ذم و مدح نکرتے
جی چاہتا کھاتے ورنہ چھوڑ دیتے تین اونگلیون سے کھاتے کبھی چوتھی اونگلی
ملاتے تین سانس مین پانی پیتے چوس چوس کر نہ غٹ غٹ کھانے کے بعد
اونگلیان چاٹ لیتے جو ملتا وہ کھاتے تکلف مفقود نکرتے نہ ملتا تو کئی شب
فاقہ کرتے پیٹ پر پتھر باندہ لیتے بیان حلیہ مین فی الحال رسالہ بلوغ العلی
بمعرفۃ الحلی لکھا گیا ہی بعض شعراء معاصرین نے اوسکو نظم کیا ہی مع زیادت
اور شمائل ترمذی جامع جملہ خصال و خلال نبوت ہی آپ دنیا کے لیے کبھی غصہ
نفرماتے اور نہ اپنی جان کے لیے انتصار کرتے اور ساری کف دست سے اشارہ
کرتے غصے مین سونھہ پھیر لیتے خوشی مین آنکھہ بند کر لیتے بڑی ہنسی آپ کی ہی
مسکرانا تھا اور اکثر طعام کھجور نہ کبھی میدہ کھایا اور نہ میز پر بلکہ دسترخوان پر
اور کبھی کھانا زمین پر رکھکر کھاتے تکیہ لگا کر نہ کھاتے فرماتے مین کھاتا ہون جیسے
بندہ کھاتا ہی اور بیٹھتا ہون جیسے بندہ بیٹھتا ہی اور یہ بات کچھ تنگی کی راہ سے نتھی
بلکہ خود اختیار کی تھی گوشت دست کا پسند تھا کدو کو دوست رکھتے اور جوانب
رکابی سے لیکر کھاتے نیز بقلۃ الحمقاء و عسل و حلوے کو دوست رکھتے فاکہہ مین
انگور و خربزہ محبوب تر تھا غزالی نے کہا ہی کہ خربزہ کو شکر و نان کے ساتھہ کھاتے
اور دونون ہاتھہ سے استعانت کرتے انتہے اور بعض اطعمہ کا ضر بعض سے

دور فرماتے مثلاً تمر کو زبدسے اور بطیخ و قثا ہکو رطب سے کہاتے اور تنہا نہ کہاتے
اور تنہا نان کہانے سے منع فرمایا ہی اور جو پاتے پہنتے اور اکثر ایک ہی کپڑا
پہنتے اور کرتا نہ لٹکاتے اور نہ ازار بلکہ دونون کو نصف ساق تک رکہتے
اور آستین پہونچے تک ہوتی اور کرتا دوست تر تہا اور عمامہ آپکا نہ بڑا ہوتا
نہ چہوٹا ایسا وہی سنے کہا لم یتحرر فی طولہا و عرضہا شئی اور آپ نے عمامہ سفید
و سیاہ و زرد باندہا ہی اور اکثر سفید ہوتا اور عمامہ کا دنبالہ غالباً چہوڑتے یعنی
درمیان ہر دو دوش کے اقل مقدار چار انگشت اور اکثر ایک ہاتھ ہوتا اور
عمامہ بالای کلاہ ہوتا اور کبہی بے کلاہ اور کبہی کلاہ بلا دستار ہوتی اور آپ
اکثر تقنع کرتے اور پاجامہ خرید لیا تہا اور زرد رنگ زیادہ پسند خاطر عاطر تہا
اور انگشتری سیم پہنتے جسکا نگینہ بہی چاندی کا ہوتا یا عقیق یمن کا اور دست
چپ مین رکہتے لیکن اکثر خاتم دست راست مین ہوتی نگینہ جانب کف ہوتا
نقش خاتم محمد رسول اللہ تہا تین سطر مین فرش چمڑے کا تہا اوسمین چہال کہجور کی
بہری تہی کبہی حصیر پر سو رہتے کبہی زمین پر عطر کو دوست رکہتے سرمہ وقت
خواب کے لگاتے ہر آنکہہ مین تین سلائی سر مین تیل ڈالتے موی شارب کترتے
اسی طرح طول و عرض ریش سے کچہہ لیتے آور داڑہی مین کنگہی پانی لگا کرتے
اور بے ذکر خدا کے اوٹہتے بیٹہتے نہین اور مجلس مین جہان جگہہ تک پہونچتے
وہین بیٹہہ جاتے اور اسی بات کا حکم کرتے آپ کا جلیس یہ گمان نکرتا کہ

اوس سے زیادہ کوئی نزدیک آپکے بزرگتر ہی ہر شخص کا کام کردیتے ایسی
بات کہتے جس سے وہ خوش ہوتا سب کے لیے بمنزلہ پدر کے تھے اور سب
لوگ حق مین نزدیک آپ کے برابر تھے مجلس شریف حلم وحیا وصبر وامانت
تھی سامنے آپ کے کوئی چلاتا نہ تھا دائم البشر سہل الخلق لین الجانب تھے
نہ بد مزاج نہ سخت طبع نہ شور افگن نہ بدگو نہ عیب چین کسی امیدوار کو مایوس
نکرتے مرا و اکثار و لایعنی سے پاک تھے کسی کی ذم نکرتے کسی کو عار نہ دلاتے
کسی کا عیب جستجو نکرتے وہی بات کہتے جسمین امید ثواب کی ہوتی ہمنشین سامنے
آپ کے اسطرح سر نیچا کرکے بیٹھتے گویا اونکے سرون پر چڑیان بیٹھی رہین جب
آپ خاموش ہوتے تب وہ لوگ بات کرتے اور سامنے آپ کے جھگڑا
نکرتے آپ کسی بات کو نہ کاٹتے انس بن مالک نے دس برس آپکی خدمت
کی یعنی تا دفات کبھی نہ کہا کہ یہ کام کیون کیا اور وہ کام کیون نکیا خوشی مین
فرماتے الحمد للہ المنعم المتفضل ناخوشی مین کہتے الحمد للہ علی کل حال ہر دم
اللہ کا ذکر کرتے لونڈی غلامون بچون پر سلام کرتے صغیر سے خوش طبعی فرماتے
بچے کے ساتھ تلاعب کرتے زن پیرزال سے ہنسی کرتے مگر بجز حق کے کچھ نہ کہتے
ایک عورت نے کہا تھا مجھے سواری کا اونٹ دو فرمایا مین تجھکو اونٹنی کے
بچے پر سوار کرونگا کہا وہ بھلا کب مجھے اوٹھا سکے گا فرمایا نہین بچے ہی پر سوار
کراؤنگا کہا وہ مجھے نہ اوٹھائیگا حاضرین نے کہا وھل الجمل الا ولد الناقة

ایک اور عورت تھی اوسنے کہا میرا شوہر بیمار ہے وہ آپکو بلاتا ہی فرمایا شاید
تیرا شوہر وہی ہے جسکی آنکھہ مین سفیدی ہے اوسنے جاکر شوہر کی آنکھہ کھولی
شوہر نے کہا تجھکو کیا ہوا ہے کہا حضرت نے مجھے خبر دی ہے کہ تیری آنکھہ مین
سفیدی ہے شوہر نے کہا وہ کون ہی جسکی آنکھہ مین سفیدی نہین ہوتی ایک
بڑھیا نے کہا ای حضرت دعا کرو کہ اللہ مجھے جنت مین داخل کرے فرمایا ای
ام فلان جنت مین کوئی پیر زال نجائیگی وہ روتی ہوئی پھری فرمایا کہ جنت
اومین کوئی عورت بڑھیا رہکر نجائیگی اللہ نے فرمایا ہی انا انشأناهن انشاء
فجعلناهن ابکارا عربا اترابا یعنے بڑھیا جوان ہوکر داخل جنت ہوگی آپکو
جو کوئی بلاتا اور دعوت کرتا آزاد غلام کنیز مسکین آپ اوسکی دعوت قبول
کرتے اور فرماتے لو دعیت الی کراع لاجبت اپنا جوتا آپ گانٹھتے اپنی
بکری کا دودہ دوہتے گدھے پر سوار ہوتے کسی کو ردیف کرلیتے کپڑے مین
پیوند لگاتے ہمراہ خادم کے آٹا پیستے اوسکے ساتھہ کہانا کہاتے بازار سے
سامان اپنا لاد کرلے آتے غنی و فقیر سے مصافحہ کرتے اصحاب سی خلط ملط رکہتے
بات چیت کرتے خوش طبعی فرماتے بچون سے لعب کرتے بچون کو اپنی گود
مین لیتے کوئی بہی اصحاب یا اہل بیت سے آپکو پکارتا لبیک کہتے فرماتے
مجھکو یونس بن متی پر فضیلت ندو اور میری قدر و انداز سے مجھے اونچا نکرو
کہ میرے حق مین تم وہ بات کہو جو نصاری نے حق مین مسیح کے کہی ہی اللہ نے

مجھے بندہ ٹھیرایا ہی قبل اسکے کہ اوسنے مجھے رسول مقرر کیا آپ سامنے
ایک شخص کے داخل ہوے وہ آپ کی ہیبت سے کانپنے لرزنے لگا فرمایا
هون عليك فاني لست بملك ولاجبار وانما انا ابن امرأة من قريش
تاكل القديد بمكة یعنی تو تھم جا مین کوئی فرشتہ یا پادشاہ ستمگار نہین ہون
مین تو ایک قریش کا بیٹا ہون جو مکے مین سوکھا گوشت کھاتی تھی تب اوس شخص
نے اپنی حاجت بیان کی براء بن عازب کہتے ہین مینے حضرت کو دن خندق
کے دیکھا کہ خاک ڈہوتے تھے تا آنکہ خاک نے آپ کے سینۂ مبارک کو چھپا دیا
اور اپنے دوش پر خشت ہمراہ اپنے اصحاب کے لادتے جبکہ مسجد نبوے
بناتے تھے هذا ولسان حاله يفصح عن قوله انا سيد ولد آدم ولا فخر
ابو ہریرہ کہتے ہین سادات انبیا پانچ ہین نوح و ابراہیم خلیل و موسی و عیسی
و محمد علیہم الصلوۃ والسلام ابوبکر نے کہا ای رسول خدا آپ بوڑھے ہو گئے حالانکہ
آپ کے سر و ریش مین بیس بال سے زیادہ نہ تھے فرمایا مجھکو سورۂ ہود و واقعہ
و مرسلات و عم یتساءلون و اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا رواه الترمذي
دوسری روایت مین یون ہی شيبتني هود واخواتها وبالجملة فهو صلى الله عليه
واله وسلم اجل واعظم من ان يحيط ناعت بوصفه ولكن ما وصفه من
وصفه الا بقدر ما ظهر له منه صلى الله عليه واله وسلم اہل مولد پر فرض بلکہ
قرض ہی کہ جب کسی کتاب مولد مین مفاخر ولادت شریف پر اطلاع پائین تو ان

شمائل کو بہی وظیفہ درس کرین اور ہمت عمل پر باندہین اور تحصیل مین ان خصال
برکات اشتمال کی سعی و کوشش کامل بجالائین کیونکہ مجرد دعاوی حبت سی ثبوت
مدعا کا ہونا معلوم ہے جب تک کہ شہود عدل شہادت صادق ادا نکرین وہ
شواہد اس جگہہ بہی اتباع رسول ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

فصل بیان مین بعض معجزات شریفہ کے

یہ معجزے بہت ہین از انجملہ ایک قرآن ہی کہ یہ اعظم معجزات ہی اور تا قیامت
دائم و باقی رہیگا بغرض عمل و استعمال و تلاوت و درس و عرض مجتہدات فروع
وغیرہ کے عجائب قرآن غیر متناہی ہین اور نکات اوسکے دلستان سے
مخدرات سراپردہ ہای قرآنے چہ دلبرند کہ دل می برند پنہانے
ثقلین مین کوئی شخص ایک سورت اقصر مثل اسکے نہین لاسکتا اور انشقاق
قمر ہی کہ جب قریش نے کہا کوئی نشانی دکہاؤ چاند دو پہانک ہوگیا ایک ٹکڑا
جبل ابوقبیس پر تہا اور دوسرا اوسکے نیچے اسکو ہر شخص دور و نزدیک نے
دیکہا اور تا غروب اسی حالت پر رہا یہ ماجرا شب چہاردہم کو ہوا تہا اہل ایمان
کا تو ایمان بڑہ گیا اور کفار نے کہا ھذا سحر مستمر یہ ایک جادو ہی جو چلا آتا ہی
یہ معجزہ سال نہم نبوت مین واقع ہوا اور آپ کا سینہ شق کیا گیا اور ایمان و علم سے
اوسکو پر کر دیا اور صبح شب اسراء کو وقت سوال مشرکین کے صفت بیت المقدس

بیان کردی اور سورج غروب سے رک گیا یہانتک کہ وہ قافلہ آیا جسنے آپکو معراج
سے پھرتے ہوئے دیکھا تھا اور آپ نے خبر دی کہ وہ قافلہ فلان روز نکی مین آجائیگا
جب وہ دن ہوا اور سورج ڈوبنے لگا اور قافلہ نہ آیا تو اللہ نے اوسکو غروب سے
روکدیا اسی طرح بعد غروب کے علی بن ابی طالب پر آپ کی دعا سے سورج واپس
آیا تاکہ علی نماز عصر ادا کرلین اور آپ کے دروازے پر مجمع تھا کہ آپکو قتل کرین
آپ نے سب کے سر پر خاک جھونکی اور فرمایا شاھت الوجوہ اونھون نے آپکا
باہر نکلنا نجانا اور جسکے چہرے پر وہ خاک پڑی وہ دن بدر کے مارا گیا اور دن
حنین کے ایک مشت خاک لیکر روئی قوم پر پھینک ماری اللہ نے اونکو شکست دی
اور مکڑی نے وہان غار پر جالا تندیا اور دو وحشی کبوتر اوسکے در پر آبیٹھے اور
باب غار پر درخت اگ آیا اور قصۂ سراقہ وام معبد پہلے گزر چکا ہی اور عمر کے لیے
دعا کی اللھم اعز الاسلام بہ یہ دعا پذیرا ہوئی علی کو دعا دی کہ اونکو گرمی سردی
کا اثر نہو پھر کبھی وہ شاکی حر و برد نہوے عبداللہ بن عباس کو دعا دی کہ اللھم
علمہ التاویل و فقہہ فی الدین چنانچہ ایسا ہی ہوا انس بن مالک کو دعا کی
طول عمر و کثرت ولد و مال کی دی تھی وہ کچھ اوپر سو برس زندہ رہے اور انصار مین
سب سے زیادہ مالدار تھے اور نہ مرے یہانتک کہ اپنے صلب سے سو نفر دیکھے
اور سوسمار نے آپ کی رسالت پر گواہی دی اسی طرح گرگ نے اور حدیث ضب یعنی گوہ
زبانون پر مشہور ہے حلی نے کہا لکن غریب ضعیف ہی بلکہ بعض اسکے قائل ہین

کہ متن و اسناد کی راہ سے ثابت نہین ہے اور زیادہ آہو نے گواہی رسالت
پر دی اس حدیث کو بیہقی و ابو نعیم و طبرانی نے روایت کیا ہی لکن حافظ
ابن کثیر فرماتے ہین لا اصل له ومن نسبه الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فقد کذب انتہی یہ انکار بطور استبعاد کے نہین ہی کیونکہ سامنے رفعت مرتبہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی بات کچھہ ہستی نہین رکھتی اس سی زیادہ معجزہ
استوار صادر ہو سکتا ہی بلکہ بحث ثبوت سند و متن مین ہی اسی جنس سی مسئلہ
نقش قدم شریف کا ہی کہ حدیث سی ثابت نہین ہی لکن اکثر شہرون مین نقش قدم بنا رکھا ہے
اور اثر پرستی ہوتی ہے حالانکہ حدیث مین ایسے تقولات پر وعدہ جہنم کا آیا ہی
منجملہ معجزات کے ایک حنین جذع ہے یعنی گریہ چوب جسپر ٹیکا لگا کر آپ خطبہ
پڑہتے تھے جب منبر بنا اوسکو چھوڑ دیا وہ ایک ستون مسجد تہا اوسنے فریاد کی اوسکے
صیاح کو ہر حاضر مسجد سنے سنا یہانتک کہ مسجد اوسکے نالہ سے گونج اوٹھی اور وہ
خود شدت صیاح سے پھٹ گیا حضرت سنے منبر پر سے اوتر کر اوسکو گلے لگایا
تب وہ ساکن ہوا فرمایا والذی نفسی بیده لو لم التزمه لم یزل یصوت
هکذا الی یوم القیامة پھر اوسکو اختیار دیا کہ اپنے مغرس مین جای پھل لاے
جسطرح کہ پہلے تہا یا جنت مین بویا جائے جنتی اوسکا پھل کھائین اوسنے دار البقا کو
دار الفنا پر اختیار کیا تب دفن کر دیا گیا اور حریق مسجد کے ساتھہ قرن سادس مین
جل گیا سه

آحن شوقاً الی الندامی   حنین جذع الی الحبیب

ایک معجزہ یہ تہا کہ درخت نے شہادت آپ کی رسالت پر دی اور آپ کے
پاس آکر آپکو مستور کیا یہانتک کہ آپ قضاء حاجت سی فارغ ہوے اور جب
کوہ احد کو پاؤن سے مارا تو وہ حرکت سی ساکن ہوگیا اور ایک اعرابی کے
شتر نے آپ سے شکوہ قلت علف وکثرت عمل کا کیا اور بعض طیور کے انڈون
کو ایک صحابی نے لیلیا تہا اوس طیر نے حضرت سی شکایت کی فرمایا اوسکے
انڈے پہیر دے سنگریزون نے آپ کے کفدست مین تسبیح کی طعام نے
درمیان اونگلیون کے تسبیح کی اصابع سے پانی جاری ہوا جسکو ایک لشکر
عظیم نے پیا اور شتران واسپان کو پلایا اور مشکین وپکہالین بہر لین اور یہ معجزہ
کئی بار ہوا جابر کی کہجور کے لیے دعای برکت کی وہ قلیل تہی اوس سے سب کا
قرضہ ادا ہوگیا اور ۱۳ وسق باقی بچ گئے اور ایک صاع شعیر سے روز خندق
ہزار آدمی کو کہانا کہلا دیا اور تکثیر طعام قلیل کی بارہا آپ سی صادر ہوئی قتادہ
بن نعمان کی آنکہہ رخسارہ پر بہ گئی تہی اوسکو بجاے اوسکے پہیر دیا وہ احسن عینین
تہے علی مرتضی کی آنکہہ دکہتی تہی اوسمین تہوک دیا وہ اچہی ہوگئی یہ معجزہ دن
حنین[۱] کے ہوا اور وہ اوسی دم درد چشم سے صحت یاب ہوگئے پہر کبہی اونکی
آنکہہ نہ دکہی ایک شخص کی آنکہین بے بصر ہوگئین تہین اونپر تف ڈالا وہ دیکہنے لگین
ایک گنجے کے سر پر ہاتہہ پہیر دیا وہ اچہا ہوگیا عبداللہ بن عتیک کا پاؤن ٹوٹ

[۱] کل المشہور فی الصحیحین وغیرہما من الکتاب المعتبرۃ ۱۲ یوم خیبر ۱۲

گیا تھا اوسپر ہاتھ پھیرا وہ گویا ٹوٹا ہی نہ تھا ایک شخص سے کہا مسلمان ہوجا اوسنے
کہا میری بیٹی زندہ ہو جاے تو مین ایمان لاؤن اوسکی قبر پر جا کر آپ سنے
پکارا اوسنے کہا لبیک وسعدیک فرمایا تو دنیا مین رجوع کرنے کو دوست رکھتی ہے
اوسنے کہا نہین مینے اللہ کو مان باپ سے بہتر اور آخرت کو دنیا سے بہتر پایا
اسی طرح اللہ نے آپ کے مان باپ کو زندہ کیا یہانتک کہ وہ ایمان لاے
علی ما قیل واللہ اعلم نا ثبت بالسنۃ مین کہا ہے وقد جزم بعض العلماء ان ابویہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناجیان ولیسا فی النار والکلام فی آبائہ الشریفۃ
طویل والسکوت فی ھذا الباب احوط انتہی جابر کا اونٹ سست خرام تھا
سب کے پیچھے رہتا اوسکو دعا دی وہ سب کے آگے چلنے لگا ایکبار استسقا کیا
ایک ہفتہ لگاتار پانی برسا پھر دعای رفع باران کی فی الحال برسنا بند ہوگیا
عتبہ بن ابی لہب کو بددعا دی شیر نے زورا مین توابع شام سے اوسکو مار ڈالا
آپ سوتے تھے ایک درخت چلکر نزدیک آپ کے آیا فرمایا اسنے اپنے رب سے
اذن چاہا کہ مجھکو سلام کرے شب بعثت مین سنگ ودرخت نے آپکو سلام
کیا اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ طعام وسنگریزے آپ کے ہاتھ مین تسبیح
کرتے گوشت زہر آلود نے خبر دی کہ مجھمین زہر ملا ہوا ہی ایک شتر نے شکایت
کی کہ میرے مالک مجھکو چارہ کم دیتے ہین اور کام بہت لیتے ہین ایک مادہ
آہو نے کہا مجھے چھوڑ دو کہ مین اپنے بچے کو جا کر دودھ پلا آؤن حضرت نے

اوسکو رہا کرا دیا وہ دودہ پلا کر آگئی اوسکو چہوڑ دیا اوسنے تلفظ بشہادتین کیا بدر کے دن جو جگہہ جسکافر کے لیے مقرر کردی تہی وہ اوسی جگہہ مارا گیا فرمایا ایک گروہ میری است کا دریا مین غزا کریگا ام حرام منجملہ اونکے ہین چنانچہ ایسا ہی ہوا عثمان رضی اللہ عنہ کو خبر دی تہی ابتلاء بلوے کی چنانچہ وہی صورت پیش آئی انصار سے کہا تہا بعد میرے اورونکو تمپر ترجیح دینگے چنانچہ زمان معاویہ مین ایسا ہی واقع ہوا جسدن عنسی کذاب مارا گیا اوسی شب کو اوسکے قتل ہونے کی خبر دی اور نام قاتل و شہر کا بتا دیا ایک مرتد مر گیا فرمایا اسکو زمین قبول نکریگی اوسکو جب دفن کرتے زمین نکالکر پہینکدیتے ایک شخص بائین ہاتہہ سے کہاتا تہا فرمایا دست راست سے کہا اوسنے بہانہ کیا کہ مین اس ہاتہہ سے نہین کہا سکتا فرمایا تجہکو توانائی نہو پہر اوسکا دست آ نہ اوٹہا دن فتح مکے کے مسجد الحرام مین آے حوالی کعبہ مین بت لٹکتے تہے ہاتہہ مین ایک چوبدستی تہی اوس سے اشارہ کیا اور فرمایا جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زھوقا وہ سارے بت اوندہے گر پڑے منجملہ معجزات کے ایک قصہ مازن بن عضوبہ کا ہی حاصل قصہ یہ ہی کہ مازن نے ایک بت کے جوف سے یہ کلمات سنے

یا مازن اسمع تسر ظہر خیر وبطن شر

بعث نبی من مضر بدین اللہ الاکبر

فدع لختا من حجر   تسلم من حرسقر

دوسری بار یہ کلمات سنے

اقبل الی واقبل   تسمع ما لا یجهل

هذا نبی مرسل بوحی منزل   فامن به کی تعدل

من حر نار تشتعل   وقودها بالجندل

چنانچہ وہ اسی وجہ سے اسلام لے آئی از انجملہ قصہ سواد بن قارب کاہی حاصل قصہ یہ ہی کہ وہ جاہلیت مین ایک کاہن تہی جن اونکو حوادث آیندہ کی خبر دیتے تین رات تک اونکے جن نے اونکو بعثت حضرت کی خبر دی اور کہا البتہ اونکے دین کا اتباع کرنا چاہیے وہ مسلمان ہوگئی از انجملہ یہ ہی کہ لشکر کا توشہ ہوچکا حضرت نے بقایای زاد جمع کرکے دعای برکت کی پہر اوسکو تقسیم کیا سارے لشکر کو وہ کافی ہوا از انجملہ یہ ہی کہ ابو ہریرہ ایک مٹھی بہر کھجور لائے اور کہا میرے لیے اس مین دعا کرو پہر اوس کھجور کو ایک انبان مین رکھا جسقدر اوسمین سے نکالتے کم نہوتا کئی وسق راہ خدا مین صرف کیے اور ہمیشہ اوسمین سے کہاتے اور کہلاتے یہانتک کہ عثمان شہید ہوے تب وہ برکت جاتی رہی از انجملہ یہ ہی کہ ایک پیالہ ثرید مین اہل صفہ کی دعوت کی ابو ہریرہ سامنے آسے کہ اونکو بھی کچھہ دین ساری قوم کہا کر اوٹھہ گئی کچھہ کنارہ پیالے مین رہ گیا حضرت نے اوسکو جمع کیا بقدر ایک لقمہ کے ہوا اوسکو انگلیون پر رکھکر فرمایا کہا برکت نام خدا پر ابو ہریرہ کہتے ہین

مینے اتنا کہایا کہ سیر ہو گیا ازانجملہ یہ ہے کہ غزوۂ تبوک مین اتنا پانی رہ گیا کہ ایک
شخص کو کافی ہو لشکر پیاسا تہا حضرت سے شکایت کی ایک تیر اپنے ترکش کا دیکر
فرمایا کہ اسکو اس پانی مین کہولیندو پانی نے اتنا جوش کیا کہ سارا لشکر سیراب
ہو گیا وہ سب تیس ہزار آدمی تہے ایک جماعت نے شکایت کی کہ پانی ہمارے
کنوین کا شور ہے اوسمین آب دہن ڈالا وہ شیرین ہو گیا اور جسقدر پانی نکالتے
منقطع نہوتا ایک عورت ایک بچہ لائی کہا یہ گنجا ہے اوسکے سر پر ہاتہہ پہیر دیا
وہ اچہا ہو گیا اہل یمامہ نے یہ بات سنی ایک عورت اونکی اپنا بچہ پاس مسیلمہ
کذاب کے لیگئی اوسنے اوسکے سر پر ہاتہہ پہیرا وہ اچہا تہا گنجا ہو گیا اور وہ
علت اوسکی نسل مین باقی رہی خندق مین ایک پتہر نکلا ہر چند اوسپر کلند مارے
کچہہ اثر نہوا تب حضرت نے اپنے ہاتہہ سے کلند لگایا وہ پاش پاش مثل ریت
کے ہو گیا ابورافع کا پاؤن ٹوٹ گیا تہا اوسکو ہاتہہ لگایا وہ درست ہو گیا گویا
ٹوٹا ہی نہ تہا ذکر ذلک کلہ ابن سید الناس فی نور العیون دن بدر کے عکاشہ
بن محصن کو ایک شاخ درخت دیدی وہ اونکے ہاتہہ مین تلوار ہو گئی اسی طرح
دن احد کے عبد اللہ بن جحش کے ساتہہ کیا اور مغیبات کی باذن خدا خبر دی
جیسے مصارع مشرکین کو دن بدر کے متعین فرمادیا کسی نے اپنے جگہہ سے
تجاوز نکیا موت نجاشی کے دن اونکی موت کی خبر دی اور اوپر نماز جنازہ
پڑہی مع اصحاب کے ثابت بن قیس سے کہا تہا تعیش حمیدا وتقتل شہیدا

وہ دن بیاسہ کے قتل ہوے حسن بن علی سے کہا تہا ان ابنی ھذا سید
ولعل اللہ یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین اونہون نے معاویہ
سے صلح کرلی عثمان بن عفان کو خبر دی تہی کہ تمکو ایک سخت بلوی پہونچیگا
وہ گھر مین محصور رہوکر مقتول ہوے عمر سے کہا تہا تم شہید مروگے چنانچہ ایسا ہی
ہوا زبیر سے بحق علی کہا تہا تقاتلہ وانت ظالم لہ عمار سے کہا تہا تقتلک
الفئۃ الباغیۃ وہ صفین مین مارے گئے علی سے کہا تہا شقی ترین مردم
دو مرد ہین ایک وہ جسنے ناقہ کو عقر کیا دوسرا وہ جو تیرے سر پر زخم لگائیگا
اور تیری داڑہی اوس سے خون آلودہ ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا آپنی ازواج
سے فرمایا تہا لیت شعری ایتکن ینبحہا کلاب الحوأب ایتکن صاحبۃ الجمل
الادیب ای کثیر الشعر یقتل حولہا کثیر وہ عائشہ تہین و معجزاتہ لاتحصی
وفضائلہ لاتستقصی سرور المحزون مین کہا ہی معجزات آنحضرت از ان زیادہ تر
اندکہ کتابے احاطہ آن کند یا دفترے جمع نماید انتہی رسالہ الکلام المبین فی
معجزات سید المرسلین بعض معاصرین کا اس باب مین خوب و مرغوب ہی
نور الابصار مین اس جگہہ ایک فصل ذکر احادیث جوامع الکلم مین منعقد کی ہی
اور ایک کراسہ جامع صغیر سیوطی سے التقاط کیا ہی ضرورت اون اخبار کی
ذکر کی اس جگہہ بخیال طول مقال معلوم نہوئی علاوہ اسکے جسقدر احادیث صحیحہ
صحاح ستہ و دیگر مسانید و معاجم و اجزاء و سنن و جوامع مین مرقوم ہین وہ

سب قبیل جوامع الکلم اور وادی معجزات و کرامات سی ہین آثار صحت نبوت
و دلالت رسالت کے اونپر لائح ہین بلکہ ہر فعل و قول و حال و حرکت و سکون
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اگر غور سے دیکھا جائے تو ایک معجزہ تہا لکن
یہ رویت مجرد بصر سے نہین ہوتی ہے بلکہ بصیرت سی ہاتہہ آتی ہی اہل بصائر
اہل قرآن و اصحاب حدیث ہین یا اہل دل صاحب تقوی و طہارت پس سر
وباللہ التوفیق و ہو المستعان

فصل ذکر مین غزوات کے

حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینہ منورہ مین بعد ہجرت کے دس سال دو ماہ
رہے پہر وفات پائی سال اول مین اللہ نے جہاد فرض کیا حمزہ بن عبد المطلب
کو تیس مہاجر سمیت بہیجا کہ قافلۂ قریش سے تعرض کرین یہ ماجرا رمضان مین
ہوا تہا اور عبیدہ بن الحارث کو ساٹہہ مہاجرین سمیت طرف بطن رابغ کے
روانہ کیا اور سعد بن ابی وقاص کو طرف خرار کے یہ ایک چشمہ ہی قریب جحفہ کے
یہ روانگی ذیقعدہ مین مع بیس مہاجرین کے ہوئی تہی تا کہ کاروان قریش سے
تعرض کرین سب سی پہلا غزوہ حضرت کا بقول ابن اسحق اور ایک جماعت کے
غزوۂ ابوا تہا ابوا ایک گاؤن تہا درمیان مکہ و مدینہ کے اسکو غزوۂ ودان
بہی کہتے ہین یہ بارہ ماہ بعد قدوم مدینے سے ہوا تہا اسی سال آغاز اذان کا

ہوا عبداللہ بن زید نے خواب مین اذان دیکھی اور اسی سال عرس عائشہ
ہوا اور نماز حضر چار رکعت ٹھیری ورنہ ایک ماہ تک بعد مقدم مدینے کے دو
رکعت تھی اور اسی سال نماز جمعہ پڑہی گئی یہ پہلا خطبہ تھا جو اسلام مین پڑہا گیا
اسی سال درمیان مہاجرین و انصار کے مواخات ہوئی بعد ہشت ماہ کے
قدوم مدینے سے اور براء بن معرور پر بعد ایک ماہ کے نماز جنازہ پڑہی اور نیز
تبع یمانی پر تبع حضرت پر قبل بعث کے سات سو برس پہلے ایمان لایا تھا
اور سب سی پہلے اوسی نے کعبے کو لباس پہنایا تھا نقلہ ابن عبد البر سال دوم
ہجرت مین نصف شعبان کو تحویل قبلے کی طرف کعبہ کی ہوئی اور زکوۃ مال
کے قبل فرض رمضان فرض کی گئے کما اشار الیہ النووي فی الروضة
اور اواخر شعبان مین روزہ فرض ہوا اسی سال غزوۂ بدر کبری بھی ہوا اون
جمعے کا ۱۷ رمضان کی تھی ۲۸ رمضان کو زکوۃ فطر فرض ہوئی حضرت نے
نماز عید الفطر اور عید الاضحی پڑہی اور قربانی کی دو گوسفند املح اقرن اسی سال
مین شادی فاطمہ کی علی سے ہوئی اور غزوۂ بواط و ذی العشیرہ و بنی قینقاع
و سویق واقع ہوا بواط ایک موضع ہے ناحیۂ رضوی مین اور عشیرہ بضم عین ایک
زمین ہے بنی مدلج کی ناحیۂ ینبع مین یہ واقعہ بعد بواط کے ایام قلائل مین ہوا تھا
سویق کا غزوہ پنجم ذیحجہ کو ہوا سال سوم ہجرت مین باہ شوال شراب حرام
ہوئی یا سال چہارم مین اور حسن بن علی پیدا ہوے اور غزوۂ احد و حمراء الاسد

وغطفان وسریۂ کعب بن اشرف واقع ہوا آحد ایک پہاڑ ہی تین میل پر مدینے
سے جبال سے متوحد ومنقطع ہی اسلیے احد نام ٹہیرا حضرت نے اسکے حق مین
فرمایا ہی احد جبل یحبنا ونحبہ کہتے ہین یہان قبر ہے ہارون برادر موسی
علیہ السلام کی یہ وقعہ روز شنبہ ماہ شوال مین ہوا بالاتفاق آور حمراء الاسد ایک
جگہہ ہی آٹھہ میل پر مدینے سے سال چہارم ہجرت مین غزوۂ بنی نضیر وذات الرقاع
ہوا اور نماز خوف پڑہی گئی یا یہ نماز بعد اسکے ہوئی آسی سال حسین بن علی پیدا
ہوے اور آیت تیمم اوتری کما قاله فی الروضة اور دو یہود بجرم زنا رجم
کیے گئے اور نماز سفر مین قصر کرنا ٹہیرا سال پنجم ہجرت مین غزوۂ دومۃ الجندل
وغزوۂ مریسیع ہوا اسکو غزوۂ مصطلق بہی کہتے ہین اسی سال مین قصۂ افک
کا ہوا علی ما رجحه الحاکم وغیرہ اور بعض نے کہا کہ سنہ ششم مین ہوا تہا علی ما
قاله ابن اسحق وجزم به الطبری وغیرہ اور موسی بن عقبہ نے کہا کہ سنہ چار مین
ہوا تہا آسی سال مین آیت حجاب اوتری یا ایک سال پہلے اس سے اور گہوڑ دوڑ
کے گئے اور غزوۂ خندق یعنی احزاب واقع ہوا قاله ابن اسحق اور موسی بن عقبہ
نے کہا کہ سال چہارم مین ہوا تہا اور نیز غزوۂ بنی قریظہ ہوا سال ششم ہجرت مین
غزوۂ حدیبیہ ہوا یہ قریب مکے کے ہے یہ غزہ ذیقعدہ کو واقع ہوا اسمین ہزار
نفر تہے حضرت نے صلح کر لی اور زیر درخت بیعۃ الرضوان ہوئی اور قحط پڑا حضرت
نے استسقا کیا رمضان مین پانی برسا آسی سال غزوۂ بنی لحیان وغزوۂ غابہ بہی

لیکن مشہور روایات صحیحہ مین پندرہ سو اور بعض دیگر مین چودہ سو ہین ۱۲

ہوا سال ہفتم ہجرت مین عمرۂ قضا غرۂ ذیقعدہ کو ہوا آنحضرت دو ہزار نفر کے
ساتھہ تھے اور مدینے سے ستر بدنہ روانہ کیے اونکو نحر کیا اور تین دن مکے مین
ٹھیرے پہر واپس گئے اور غزوۂ خیبر ہوا اور ابو ہریرہ اسلام لاے اور حضرت
نے طرف ملوک کے قاصد بہیجے اور واسطے خطوط کے مہر بنائی اور حمر اہلیہ حرام
ہوئی اور متعہ نسا سے منع فرمایا آور اسی سال ماریہ قبطیہ آئین اور بغلۂ دلدل
آیا اسکے سوا اور ماجریات ہوئے سال ہشتم ہجرت مین غزوۂ فتح مکہ ہوا ماہ رمضان
مین بسبب عہد شکنی قریش کے حضرت نے گھر کا طواف کیا دن جمعے کے بستم
رمضان کو گرد گھر کے تین سو ساٹھہ صنم تھے جس بت پر گزرتے چھڑی سے جو ہاتھہ
مین تہی اشارہ کرتے اور جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا
کہتے ہر بت اوندہے سونہہ گر جاتا اسی سال خالد بن الولید و عثمان بن طلحہ و
عمرو بن العاص اسلام لے آے آور غزوۂ حنین و غزوۂ طائف ہوا اور منبر مسجد
طیار کیا گیا اور اوسپر خطبہ پڑہا بعض نے کہا اتخاذ منبر سنہ نہم مین ہوا تہا قال ابن
الجوزي في مولدہ اسی سال مین ابراہیم ولد آنحضرت پیدا ہوے اور زینب
بنت حضرتؐ نے وفات پائی و غیر ذلک سال نہم ہجرت مین غزوۂ تبوک ہوا
مسجد ضرار ڈہائی گئی اور لگاتار ایلچی آنے لگے اور ابو بکر صدیق نے لوگون کو
لیکر حج کیا اونکے ہمراہ تین سو مرد اور ۲۰ بدنہ اور سورۂ برات تہی تاکہ ہر
ذمی عہد سے عہد اوسکا توڑ دین اور بعد اس سال کے پہر کوئی مشرک حج و

طواف بیت کا برہنہ رہ کر نہ کرے اسی سال نجاشی وام کلثوم دختر حضرت کا
انتقال ہوا وفیہا غیر ذلک سال ۱۰ ہم ہجرت مین حجۃ الوداع تہا اسکو حجۃ الاسلام
بہی کہتے ہین حضرت مدینے سے روز پنجشنبہ ماہ ذیقعدہ مین نکلے آپ کے ہمراہ
چالیس ہزار یا ستر ہزار یا ایک لاکہہ یا زیادہ آدمی تہے وقوف آپکا عرفات مین دن جمعہ کے
ہوا اوسدن آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الخ نازل ہوئی اور حضرت نے بعد
ہجرت کے بجز اس حج کے اور کوئی حج نکیا ہاں قبل وبعد نبوت کئی حج کیے تہے
جنکی تعداد معلوم نہین ہے مگر بعد ہجرت چار عمرے کیے عمرۂ حدیبیہ وعمرۂ قضا
اسکو عمرۃ القضیہ بہی کہتے ہین اور ایک عمرۂ جعرانہ عقب وقعہ حنین اور ایک
عمرہ ہمراہ اس حج کے صحیحین مین انس سے آیا ہے کہ انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اعتمر اربع عمر سال فرضیت حج مین اختلاف ہے کسی نے کہا سنہ پانچ مین اور
کسی نے کہا سنہ چہہ مین اور کسی نے کہا سنہ سات مین اور کسی نے کہا سنہ آٹہہ مین
اور کسی نے کہا سنہ نو مین اور کسی نے کہا سنہ دس مین بالجملہ اسی سال مین جریر
بن عبداللہ بجلی مسلمان ہوے اور سورۂ اذا جاء نصر اللہ اوتری یہ سورت منی مین
دن نحر کے نازل ہوئی حجۃ الوداع مین اور بعض نے کہا تین ماہ قبل وفات کے
اور ابراہیم بن رسول اللہ کا انتقال ہوا انتہی من حاشیۃ الشنوانی علی المولد
بتصرف وزیادات من غیرہا رہے وہ غزوات جنمین آنحضرت نے بنفس نفیس
قتال کیا سو اونکے نام یہ ہین بدر واحد وخندق ومصطلق وخیبر وفتح وحنین

وطائف کذا قال ابن اسحق اور اپنے دست شریف سے کسیکو قتل نہین کیا مگر
ایک مرد کو یعنی ابی بن خلف کو دن احد کے راز اس قتل مین یہ تہا کہ ابی بن
خلف کا ایک گھوڑا تہا جسکو وہ گوشت خشک و گندم کہلاتا تہا جب حضرت سے
مکے مین ملتا کہتا انا اقتلك علی فرسی هذا حضرت فرماتے بل انا اقتلك و انت علیه
دن احد کے وہ لعین اوسی اسپ پر سوار ہوکر آیا اور کہتا تہا این محمد لا نجوت
ان نجا صحابہ نے چاہا کہ درمیان آپ کے اور اوسکے حائل ہون حضرت نے
اونکو منع کر دیا اور فرمایا جگہہ دو اسکو پہر بعض صحابہ سے حربہ لیکر اوسکو مارا اوسکی
ہنسلی مین ضربہ لگا وہ گر پڑا صحابہ نے تکبیر کہی جب پاس قریش کے پہر آیا کہا
قتلنی واللہ محمد قریش نے کہا واللہ تیرا دل ہما تا رہا ہے تجھکو تو کوئی صدمہ
نہین پہونچا کہا اوسنے مکے مین مجہسے کہا تہا کہ مین تجھکو قتل کرونگا ایک روایت
مین ہے کہ ابو سفیان نے اوس سے کہا ویلك ما بك الا خدشة یعنی
ذرا سا گلا تیرا چہل گیا ہے اور کیا ہوا کہا لمہ یا ابا سفیان واللہ لو بصق علیّ
محمد لقتلنی حضرت نے فرمایا ہی اشتد غضب اللہ علی من قتل نبیا او قتله
نبی جسنے نبی کو قتل کیا اوسکا حال تو ظاہر ہے اور جسکو نبی نے قتل کیا سو اسلیے
کہ اعتنا نبی کا ساتہہ اوسکے قتل کے ادل دلیل ہے اوسکی سرکشی و فساد پر
جسطرح کہ یہ لعین تہا ذکرہ البابلی فی سیرته ابن سید الناس نے نور العیون مین
کہا ہی کہ غزوات آنحضرت کے اس مدت دہ سال ہجرت مین ۲۵ اور بقول ۲۷

تھے ازانجملہ ہفت غزوے مین یا ۱۰ غزوات مین بذات مبارک خود کارزار
کیا اسکے سوا حضرت کے سرایا و بعوث ہین قریب ۳۲ کے یہ سب بعد
ہجرت کے تھے مثل غزوات کے انکا ذکر نام بنام مع اسامی افسران
نورالابصار مین لکھا ہے اور بعض نے کہا بعوث قریب پنجاہ کے تھی تمر و المحزون
مین کہاہی بعث عبارت ازان ست کہ آنحضرت لشکرے بجانبی فرستند
وخود دران لشکر نباشند انتہی آور سنہ سات ہجری مین لبید بن اعصم یہودی
نے حضرت پر جادو کیا ایکسال یا چھہ ماہ یا چالیس دن تک آپ متغیر المزاج رہے
یہ جادو چاہ ذروان مین دفن کیا تہا جب حسب خبر وہی جبریل علیہ السلام وسکو
نکالا تب آپ کا مزاج درست ہوا اور اللہ نے پانی اوس چاہ کا مسخ کردیا
کہ وہ مثل نقاعۂ حنا کے ہوگیا اس جادو کا اثر آپ کی عقل مین نہ تہا بلکہ بعض
جوارح مین تہا پہر ایک جماعت اہل مدینے کی منافق ہوگئی انکا رئیس عبداللہ
بن ابی ابن سلول تہا انہین کے حق مین سورۂ منافقون اوتری نیز سال ہفتم
ہجرت مین بعد فتح خیبر کے ایک یہودیہ نے آپکو زہر دیا لحم گوسفند مین اوسکا
نام زینب بنت الحارث تہا زن سلام بن مشکم تھی اوس گوشت کو بشر بن
براء نے بہی کہایا وہ مرگئے اور حضرت نے کہا کر فرمایا رک جاؤ یہ مسموم ہے
زہری کہتے ہین وہ مسلمان ہوگئی حضرت نے اوسکو چہوڑ دیا ابن سعد نے
کہا حضرت نے اوسکو سپرد اولیاء بشر بن براء کیا اونہون نے اوسکو قتل کرڈالا

فصل ذکر مین اعمام و عمات و ازواج و خدم وغیرہم کے

نور الابصار و سرور المحزون و مواہب لدنیہ و مدارج النبوۃ وغیرہ کتب سیر مین
ذکر ان اشخاص با اختصاص کا نام بنام کیا ہے اس جگہہ ذکر تعداد بعض پر
اور بیان اسما بعض پر اکتفا کیا ہی دریافت اسامی کے لیے کتب مشارٌ الیہا
میسر ہو سکتی ہین ؎

مرا از زلف او موی بسند ست　　　فضولی میکنم بوی بسند ست

ذخائر العقبی مین کہا ہی حضرت کے اعمام بارہ تھے اونسے فقط پانچ کی نسل
چلی اونمین سے حمزہ و عباس اسلام لائے حمزہ سید الشہدا ہین دن قیامت کے
اور عباس سے ۳۵ حدیث مروی ہین رضی اللہ عنہ عمات سو چہہ عمہ تھین اونمین صفیہ
اسلام لائین اور اروی و عاتکہ کے اسلام مین خلاف ہی اور بی بیان حضرت کے
جنپر داخل ہوے اور اونکو جدا نہ کیا بارہ تھین حدیث ابو سعید خدری مین
فرمایا ہی ما تزوجت شیئا من نسائي ولا زوجت شيئا من بناتي الا بوحي
جاءني به جبريل عن ربي عز وجل اسکی سند نور الابصار مین نہین لکھی
ایک خدیجہ بنت خویلد انکا مہر ساڑہے بارہ اوقیہ زر تہا انپر کوئی بیاہ نہین کیا
انسے فقط ایک حدیث مروی ہے یہ وقت نکاح کے چہل سالہ تہین اور حضرت
۲۵ سالہ بعض نے کہا انکے مہر مین ۲۰ شتر جوان دیے اور ابو بکر حاضر ہوے

اور ابو طالب نے خطبہ پڑہا الحمد للہ الذی جعلنا من ذریۃ ابراھیم وزرع
اسمعیل وضئضئ معد وعنصر مضر وجعلنا حضنۃ بیتہ وسواس حرمہ
وجعل لنا بیتا محجوجا وحرما امنا وجعلنا الحکام علی الناس ثم ان ابن اخی
ھذا محمد بن عبد اللہ لا یوزن برجل الا رجح بہ وان کان فی المال قل فان المال
ظل زائل وامر حائل ومحمد ممن عرفتم قرابتہ وقد خطب خدیجۃ بنت
خویلد وبذل لہا من الصداق ما اٰجلہ وعاجلہ من مالی کذا وھو واللہ بعد
ھذا لہ نبأ عظیم وخطر جسیم انتہی دوم سودہ بنت زمعہ سال دہم نبوت مین
انسے نکاح کیا پہلے زیر ابن عم خود تہین انکو طلاق دینا چاہا انہون نے کہا طلاق
نہ دیجیے اپنا دن عائشہ کو دیا اور مجہکو مردون سے کچہہ کام نہین ہی مقصود میرا
فقط یہ ہی کہ مین آپ کی ازواج مین محشور رہون خلافت عمر مین انکا انتقال ہوا
سوم عائشہ بنت ابی بکر صدیق انسے مکے مین بعمر شش سالہ یا ہفت سالہ
نکاح کیا تہا اور مدینے مین ہم بستر ہوے نو یا دس سالہ عمر مین یہ سنہ چار نبوت
مین پیدا ہوئی تہین انکا مہر چار سو درہم تہا وقت وفات حضرت کے ہیزدہ
سالہ تہین وکانت احب نسائہ الیہ انسے دو ہزار دو سو دس حدیثین
مروی ہین ۱۷ رمضان سنہ ۵۶ یا ۵۷ یا ۵۸ وپچاس مین انتقال کیا ابو ہریرہ نے
نماز پڑہی بقیع مین وقت شب مدفون ہوئین حضرت نے کسی کنواری سے
بجز انکے نکاح نہین کیا تہا چہارم حفصہ بنت عمر بن الخطاب انسے شعبان مین

رائس سنی ماہ پر ہجرت سی نکاح کیا انکی ولادت پانچ سال پہلے نبوت سے
ہوئی تہی انکا مہر چار سو درہم تہا ساٹھہ حدیثین انسے مروی ہین ماہ شعبان
سنہ ۵۹ مین انتقال کیا مروان بن الحکم نے کہ اوسدن امیر مدینہ تہا نماز
جنازہ پڑہی پنجم زینب بنت خزیمہ ہلالیہ سنہ تین ہجری مین انسے نکاح کیا
چار سو درہم پر دو ماہ تین دن زندہ رہکر انتقال کیا حضرت نے انکی نماز
پڑہی اور بقیع مین دفن کیا انکی عمر تیس سالہ تہی انکے سوا کوئی بی بی سامنے حضرت
کے نہین مرین مگر خدیجہ و ریحانہ ایک قول پر کہ وہ بہی زوجہ تہین ششم ام سلمہ
ہند بنت ابی امیہ انسے آخر شوال سنہ ۴ یا ۲ مین نکاح کیا انکے فرزند تہے سوے
نکاح ہوسے انسے تین سو ۷۸ حدیث مروی ہین انکا انتقال زمانہ یزید بن
معاویہ مین ہوا سنہ ۶۰ مین علی الصحیح اور ۸۴ سال کی عمر ہوئی ابو ہریرہ نے
نماز پڑہی اور بقیع مین دفن کیا یہ وفات مین آخرین ازواج آنحضرت ہین یا بقول
میمونہ ہین ہفتم زینب بنت جحش جب زید بن حارثہ نے انکو جدا کر دیا تب سنہ ۵
ہجری مین حضرت کا انسے نکاح ہوا یا سنہ ۳ یا ۴ مین چار سو درہم پر یہ اوسوقت
۳۵ سالہ تہین انسے دس حدیثین مروی ہین سنہ ۲۰ یا ۲۱ مین انتقال کیا بعمر ۵۳
سال عمر بن خطاب نے نماز پڑہی بقیع مین دفن ہوئین یہ اولین ازواج آنحضرت
ہین وفات مین بعد حضرت کے اور سب سے پہلے یہی نعش پر اوٹہائی گئین
سرور المحزون مین کہا ہے کہ نعش آنست کہ بر جنازہ چوبی چند مضبوط ساختند

بشکل گھوارہ تا با ستر تر با شد انتہی ہشتم جویریہ بنت الحارث خزاعیہ انکو ثابت
بن قیس سے خرید کرکے آزاد کیا پھر بیاہ کیا چار سو درہم پر بعض نے کہا انکے
باپ اسلام لاے اور خود انہون نے بیاہ دیا انسے سات حدیثین مروی ہین
ربیع الاول سنہ ۵۶ مین بعمر ستر سال انتقال کیا مروان بن الحکم نے نماز پڑہی نہم
ریحانہ بنت یزید یہ اسیران بنی قریظہ مین سے تہین انکو اپنے لیے چن لیا تہا
نہایت جمیلہ وسیمہ تہین انکو اختیار دیا کہ اپنے دین پر رہین یا مسلمان ہوجائین
انہون نے اسلام قبول کیا تب آزاد کرکے نکاح کرلیا اور محرم سنہ ۶ مین ہمبستر ہوے
پہر بسبب اونکے شدت غیرت کے طلاق دیدی جب وہ سخت گریان ہوئین تو
رجوع کرلیا اور ہمیشہ پاس حضرت کے رہین یہانتک کہ وقت پہرنے کے
حجۃ الوداع سے انتقال کیا اور بقیع مین دفن ہوئین اور بعض نے کہا کہ یہ موطوۃ
بملک یمین تہین وہ لہذا اکثر اہل سیر نے انکو منجملہ زوجات کے شمار نہین کیا ہے
دہم ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان اموی یہ پہلے بیاہ انکا خالد بن سعید نے حبشہ مین
کردیا تہا اور یہ مہاجر حبشہ تہین انکے شوہر نصرانی ہوگئے یہ اسلام پر ثابت رہین
حضرت نے عمرو بن امیہ کو پاس نجاشی کے بہیجا نجاشی نے چار ہزار یا چار سو
دینار پر انکا نکاح حضرت سے کردیا خالد بن سعید وبقولی عثمان بن عفان متولی
عقد نکاح ہوے سنہ سات مین نجاشی نے انکو طرف حضرت کے روانہ کیا
سنہ ۴۴ مین انتقال کیا یازدہم صفیہ بنت حیی یہ سبط ہارون علیہ السلام کے تہین

انکے باپ سید بنی نضیر تھے یہ بھی خیبر مین تھین حضرت نے انکو اپنے لیے منتخب
کیا پھر آزاد کرکے نکاح کر لیا اور یہی آزادگی اونکا مہر ٹھیرایا یہ بہت خوبصورت
تھین سترہ سال تک نہین پہونچی تھین انسے دس حدیثین مروی ہین انکا انتقال
رمضان سنہ ۵۰ یا ۵۲ مین ہوا اور بقیع مین مدفون ہوئین دوازدہم میمونہ
بنت الحارث ہلالیہ انکا نام برہ تھا حضرت نے میمونہ رکھا یہ خالہ ہین ابن عباس و
خالد بن الولید کی انسے ۷۶ حدیث مروی ہین سنہ ۵۱ مین بعمر ۸۰ سال انتقال
کیا یہ آخر ازواج آنحضرت ہین جنسے نکاح کیا اور سب ازواج کے بعد انہون نے
وفات پائی حضرت نو بیبیان چھوڑ گئے بعض نے انکو جمع کیا ہے ؎

توفی رسول اللّٰہ عن تسع نسوۃ	الیھن تعزی المکرمات وتنسب
فعائشۃ میمونۃ وصفیۃ	وحفصۃ تتلوھن ھند وزینب
جویریۃ مع رملۃ ثم سودۃ	ثلاث وست ذکرھن مھذب

ف شیخ الاسلام زکریا انصاری نے کتاب بہجۃ الحاوی مین ذکر کیا ہے کہ
افضل زوجات مطہرات خدیجہ و عائشہ ہین اور انکی افضلیت مین خلاف ہے
ابن العماد نے تفضیل خدیجہ کی تصحیح کی ہے کیونکہ جب عائشہ نے یہ بات کہی کہ
قد رزقك اللّٰہ خیرا منھا تو حضرت نے فرمایا لا واللّٰہ ما رزقنی اللّٰہ خیرا منھا
آمنت بی حین کذبنی الناس واعطتنی مالھا حین حرمنی الناس شرح عبد السلام
مین جوہرہ پر یون کہا ہے کہ خدیجہ و فاطمہ افضل ہین عائشہ سے جب سبکی سے یہ سوال

كما كما الذي نختاره وندين الله به ان فاطمة بنت محمد صلى الله عليه وآله وسلم

افضل ثم امها خديجة ثم عائشة

وی کسی گفت عائشہ در فضل — بہتر از بنت سید البشر ست

مصرعے در جواب او خواندم — رشتہ دیگر رگِ جگر دگر ست

مختار سبکی یہ ہی کہ مریم افضل ہین خدیجہ سے لقولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر نساء العالمین مریم بنت عمران ثم خدیجة بنت خویلد ثم فاطمة بنت محمد ثم آسیة بنت مزاحم امرأة فرعون اور ان دونون کی نبوت مین اختلاف ہی اور شیخ الاسلام نے شرح بخاری مین لکھا ہی کہ اسدم جو مختار میرا ہی وہ یہ ہی کہ افضلیت محمول ہے احوال پر عائشہ من حیث العلم افضل ازواج ہین اور خدیجہ من حیث التقدم کہ سب سے پہلے ایمان لائین اور مہمات مین انہون نے حضرت کی اعانت کی اور فاطمہ من حیث القرابة اور مریم اس حیثیت سے کہ اونکی نبوت مین اختلاف ہی اور ذکر اونکا قرآن مین ہمراہ انبیاء کے آیا ہی اور زن فرعون بھی اسی حیثیت سے لیکن ذکر اونکا ہمراہ انبیاء کے نہین آیا انہین احوال پہ ہم ان احادیث واخبار کو اوتارتے ہین جو ان سب کی افضلیت مین آئی ہین اور یہ قول جید ہے اگر تفضیل بالاحوال اور کثرت خصال جمیلہ کے قائل ہون اور اگر یہ بات کہی جاے کہ افضلیت باعتبار کثرت ثواب کے ہے تو اقرب توقف ہی کما ھو قول الاشعری برہان حلبی کہتے ہین ان زینب بنت جحش تلی عائشة ولم یقف استاذنا علی نص

في باقيهن ولا في مفاضلة بعض ابنائه الذكور على بعض ولا في المفاضلة
بينهم وبين البنات الشريفات سوى ما شرف الله به الذكور على الاناث
مطلقا او لا بينهن سوى فاطمة فانها افضل بناته الكريمات ولا باقي البنات
سوى فاطمة مع الزوجات الطاهرات وان جرت علة فاطمة بالبضعية في
الجميع فالوقف اسلم والله اعلم انتهى **ف** سراری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی چار تھین ایک ماریہ قبطیہ انکو مقوقس نے بھیجا تھا حضرت نے فرمایا ستفتح علیکم
مصر فاستوصوا باھلھا خیرا فان لھم رحما وصھرا مراد رحم سے ام اسمعیل ہین
کہ یہ قبطی تھین جب ابراہیم پیدا ہوے ماریہ آزاد ٹھیرین انکا انتقال خلافت عمر
مین ۱۶ سنہ مین ہوا عمر نے نماز پڑہی اور بقیع مین دفن کیا دوم ریحانہ انمین خلاف ہے
سوم وہ جاریہ جو زینب بنت جحش نے آپکو ہبہ کی تھی چہارم جاریہ قرظیہ **ف**
رہی اولاد حضرت کی سو علی الاصح سات بچے تھے تین ذکور چار اناث اول مولود
قاسم ہین پھر زینب پھر رقیہ پھر فاطمہ پھر ام کلثوم انکا نام نہین معلوم ہوا پھر عبد اللہ
انکو طیب وطاہر بہی کہتے تھے یا یہ دونون سوای عبد اللہ کے تھے یہ سب مکہ مین
پیدا ہوے خدیجہ سے مگر ابراہیم کہ مدینے مین ماریہ سے پیدا ہوے تھے قاسم
بعمر دو سال یا کم وبیش سب سے پہلے مکے مین مرے پھر عبد اللہ نے بہی بمقام
مکہ مکرمہ صغر سن مین انتقال کیا ابراہیم ذیحجہ سنہ ۸ ہجری مین پیدا ہوے اور
سنہ ۱۰ مین وفات پائی بعمر یک سال ودہ ماہ یا یکسال وشش ماہ اور بقیع مین

مدفون ہوئے زینب سنہ ۳۰ میں مولد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متولد ہوئین
اور اسلام لائین اور ہجرت کی وکان ابوہا یحبہا انتہی قول ابن اسحٰق رقیہ
کی ولادت سنہ ۳۳ مین مولد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوئی اسمین اختلاف ہے
کہ ام کلثوم بڑی تہین یا رقیہ رقیہ کا انتقال سنہ نو ہجری مین ہوا حضرت نے
نماز جنازے کی پڑہی انکے کوئی بچہ نہین ہوا فاطمہ علیہا السلام پانچ برس پہلے
نبوت سے پیدا ہوئین یہ سب دختران نبوی مین چہوٹی تہین وکان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یحبہا حبا شدیدا حذیفہ سے رفعا آیا ہی یہ ایک فرشتہ
ہی جو کبہی زمین پر نہین اوترا قبل اس رات کے اسنے اپنے رب سے اذن لیا
کہ مجہپر سلام کرے اور مجہے بشارت دی کہ ان الحسن والحسین سیدا شباب
اہل الجنۃ وان فاطمۃ سیدۃ نساء العالمین رواہ احمد فی مسندہ واخرج
تمام والبزار والطبرانی وابو نعیم انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان فاطمۃ
احصنت فرجہا فحرم اللہ ذریتہا علی النار طبرانی کا لفظ ایسی سند سی جسکے رجال
ثقات ہین رفعا یہ ہی کہ حضرت نے فاطمہ سے کہا ان اللہ غیر معذبک ولا احد
من ولدک مجاہد کا لفظ یہ ہی کہ حضرت نے فرمایا ہی بضعۃ منی وہی قلبی وہی
روحی التی بین جنبی من اذاہا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ابو ایوب
انصاری رفعا کہتے ہین کہ جب دن قیامت کا ہوگا اللہ اولین وآخرین کو جمع
کریگا ایک زمین مین پہر ایک منادی زیر عرش سے ندا کریگا کہ جلیل جل جلالہ فرماتا ہے

نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم فان هذہ فاطمۃ بنت محمد تریدان تمر
علی الصراط رواہ الاصبغ بن نباتہ وفات فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شب سہ شنبہ
سوم رمضان سنہ ۱۱ کو بعمر ۲۸ سال ہوئی بقیع مین وقت شب دفن کی گئین
علی یا عباس نے نماز جنازے کی پڑہی بعد وفات حضرت کے نزدیک بعض کے
تین ماہ اور نزدیک بعض کے چہہ ماہ زندہ رہین یہی صحیح ہے علی نے انکے انتقال
پر سخت جزع کیا اور علی ہر دن زیارت قبر فاطمہ کرتے تے فاطمہ کے تین بیٹے
ہوے حسن وحسین ومحسن پہر محسن بچپن ہی مین مرگئے اور دو دختر ہوئین
ام کلثوم وزینب لیث بن سعد نے کہا رقیہ یہ بچپن مین مرگئین بلوغ کو نہین پہونچین
ف خدم حضرت کے چہہ تھے انس بن مالک وعبد اللہ بن مسعود ومعیقیب
دوسی وعقبہ بن عامر جہنی واسلع بن شریک وبلال اور موالی آپ کے جنکو
آزاد کردیا تہا زید بن حارثہ واسامہ بن زید وبرادر اسامہ از جانب مادر وابو رافع
قبطی وشقران مسمی بصالح تے کسی نے کہا یہ حبشی تے کسی نے کہا فارسی تہے
اور ثوبان وانجشہ یہ سیاہ تے اور رباح یہ بہی اسود تے اور یسار یہ نوبی تے
اور سفینہ یہ اسود تہے انکو راہ مین درندہ ملا انہون نے کہا یا ابا الحرث انا مولی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسنے انکو راہ پر لگا دیا اور سلمان فارسی
حضرت نے انکی طرف سے قسط کتابت ادا کی لکن اصل مین یہ آزاد تہے اور
ظلماً غلام بنائے گئے تہے اور مابور خصی اسکو مقوقس نے بہیجا تہا یہ اسلام نہ لایا

نصرانی بنا رہا ایک اور غلام تہا سندر نام عورتون مین ام ایمن و امیمہ و سیرین
و قیسر تہین آن دونون کو مقوقس نے مع امامہ بہیجا تہا یہ دونون خواہر امامہ تہین
بعض نے کہا حضرت نے سیرین حسان بن ثابت کو اور قیسر جہم بن قیس کو عنایت
کین مروی ہے کہ حضرت نے اپنے مرض موت مین چالیس رقبہ آزاد کیے اور
نقبا آپ کے بارہ تہے محاضرات مین کہا ہی لم یکن لنبی قبلہ هذا العدد
بل کان لکل نبی سبعة وهم ابو بکر و عمر و عثمان و علی والزبیر و جعفر بن
ابی طالب و مصعب بن عمیر و بلال و عمار و المقداد و عثمان بن مظعون
و ابن مسعود نجبا سو وہ سب انصار تہے انکی گنتی محاضرات مین دس
لکہی ہی نام بنام اور حواری آپ کے بارہ شخص تہے اور سب قریش منجملہ اونکے
خلفاء اربعہ ہین اور نواب جنکو وقت سفر غزو یا عمرہ یا حج وغیرہ کے عامل
مدینہ کر جاتے تہے یہ سب سولہ شخص تہے منجملہ اونکے ابوذر غفاری ہین انکی گنتی
محاضرات مین نام بنام لکہی ہے اور نور الابصار و سرور المحزون مین بہی درج ہے
اور امراء آپ کے یمن پر باذان بن ساسان اولاد بہرام سے تہے یہ اول ائمہ
اسلام ہین اور ملوک عجم مین سب سی پہلے یہی مسلمان ہوے اور صنعاء پر خالد بن سعید
تہے اور حضرموت پر زیاد بن لبید اور زبید و عدن پر ابو موسی اشعری اور جند
پر معاذ بن جبل اور نجران پر ابو سفیان بن حرب اور تیم پر یزید بن ابی سفیان
اور مکے پر عتاب بن اسید اور کاتب آپ کے دس نفر تہے منجملہ اونکے عثمان

وعلی وابی بن کعب وزید بن ثابت ومعاویہ بن ابی سفیان ہین فقط کاتب کتاب
الوحي وفي حياة الحيوان وكان المداوم على الكتابة زيدا ومعاوية زبير
بن العوام وجہم بن الصلت کتابت اموال صدقات کرتے تھے اور حذیفہ کاتب
حوص النخل تھے اور مغیرہ بن شعبہ وحصین بن نمیر کاتب مداینات ومعاملات تھے
اور شرحبیل بن حسنہ کاتب توقیعات الی الملوک تھے اور نو شخصون نے عہد
حضرت مین قرآن کو براہ حفظ جمع کیا تہا اونمین معاذ بن جبل وعثمان بن عفان
ہین اور مارنیوالی گردن کے سامنے حضرت کے علی وزبیر ومحمد بن مسلمہ
ومقداد وعاصم تھے اور حارس آپ کے سعد بن ابی وقاص وسعد بن معاذ و
عباد بن بشر وابو ایوب انصاری ومحمد بن مسلمہ تھے فلما نزل قوله تعالى والله
يعصمك من الناس ترك الحراسة انتهى كذا في حياة الحيوان اور مفتی عہد نبوت
مین ہر چہار خلیفہ وعبد الرحمن بن عوف وابی بن کعب وابن مسعود ومعاذ بن جبل
وعمار بن یاسر وحذیفہ وزید بن ثابت وسلمان فارسی وابو الدرداء وابو موسی
اشعری تھے اور مؤذن آپ کے ایک بلال تھے انکی وفات سنہ ۲۰ ہجری
مین بمقام داریا باب کیسان مین کچہہ اوپر ساٹھہ برس کی عمر مین ہوئی حلب یا دمشق
مین مدفون ہوے دوم ابن ام مکتوم سوم سعد قرظی چہارم ابو محذورہ حضرت نے
خود کبھی اذان نہین دی نیسا بوری نے کہا اسلیے کہ جو کوئی آپ کی اذان سے
تخلف کرتا کافر ہو جاتا اسکے سوا اور بہت وجوہ عدم تاذین نبوی کے ہین علیہ السلام

وغیرہ نے ذکر کیے ہین اور قضاۃ حضرت کے علی و معاذ بن جبل و ابو موسی اشعری
تھے یہ سب قاضی یمن سے ہے اور رسل آپ کے عمرو بن امیہ ضمری و دحیہ کلبی و عبد اللہ
بن حذافہ سہمی اور حاطب بن بلتعہ لخمی و شجاع بن وہب اسدی و سلیط بن عمرو
عامری و عمرو بن العاص و علا بن الحضرمی تھے عمرو بن امیہ کو حضرت نے پاس
نجاشی کے بھیجا تہا نجاشی لقب ہی پادشاہ حبشہ کا انکا نام اصحمہ تھا اصحمہ کا ترجمہ
عربی مین عطیہ ہے نجاشی نے حضرت کا خط دونون آنکھون پر رکہا اور تخت سے
اوترکر زمین پر بیٹھا اور اسلام قبول کیا اور ایام آنحضرت مین بسال نہم ہجرت
انتقال کیا حضرت نے نماز جنازہ غائبانہ پڑہی دحیہ کلبی کو پاس ہرقل پادشاہ
روم کے بھیجا تہا اوسکے نزدیک دلائل نبوت ثابت ہوے اور چاہا کہ مسلمان ہو جاے
قوم نے موافقت نہ کی اور بخوف زوال سلطنت اسلام سے باز رہا ابن حذافہ کو
پاس کسری پادشاہ فارس کے بھیجا تہا اوسنے آپکا خط پھاڑ ڈالا آپ نے فرمایا اللہ
اوسکے ملک کو پارہ پارہ کردیگا وہ عنقریب مارا گیا حاطب کو پاس مقوقس کے
بھیجا تہا مقوقس لقب ہی حاکم مصر و اسکندریہ کا وہ قریب باسلام ہوا اور اوسنے
ہدیہ بھیجا ماریہ قبطیہ و سیرین و استر سفید دلدل نام اور ایک قول مین ہزار
دینار اور بیس جامہ اور عمرو بن عاص کو طرف پسران جلندی پادشاہان عمان
کے بھیجا وہ دونون مسلمان ہو گئے اور عمرو کو زکوۃ لینے سے اپنی رعایا کے منع
نکیا وہ درمیان انکے حکم کرتے تھے یہانتک کہ حضرت کا انتقال ہوا اور سلیط کو

طرف ہوذہ بن علی رئیس یمامہ کے بہیجا اوسنے سلیط کا اکرام کیا اور حضرت کو
کہلا بہیجا کہ جسبامر کی طرف تم لوگون کو بلاتے ہو وہ بہت اچہی چیز ہے مین اپنی قوم
کا خطیب و شاعر ہون مجہکو کچہہ تصرف امر خلافت مین دینا چاہیے حضرت نے
قبول نکیا ہوذہ مسلمان نہوا شجاع کو پاس حارث غسانی کے بہیجا یہ شہر بلقا ملک
شام کا پادشاہ تہا اوسنے حضرت کا خط پہیر دیا اور کہا مین لشکر سمیت اوسطرف
آتا ہون لیکن پادشاہ روم نے اوسکو روکدیا مہاجر بن امیہ کو طرف حارث حمیری
یمنی کے روانہ کیا اور علاء کو پاس منذر بن ساوی پادشاہ بحرین کے بہیجا وہ
مسلمان ہوگیا ابو موسی و معاذ کو جانب یمن روانہ کیا رعیت مین اسلام لائی
اور یہان کے پادشاہ بہی بغیر قتال کے مسلمان ہوگئے واللہ یہدی من یشاء
الی صراط مستقیم شعراء آپ کے جو اسلام سے ذب کرتے تہے کعب بن مالک
و عبد اللہ بن رواحہ و حسان بن ثابت تہے حضرت نے انکو دعا دی اور کہا
اللہم ایدہ بروح القدس کہتے ہین اعانہ جبریل علیہ السلام بسبعین
بیتا اور برادر رضاعی حضرت کے ایک حمزہ تہے ثویبہ کنیز ابی لہب نے ان
دونون کو دودہ پلایا اور اولاد حلیمہ تہے رہے حیوانات حضرت کے سو سات
گہوڑے تہے یا زیادہ اونمین ایک سکب تہا بہت تیز رو جیسے آب وان سب سے
پہلے یہی اسپ آپ کی ملک مین آیا تہا اسکا چار جامہ چہال کا تہا اور کچہہ خچر
تہے اونمین ایک شہبا تہا جسکو دلدل کہتے تہے مقوقس مصر نے ہدیہ مین بہیجا تہا

سب سے پہلے اسلام مین اسی بغلہ پر سواری ہوئی اور اتنا جیا کہ اوسکے دانت
گر گئے اوسکو جو کوٹ کر کہلاتے تہے پہر اندہا ہو گیا علی رضی اللہ عنہ نے اسی
دلدل پر سوار ہو کر خوارج سے قتال کیا تہا پہلے اوسپر عثمان سوار ہوتے تہے
پہر حسن و حسین کی سواری مین رہا پہر پاس محمد بن حنفیہ کے ایک مرد نے وسپر
تیر چلایا اوس سے وہ مر گیا اور حضرت کے دو گدہے تہے ایک یعفور اور دوسرا
عُفیر اور تین ناقے تہے ایک قصوی دوم جدعا سوم عضبا اسپر کوئی ناقہ سابق
نہوتا تہا ایک بار یہ سبوق ہو گیا مسلمانون کو شاق گذرا فرمایا ان حقا علی اللہ
ان لا یرفع شیئا من الدنیا الا وضعہ بعض نے کہا ناقہ غیر مسبوق قصوی تہا
کسی نے کہا ہر سہ نام ایک ہی ناقہ کے ہین بعض نے کہا قصوی ایک تہا اور
جدعا و عضبا ایک اور بکریان حضرت کی ایک سو سات عدد تہین ام ایمن
اونکو چرایا کرتین اور ایک بکری مختص بشرب حضرت تہی اور یہ بات منقول
نہین ہے کہ کوئی بقر بہی تہے ہان سفید مرغ آپ رکہتے تہے اور وہ آپ ہی کے
گہر مین رہتا تہا آپ کی ایک بکری کا نام غوثہ یا غنیثہ تہا اور دوسری کا نام یمن
کذا فی اسد الغابۃ اور آپ کے تہیارون مین ایک کا نام عضب تہا اور
رسوب اور بتار و حتف و ذو الفقار اور ایک تلوار پر یہ شعر لکہا تہا ؎

فی الجبن عار و فی الاقدام مکرمۃ — والمرء بالجبن لا ینجو من القدر

اسی تلوار کو حضرت نے روز احد حوالہ ابو دجانہ کیا تہا ابو بکر و عمر اسکو مانگتے تہے

آپنے اونکو یہ تلوار نہ دی اور فرمایا لا اعطیہ الا بحقہ ابو دجانہ نے کہا اسکا حق
کیا ہے فرمایا ان تضرب فی العدو حتی ینحنی کہا انا اخذہ بحقہ یہ ابو دجانہ
ایک مرد بہادر تھے وقت حرب کے احتیال کرتے اور وسط ذو الفقار مین فقرات
تھے مثل پشت کے حضرت اس تلوار کو کسی حرب مین نچھوڑتے اسکی اصل
وہ لوہا تھا جو پاس کعبے کے مدفون تھا اور غیر واحد کہتے ہین کہ یہ تلوار منبہ بن
حجاج سہمی کی تھی اوسکے پسر عاص نے پاس دن بدر کے تھی علی نے اوسکو قتل
کیا اور تلوار پاس حضرت کے لاے حضرت نے وہ تلوار علی کو دیدی علی نے
دن احد کے اوس سے کارزار کیا ابن ابی نجیح نے دن احد کے یہ کہا لا سیف
الا ذو الفقار و لا فتی الا علی بعض نے کہا بلقیس نے سات تلوارین سلیمان
علیہ السلام کو ہدیہ مین بھیجی تھین اونمین ایک یہ ذو الفقار بھی تھی اسکے سوا اور
بھی اقوال ہین کذا فی الفصول المہمہ تیہ دروع حضرت کے یعنی زرہ سو سات
عدد تھے سعدیہ فضہ ذات الفضول ذات الوشاح ذات الحواشی بترا خرنق
اور آپ کی تین کمانین تھین یا پانچ شیخ محی الدین نے کہا کسی نے نام انکے
روایت نہین کیے اور تین سپر تھین اور تین ترکش اور عمامہ کا نام سحاب اور
رایت کا نام عقاب اور لوا کا نام احمد اور رکابی کا نام غرا اسکو چار شخص اوٹہاتے
تھے اوسکے چار کندے لوہے کے تھے اور پانچ حراب تھے ایک حربہ خرد
مشابہ عکاز عنزہ نام یہ دن عید کے آپ کے سامنے محمول ہوتا تھا اور سفر مین بجاے

سترۂ نماز کے گاڑ دیا جاتا تہا اور دوسرا حربہ کلان بیضا نام تہا اور ایک ڈہال تہی بقدر ذراع یا ذرا زیادہ اوسکا ایک سر تہا اسکو سامنے آپ کے شتر پر لٹکا دیتے تہے اور ایک چہڑی تہی شوحط کی اسی کا تداول خلفاء کرتے تہے اور اوسکا ایک مخضر تہا یعنی وہ جگہہ جسکو عصا وغیرہ مین ہاتہہ سے تہامتے ہین اور دو خود تہے سر پر رکہنے کے مثل کلاہ کے ایک کا نام ریان دوسریکا نام مضبب رکہا تہا اور ایک لگن تہا پتہر کا اوسکو مخضب کہتے تہے اوس ہی آپ وضو کرتے اور ایک پیتل کا لوٹا تہا اور ایک رکوہ تہا صادر نام اور ایک ڈیرہ تہار کی نام اور ایک آیینہ تہا مدلہ نام اور ایک مقراض تہی جامع نام اور ایک جوتا تہا صفرا نام اس جگہہ تک ذکر اون اشیاء کا ہوا جنکو ایک تعلق خاص تہا ساتہہ جناب رسالت مآب کے ع نسبت ہرچہ بگلزار رسد گل باشد + اہل مولد کو لازم ہے کہ ہمراہ ذکر مولد شریف کے ان حالات وماجریات پر بہی اطلاع حاصل کرین کہ اس علم ومعرفت سے ایمان کو قوت اور اتباع سنت کو ہمت ہوتی ہے مجرد اظہار فرحت ذکر محض ولادت پر خالی نقصان عرفان سی نہین ہے لکن اکثر لوگ احراز سے اس فضیلت کے محروم رہتے ہین حالانکہ بحکم ان لم یکن وابل فطل اگر براہ کم ہمتی وعدم توفیق دریافت تفاصیل سیر سے حرمان نصیب رہین تو بہلا اوسقدر سیر پر جو مختصر ومجمل ہین بہرحال واقف ہونا چاہیے ورنہ یہ دعوی محبت غیر ثابت رہیگا ف رسائل مولود شریف مین ذکر ولادت

ورضاعت وحلیہ ومعجزات ومعراج وفضائل درود ووفات ہوا کرتا ہی اس
رسالے مین یہ مقاصد مع شئی زائد مذکور ہین اور روایات موضوعہ وضعیفہ
وحکایات مفتعلہ مختلقہ سے اجتناب کیا گیا ہی اور فضائل درود ومنافع اوسکے
دارین مین رسالہ جداگانہ مین لکھے گئے ہین وباللہ التوفیق وہو المستعان

فصل ذکر مین بعض سیر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وخلفاء راشدین کے

عائشہ رضی اللہ عنہا سے حال حضرت کے خلق کا پوچھا تھا کہا آپ کا خُلق
قرآن مجید تھا قرآن کے غضب پر غصہ کرتے اور خوشنودی قرآن پر خوشنود ہوتے
اپنے نفس کے لیے انتقام نہ لیتے لکن اگر کوئی حق حقوق خدا مین سے ضائع ہوتا
تو انتقام لیتے محض واسطے خدا کے اور جب غصہ مین آتے کسیکو تاب آپکے غصہ
اوٹھانے کی نہوتی بڑے بہادر سخی کریم النفس تھے کبھی کسی کے سوال کے جواب مین
انکار نکرتے ؎

نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز مگر باشھد ان لا الٰہ الا اللہ

رات کو آپ کے گھر مین کوئی درہم ودینار نرہتا اور اگر کوئی چیز ہوتی تو ہرگز
گھر مین نہ آتی جب تک وہ چیز کسی مستحق کو ندیدیتے اور بیت المال مین سے کچھہ
نہ لیتے مگر قوت یکسالہ وہ بھی ارزان تر جنس جیسے خرما وجو پہر اوسمین سے بھی
ایثار کردیتے یہانتک کہ سال سے پہلے اہل محتاج قوت کے ہوجاتے بڑے سچے پکّی

بات کہے اور وعدہ وفا کرنے والے اور خوش صحبت وحلیم اور باحیا تھے نظر زمین
پر زیادہ رکھتے بہ نسبت آسمان کے اکثر گوشۂ چشم سے دیکھتے بڑے خاکسار تھے
ہر کسی کی دعوت قبول فرماتے غنی ہو یا فقیر آزاد ہو یا بندہ بڑے شفیق تھے
خلق پر بلی کے لیے برتن پانی کا جھکا دیتے جبتک وہ سیراب نہوتی برتن الگ
نکرتے شہوات ولذات سے پارسا تھے اپنے اصحاب کا اکرام کرتے ازدحام
مین آنیوالے کو جگہہ دیتے ابتدا بسلام کرتے ملاقات کے لیے لباس وشانہ
وغیرہا سے تزین فرماتے بیمار کی عیادت کرتے مسافر کے لیے دعا کرتے
کوئی مرجاتا تو استرجاع کرتے اور دعا دیتے جسکو جانتے کہ آزردہ ہو گیا ہے
اوسکے گھر پر جاتے باغات مین جاتے ضیافت کہاتے اشراف قوم کی
استمالت فرماتے اہل فضل کا اکرام کرتے کسی سے تازہ روئی دریغ نرکھتے
عذر پذیرا فرماتے سچی بات کہنے مین قوی وضعیف نزدیک آپ کے یکسان
ہوتا فرماتے میرے پیچھے نہ چلو فرشتون کے لیے جگہہ چھوڑدو وقت سوار
ہونے کے پیادے کو اپنے ہمراہ سوار کرلیتے اگر وہ عذر کرتا فرماتے آگے
چلا جا اپنے خادم کی خدمت کرتے اپنے لونڈی غلامون سے کہانے پینے
مین ممتاز نرہتے ایکبار سفر مین ایک بکری ذبح کی ہر شخص نے ایک کام اپنے
ذمہ لیا آپ جاکر ہیمہ سوختنی لے آئے اپنے اونٹ کا پاؤن آپ باندہتے
اوٹھتے بیٹھتے اللہ کا ذکر کرتے مجلس مین جہان جگہہ پاتے بیٹھہ جاتے قصد صدر

مجلس کا نکرتے اور یہی حکم سب مسلمانون کو دیتے ہر کسی سے ایسی بشاشت
کرتے کہ وہ یہ جانتا کہ مجھسے زیادہ کوئی نزدیک آپ کے مکرم نہین ہر کسی کے
سونہہ پر ایسی بات نہ کہتے جو اوسکو بری لگے بدخوئی وبی ادبی کا مقابلہ نکرتے
بلکہ معاف فرمادیتے فقیرون کو دوست رکہتے اونکے پاس بیٹہتے جنازے مین
جاتے کسیکو بسبب فقر کے حقیر نجانتے کسی پادشاہ سے بسبب اوسکی پادشاہی
کے نڈرتے اللہ کی نعمت کا اکرام کرتے اگرچہ تہوڑی ہوتی اورکسی نعمت کی
حقارت نکرتے طعام کو برا نہ کہتے جی چاہتا کہاتے ورنہ چہوڑدیتے ہمسایہ و
مہمان کی خبرداری رکہتے اکثر تبسم کرتے قہقہہ نہ لگاتے کوئی وقت آپکا غیر عمل
للہ مین بسر نہوتا دو امر مین جو آسان ہوتا اوسکو اختیار کرتے قطع رحم سے
دور رہتے اپنا جوتا گانٹہتے کپڑے مین پیوند لگاتے غلام کو اپنے ساتہہ سوار
کرلیتے اسپ وخچر وخر پر سوار ہوتے روئی اسپ کا مسح آستین یا گوشۂ
چادر سے کرتے فال کو دوست رکہتے بدشگونی ناپسند کرتے فال یہ ہی کہ جب
آدمی کسی کام کی طرف متوجہ ہو اور اوسکے کان مین کوئی کلمہ نیک پہونچے
جیسے یا راشد یا سالم تو ایسے لفظ کے سننے سے خوشوقت ہوتے اسکے سوا
اور کوئی طریقہ فال کا نہین ہے امر ناپسند پر الحمد للہ علی کل حال کہتے بعد
فراغ کے طعام سے دعا پڑہتے الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا واروانا وجعلنا
مسلمین اکثر رو بقبلہ بیٹہتے سخن لایعنی نکرتے نماز لمبی اور خطبہ کوتاہ کرتے

مجلس مین سو بار استغفار کرتے نماز مین بسبب رونے کے آپ کے سینے
سے جوش دیگ کی سی آواز سنی جاتی دوشنبہ پنجشنبہ کو اور تین دن ہر ماہ مین
روزہ رکھتے اور دن جمعے کے بے روزہ کم ہوتے خواب مین آنکھہ سوتے
اور دل انتظار وحی مین جاگتا خرا ٹا نہ لیتے کہ یہ ایک آواز منکر ہی خواب
مین اگر امر ناپسند دیکھتے کہتے ہو اللہ لا شریک لہ جب سونے کو بستر پر جاتے
کہتے رب قنی عذابك یوم تبعث عبادك جب بیدار ہوتے کہتے الحمد
لله الذي احیانا بعد ما اماتنا و الیه النشور صدقہ نہ کہاتے ہدیہ لیتے صدقہ
وہ ہے کہ فقیر کو بطلب ثواب دین اور خصوصیت اس شخص کی منظور نہو ہدیہ
وہ ہے کہ واسطے اکرام اس شخص کے دین ہدیہ کا بدلا اوس ہدیہ سے بہتر
کرتے کہانے مین تکلف نکرتے شدت گرسنگی مین پیٹ پر پتھر باندہ لیتے اللہ نے
آپکو کلید خزائن زمین عطا کی تہی آپ نے قبول نہ کی آخرت اختیار کی روٹی کو
سرکہ سے کہاتے مرغ و سرخاب کا گوشت کہاتے کدو و گوشت دست بز کو
دوست رکھتے فرماتے زیت کہاؤ اور بدن مین ملو کہ یہ درخت مبارک ہے
تین انگشت سے کہاتے اور اونگلی چاٹ لیتے اور آپ نے جو کی روٹی سوکہی
کہجور سے اور خربزہ تر کہجور سے اور بادرنگ خرما ی تر کے ساتھہ اور خرما مسکہ
کے ساتھہ کہایا ہے شیرینی و شہد کو دوست رکھتے پانی بیٹھکر تین سانس مین
برتن سونہہ سے جدا کر کے پیتے فرماتے جو کوئی کہہ ما کولات مین سے کہاے

وہ کہے اللھم ارزقنا خیرا منہ اور اگر وہ دودھ پیے تو کہے اللھم بارک لنا فیہ
وزدنا منہ فرماتے دودھ عوض اکل و شرب کے کفایت کرتا ہے جامۂ پشمین پہنتے
تھی دست سلطان پشمینہ پوش علامے خرو پادشاہے فروش
جوتا پیونددار پہنتے تکلف نکرتے احب ثیاب آپکو قمیص تہا نیا کپڑا پہنتے تو کہتے
اللھم لک الحمد کما البستہ واسالک خیرہ وخیر ما صنع لہ جامۂ سبز سے خوش ہوتے
کبھی ایک ہی چادر مین نماز پڑہتے دونون گوشے درمیان دونون شانون کے
باندہ لیتے پگڑی باندہتے درمیان دونون شانون کے شملہ چھوڑتے جمعہ کے
دن چادر سرخ اوڑہتے بعض نے کہا یعنی مخطط چاندی کی انگشتری رکھتے خنصر
دست راست مین اور کبھی خنصر دست چپ مین خوشبو کو دوست رکھتے اور بدبو کو
ناپسند فرماتے کبھی استعمال غالیہ کا اور گاہ تنہا مشک کا فرماتے غالیہ خوشبوی
مرکب کو کہتے ہین عود و کافور کا بخور کرتے اثمد یعنی سرمۂ اعلی قسم آنکھہ مین لگاتے
چشم راست مین تین سلائی اور چپ مین دو سلائی اور صوم مین بھی سرمہ لگاتے
اور سر و ریش مین استعمال روغن کا بکثرت کرتے اور ایکدن بعد تیل لگایا کرتے
کنگھی کرنے اور جوتا پہننے اور طہارت کرنے مین ابتدا جانب راست سے کرتے
آیینہ دیکھتے سفر مین شیشۂ روغن و سرمہ دان و آیینہ و شانہ و مقراض و مسواک
و سوزن و رشتہ کو جدا نکرتے اور حجامت کرتے اور خوش طبعی فرماتے مگر بجز
سچ کے اور کچھہ نہ کہتے انتہی کذا فی سرور المحزون شیخ محمد طاہر رح نے مجمع البحار

مین حالات آنحضرت اجمالاً اسالوار یوم ولادت سے تا یوم وفات اپنی
سیرت علحدہ سے ذکر کیے ہین لکن جو کچھہ اس رسالے مین لکھا گیا ہی وہ بنسبت
اوسکے زیادہ ہے اسی طرح امام یافعی رحہ نے مرآۃ الجنان مین او مغلطائی
نے اپنی سیرت مین بہت اچھی طرح سیر نبوی کا ذکر کیا ہی اور شیخ رفیع الدین
مرادآبادی رح نے بہی سیرت مصطفویہ کو رسالہ صلوۃ الکئیب بذکر الحبیب مین
بعبارت فارسی لکھا ہے اور کتب مستقلہ مطولہ اس بیان مین علحدہ تالیف
ہوے ہین مشتاقان کمال وجمال نبوی کو لازم ہے کہ بعد دریافت فضائل
میلاد شریف اس امر مین کوشش کرین کہ صورت وسیرت وسمت ودل
وہدی مین ساتھہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موافقت حاصل ہو
کیونکہ ترقی مدارج عقبی کی اور رفعت مراتب آخرت ہر مومن مسلم محسن کے
حق مین بقدر اس موافقت ومقدار اتباع کے ہوگی مجرد ذکر ولادت شریف
سنکر دم بھر اپنا دہر مین بیٹہکر خوش ہولینا اور پیروی کی فکر نکرنا بلکہ بدعات
ومنکرات مین آلودہ رہنا اور مرتکب کبائر وترک اعمال صالحہ ہونا کچھہ مفید نہوگا
بلکہ سبب ہلاک ٹہیریگا ایسی فرحت خشک ہرگز مصدق دعوی محبت خدا و
رسول نہین ہوسکتی ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ جنت
مین وہی شخص جائیگا جو اللہ ورسول کی اطاعت کرتا ہی نہ وہ شخص جو انکا باغی یا
مخالف یا مشاقق یا تارک اتباع ومرتکب ابتداع ہے غربت اسلام کی وجہ سے

اب فقط نام اسلام کا رہ گیا ہی راہ و رسم ایمان محو ہو گئی اخلاق اسلامیہ
بالکل مسلمین مین سے جاتی رہی منکر معروف و معروف منکر ٹھہر گیا جو دشمنی
غیر اہل اسلام کو ساتھہ اسلام کے تہی اب وہ دشمنی آپسمین مسلمانون کے ظاہر
ہو گئی وکان امر اللہ قدرا مقدورا یہ سب علامات ہین قرب ساعت کبری
کے اتفاق اہل اسلام زمانۂ گذشتہ مین رشک غیر اسلام تہا اور یہی اتفاق
سبب ترقی دین و عروج مومنین و موجب قوت و سطوت و صولت و شوکت
تہا اغیار پر اب عکس القضیہ ہو گیا اہل اسلام نے علوم و اعمال کو چہوڑ کر رسوم
و افعال پُر اختلال پر قناعت کی اور اس اسم و رسم کو موجب نجات اخروی سمجھ لیا ہی لیکن

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت   که با که باختۂ عشق در شب دیجور

ستعلم لیلی ای دین تداینت   وای غریم فی التقاضی غریمها

اللہ تعالی ہمکو اور جملہ اہل اسلام کو ایسی توفیق خیر رفیق حال کرے کہ ہم ہر روز
کسی قدر ذکر میلاد شریف کتب معتبرہ سے خود پڑہین یا کسی محب صادق متبع
واثق سے سن لیا کرین فقط کسی یوم و ماہ و تاریخ معین پر قصر نکرین ایک صحابی
نے کہا تہا کہ مین سارے دعوات کے عوض درود ہی پڑہا کرونگا فرمایا اذن
یکفی ہمک ویغفر ذنبک ہمنے جسقدر رسائل مروجہ مولود شریف نظماً و نثراً دیکہے
وہ سب یا اکثر یا غالباً مشتمل ہین روایات غیر صحیحہ پر یا اونمین اقوال صحیحہ و احوال
ثابتہ بعد داناہل یا حرکات عوامل ہین باقی خیریت رہے قصائد و غزلیات

ومنظومات وہ بالکل لطائف شعریہ ومبالغہ واغراق واطرا ناجائز سے مشحون ہین جنسے شارع علیہ السلام نے منع صریح احادیث صحیحہ مین فرمایا ہے معلوم نہین ہوتا کہ اسمین کیا خوبی ہے کہ بجای گوہر شاہوار کے پارہاے خزف بیکار کو اختیار کیا ہی اور فانی کو باقی پر پسند کیا ہی کیا کوئی مدح نبوی اس آیت سے بڑہ کر بہی ہو سکتی ہے وما ارسلناك الا رحمة للعالمين ولكن رسول الله وخاتم النبيين وانا سيد ولد آدم ولا فخر وانا اول شافع ومشفع الى غير ذلك من الآيات الكريمات والاحاديث الشريفات اللهم افتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت خير الفاتحين ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم باقی رہے خلفاء راشدین وبقیہ عشرہ مبشرہ سو انکے احوال مین رسالۂ مستقلہ تکریم المؤمنین لکہا گیا ہے اس جگہہ اسقدر لکہنا کافی ہے کہ انکے ذکر خیر مین آیات واحادیث کثیرہ طیبہ آے ہین عامۃً وخاصۃً اور ذکر ائمہ اثنا عشر اہل بیت کا رسالۂ علحدہ موسوم بہ تشریف البشر بذکر الائمة الاثنی عشر مین کیا ہی ابن عباس نے کہا قولہ تعالی ونزعنا ما في صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين مراد اس سے خلفاء اربعہ ہین کہ دن قیامت کے سر یاقوت سرخ وزرد وسبز وسفید لائین گے اور اونپر یہ بیٹہین گے وقال تعالى وهو الذي خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا وكان ربك قديرا مراد بشر ونسب وصہر سے خلفاء اربعہ ہین سورۂ والعصر مین فرمایا ہے کہ عصر قسم ہی آخر نہار کی ان الانسان

لفي خسر ابو جہل ہے الا الذین اٰمنوا ابوبکر ہین وعملوا الصالحات عمر ہین
وتواصوا بالحق عثمان ہین وتواصوا بالصبر علی مرتضی ہین ذکرہ الخطیب
في تفسیرہ وروی عن ابن عباس ایضا ھکذا موقوفا علیہ علی نے رفعا کہا ہی
رحم اللہ ابا بکر زوجنی بنتہ وحملنی الی دار الھجرۃ واعتق بلالا رحم اللہ عمر
یقول الحق وان کان مرا رحم اللہ عثمان تستحیی منہ الملائکۃ رحم اللہ علیا اللھم
ادر الحق معہ حیث دار رواہ ابن عساکر سہل کہتے ہین جب حضرت حجۃ الوداع
سے پہرے منبر پر چڑہ کر اللہ کی حمد وثنا کی پہر کہا ای لوگو مین راضی ہون ابو بکر
و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر و سعد و عبد الرحمن بن عوف اور مہاجرین اولین سے
تم یہ بات جان پہچان رکہو رواہ الطبرانی علی مرتضی سے رفعا کہا ہی اللہ تعالی
نے تمپر حب ابوبکر و عمر و عثمان و علی کو فرض کیا ہی شل نماز زکوۃ روزہ و حج کے
جو شخص کسی ایک کو انمین سے دشمن رکہیگا اوس سے یہ ہر چہار عمل نامقبول ہونگے
نور الابصار مین اسکی تخریج نہین لکہی ہے

ھموا صحابۃ خیر الخلق ایدھم	رب السماء بتوفیق وایثار
فحبھم واجب یشفی السقیم بہ	فمن احبھم ینجو من النار

شعرانی رح نے علی خواص رح سے نقل کیا ہی کہ فرماتے تہے لا یکفی في محبۃ
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان نحبھم المحبۃ العادیۃ انما الواجب
علینا انا لو کنا نعذب من جہتہم بمحبتنا لھم لا نرجع عن محبتہم کما لا نرجع عن

ایمانا بالتعذیب کما وقع لبلال وصهیب وعمار وکما وقع للامام احمد فی مسئلة خلق القرآن فمن لا یحتمل فی حب الصحابة مثل ما حمل ھؤلاء فمحبته مدخولة انتھی پھر شعرانی کہتے ہیں فتامل یا اخی فی نفسك فربما تکون محبتك مجازیة لا حقیقیة تجتنی ثمرتھا یوم القیامة انتھی

ومن مذھبی حب النبی وصحبه ۔۔۔ وللناس فیما یعشقون مذاھب

وفی ھذا المقدار کفایة واللہ ولی التوفیق والھدایة

خاتمہ بیان میں مرض وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

حضرت جب حجة الوداع سے مدینے کو پھر کر آئے بقیہ ذی حجہ سال تمام تک اقامت کی جب سنہ ۱۱ ہجری شروع ہوئی محرم وصفر میں اچھی طرح رہے روز چہارشنبہ آخر صفر کو بیمار پڑے تپ ودرد سر لاحق حال ہوا خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ ظاہر کیا منبر پر ثنا کی ابو بکر پر اور فرمایا ان عبدا خیرہ اللہ بین ان یؤتیه زھرة الدنیا وبین ما عندہ فاختار ما عندہ ابو بکر روئے اور سمجھ گئے اور کہا فدیناك یا رسول اللہ بآبائنا وامھاتنا تب حضرت نے فرمایا ان امن الناس علی فی صحبته وماله ابو بکر ولو کنت متخذا من اھل الارض خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکن اخوة الاسلام پھر فرمایا لا یبقی فی المسجد خوخة الا سدت الا خوخة ابی بکر پھر امر خلافت کی تصریح وتاکید کی اور فرمایا کہ ابو بکر لوگوں کو

نماز پڑھاوین چنانچہ سترہ نمازین پڑھائین اور حضرت کے ازواج نے اذن دیا
کہ آپ گھر مین عائشہ کے بیمار رہین بخاری مین آیا ہی کہ عائشہ کہتی تہین ان من
نعم اللہ علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم توفی فی بیتی وفی یومی و
بین سحری ونحری وان اللہ جمع بین ریقی وریقہ عند موتہ الی قولہ وبین
یدیہ رکوۃ فجعل یدخل یدیہ فی الماء فیمسح بہا وجہہ یقول لا الہ الا اللہ ان
للموت سکرات پھر ہاتھ اوٹھا کر کہنے لگے فی الرفیق الاعلیٰ یہانتک کہ جان قبض
ہوئی اور ہاتھ جھک پڑا روز دوشنبہ وقت گرمی چاشت ۱۲ ربیع الاول کو
جوار قدس مین رونق بخش ہوے انا للہ وانا الیہ راجعون جب حضرت کا انتقال
ہوگیا صحابہ کی عقل اوڑگئی عثمان چپ ہوگئے علی کھڑے سے بیٹھ گئی عمر بن خطاب
نے مسجد مین کھڑے ہوکر کہا مین کسیکو نسنون کہ وہ یہ بات کہے کہ محمد صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم مرگئے ولکن پاس اونکے اللہ کا رسول آیا جسطرح کہ پاس موسی کے آیا تہا
اور وہ چالیس دن اپنی قوم سے مخفی رہے تہے ایک روایت مین ہے کہ جب
حضرت مقبوض ہوے عمر نے کہا من قال ان رسول اللہ مات علوت راسہ
بسیفی ہذا وانما ارتفع الی السماء انتہی اصحاب مین کوئی شخص ثابت تر عباس
و ابو بکر رضی اللہ عنہ سے نہ تہا بخاری مین ابی سلمہ سے روایت ہی کہ عائشہ نے
خبر دی کہ ابو بکر اپنے گھوڑے پر اپنے مسکن سے جو سنخ مین تہا آے اور اوترکر
مسجد مین داخل ہوے کسی شخص سے بات نہ کی عائشہ کے پاس بقصد رسول خدا

آے حضرت ایک جانئہ حبرہ مین لپٹے ہوے تھے آپ کا چہرہ کھولا اور جھک کر
لگے چومنے اور روئے پھر کہا بابي انت وامي والله لا يجمع الله عليك موتتين
اما الموتة التي كتبت عليك فقد متها ابن عباس نے کہا ابو بکر باہر نکلے عمر
لوگون سے بات کرتے تھے کہا بیٹھو اے عمر عمر نے انکار کیا لوگ انکی طرف متوجہ
ہوے اور عمر کو چھوڑ دیا ابو بکر نے کہا اما بعد من كان منكم يعبد محمدا
صلی الله عليه وآله وسلم فان محمدا قد مات ومن كان منكم يعبد الله فان
الله حي لا يموت قال الله تعالى وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل
الى قوله الشاكرين واللہ گویا لوگ یہ بات نجانتے تھے کہ اللہ نے یہ آیت بھی اتاری ہے
یہانتک کہ ابو بکر نے اسکو پڑھا اور لوگون نے اسکو اونسے اخذ کیا پھر جس بشر نے
اس آیت کو سنا وہ اسکو پڑھنے لگا حضرت کو علی بن ابی طالب و عباس و فضل
بن عباس و قثم بن عباس اور اسامہ بن زید و شقران مولی رسول اللہ نے غسل
دیا اور اوس بن خولی کو بلایا علی حضرت کو تھامے ہوے تھے اور اوس نہلاتے
تھے اور عباس و فضل و قثم لوٹتے پھیرتے تھے اور اسامہ و شقران پانی ڈالتے تھے
اور ان سب کی آنکھون پر پٹی بندھی تھی پھر تین سفید کپڑون مین کفن کیا یہ قریہ
سحولہ عمل یمین کی بنی ہوئی تھی انمین قمیص و عمامہ نہ تھا ابن اسحق نے کہا دو ثوب
صحاری اور ایک چادر حبرہ تھی ان کپڑون مین آپکو لپیٹ دیا انتہی پھر عود کا
بخور کیا اور لوگ نماز پڑھنے کو آنے لگے سب نے الگ الگ نماز پڑھی کسی نے

اونکی امامت نہ کی بعض نے کہا آپ پر کسی نے نماز نہین پڑہی بلکہ لوگ
دعا و تضرع کے لیے داخل ہوتے تھے اصحاب کی تعزیت ان کلمات سے
غائبانہ ہوئی ان فی اللہ عزاء من کل مصیبۃ وخلفا من کل ہالک ودرکا
من کل فائت فباللہ فثقوا والیہ فارجعوا فان المصاب من حرم الثواب
صحابہ نے اختلاف کیا کہ حال غسل مین آپکا لباس اوتارین یا کپڑون سمیت
نہلائین اللہ نے اون پر خواب مسلط کی ایک کہنے والے نے کہا کہ آپکو
کپڑونمین نہلاؤ جب بیدار ہوے ایسا ہی کیا حضرت علی نے آپ کے شکم پہ
ہاتھہ پہیرا کچہہ نہ نکلا تب کہا صلی اللہ علیک لقد طبت حیا ومیتا پہر صحابہ کا
اختلاف ہوا کہ کس جگہہ دفن کرین کسی نے کہا بقیع مین کسی نے کہا نقل کرکے
اور پاس ابراہیم خلیل کے لیجائین ابوبکر نے کہا جس جگہہ مقبوض ہوے ہین
اسی جگہہ دفن کرو مینے سنا آپ فرماتے تھے لا یدفن نبی الا حیث قبض چنانچہ
اسی پر سب کا اتفاق ہوا اور لحد طیار کی گئی اور اوسمین آپکو رکہا علی وعباس
وفضل وقثم واوس بن خولی نے اندر قبر کے اوتارا یہ دفن شب چہار شنبہ کو
ہوا بعد وفات شریف کے بقیہ روز دوشنبہ اور شب سہ شنبہ اور روز سہ شنبہ
اور بعض شب چہار شنبہ دفن مین توقف ہوا اسلیے کہ حضرت نے روز دوشنبہ
دوازدہم ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری کو انتقال فرمایا ابن عباس کہتے ہین حضرت
دن دوشنبہ کے پیدا ہوے اور اسی دن نبی ہوے اور اسی دن مکے سے

طرف مدینے کے ہجرت کی اور اسی دن مدینے مین داخل ہوے اور اسی دن
وفات پائی اور سبب تاخیر دفن کا یہ ہوا کہ لوگ بیعت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
مین مشغول تھے یہانتک کہ بیعت تمام ہوئی بعض نے کہا توقف اسلیے ہوا کہ
سب کا اتفاق آپ کی موت پر نہ تہا مدت مرض کے تیرہ دن تھے یا ۱۴ یا
بارہ وقیل غیر ذلک وقت وفات کے ۶۳ سال تھے علی الصحیح اسی طرح ابو بکر
و عمر و عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین انتہی ما فی نور الابصار بالاختصار واللہ تعالی اعلم
پھر جس حجرۂ عائشہ مین حضرت دفن ہوے اوسی جگہہ بعد حضرت کے ابو بکر
و عمر رضی اللہ عنہما مدفون ہوئے فیالہا من روضۃ ما اکرمہا شانا واعظمہا قدرا
وایمانا شیخ عبد الحق دہلوی رح نے کتاب ما ثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ مین لکھا ہی
کہ انوار التنزیل و مدارک مین ابن عباس سے روایت ہی کہ آخر آیت جو جبریل لیکر
آئے یہ آیت ہی واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ ثم توفی کل نفس ما کسبت
وہم لا یظلمون اور کہا اس آیت کو دو صد و ہشتاد آیہ بقرہ کی سر پر رکھو بعد
نزول اس آیت کے حضرت ۲۱ دن یا ۸۱ یا تین ساعت زندہ رہے زاہدی نے
کہا ابن عباس روئے اور کہا ختم الوحي بالوعید ابتداء مرض نبوی یہ ہوا کہ
ماہ صفر سے دو راتین باقی تہین کہ دن چہار شنبہ کے گھر مین میمونہ کے درد سر
شروع ہوا یا ایک رات باقی تہی یا آغاز ربیع الاول تہا وفا مین کہا ہی کہ صفر
دس دن باقی تھے ۱۲ شب کو ربیع الاول کی انتقال کیا یہ ماہ سنہ ۱۱ ہجری کا تہا

ایک شب جوف لیل مین بقیع مین گئے اور استغفار کر کے چلے آئے جب مرض سخت ہوا فرمایا مجھپر سات مشک کا پانی ڈالو شاید کچھ راحت ملے چنانچہ ایسا ہی کیا پھر اوسدن نکل کر خطبہ پڑہا اور شہداء احد کے لیے استغفار کی بارہ یا ۱۸ دن بیمار رہے ایکبار فاطمہ سے سر گوشی کی اور کہا انت اول اھل بیتی لحوقا بی ونعم السلف انا لك اسمین اختلاف نہین ہے کہ آپکا انتقال روز دوشنبہ نصف نہار کو ہوا عبد اللہ بن انیس اوسی دن سے بیمار پڑ کر مر گئے جب آپ کی موت مین شک ہوا تو خاتم کو دیکھا کہ مرفوع ہو گئی تب موت کا یقین کیا علی کہتے ہین کہ جب حضرت مقبوض ہوے ملک الموت طرف آسمان کے گریان بریان گئے واللہ مینے آسمان سے یہ آواز سنی یا محمداہ کل المصائب تھون عند ھذہ المصیبة سنن ابن ماجہ مین آیا ہی کہ آپ نے حال مرض مین فرمایا ایھا الناس ان احد من الناس او من المؤمنین اصیب بمصیبة فلیتعز بمصیبتی فے عین المصیبة التي تصیبہ بغیری فان احدا من امتي لن یصاب بمصیبة بعدي اشد علیہ من مصیبتی سفیان بن تمار کہتے ہین مینے حضرت کی قبر کو مسنم دیکھا یعنی مرتفع ابو بکر و عمر کی قبر بھی اسیطرح تھی ائمہ اربعہ نے تسنیم کو مستحب کہا ہی اور قدماء شافعیہ تسطیح کو مستحب بتاتے ہین اول مین مسطوح ہو گی پھر جب زمانہ عمر بن عبد العزیز مین جدار قبر درست کی تو بقدر یک شبر مسنم کر دی یا افضلیت مین اختلاف ہی اصل جواز ہے اور تسطیح راجح بدلیل حدیث مسلم کہ فضالہ بن عبید کا گزر ایک قبر پر ہوا اوسکو برابر کر کے کہا

میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے کہ قبور کو برابر کر دو اسی طرح حضرت علی کو حکم
دیا تھا کہ جو قبر پاؤ اوسکو برابر زمین کے کر دو یہ تسنیم فعل امت تھا نہ ارشاد حضرت
آپ نے مرض موت مین فرمایا تھا لعن اللہ الیهود والنصارى اتخذوا قبور
انبیائهم مساجد روته عائشہ رضی اللہ عنہا سعید بن المسیب کہتے ہین جگہہ ایک
قبر کی باقی ہے اوسمین عیسی بن مریم دفن ہونگے علیہ الصلوٰۃ والسلام ؛

فصل ذکر ندبہ و رثاء نبوی مین

فاطمہ علیہا السلام نے قبر مبارک کی مٹی لیکر اور سونگھکر کہا ع

ما ذا على من شم تربة احمد ... ان لا يشم مدى الزمان غواليا
صبت علي مصائب لو انها ... صبت على الايام صرن لياليا

عائشہ نے علیحدہ ندبہ کیا اسی طرح ابو بکر و عمر نے ابو الجوزا کہتے ہین مدینے مین
جب کسی شخص کو کوئی مصیبت پہونچتی اوسکا بھائی آتا اور مصافحہ کر کے کہتا اے
بندۂ خدا اللہ سے ڈر فان في رسول الله اسوة حسنة ع

اصبر لكل مصيبة وتجلد ... واعلم بان المرء غير مخلد
واصبر كما صبر الكرام فانها ... نوب تنوب اليوم تكشف في غد
واذا اصبت مصيبة تشجى بها ... فاجبر مصابك بالنبي محمد

دوسرے نے کہا ہے ع

تذکرت لما فرق الدهر بيننا　　　فعزيت نفسي بالنبي محمد

وقلت لها ان المنايا سبيلنا　　　فمن لم يمت في يومه مات في غد

اسی طرح صفیہ عمہ آنحضرت نے آپ کا مرثیہ کہا اور ابو سفیان بن ابی الحارث بن عبد المطلب ابن عم آنحضرت نے اشعار رثا کے اور صدیق اکبر نے بھی رثا منظوم کہا حسان نے کہا ؎

كنت السواد لناظري　　　فعمي عليك الناظر

من شاء بعدك فليمت　　　فعليك كنت احاذر

اشعار مشار الیہا ما ثبت بالسنۃ میں مذکور ہیں حضرت نے وقت موت کے کوئی درہم و دینار و غلام اور کوئی شے سوا بغلہ بیضا و سلاح کے باقی نہیں چھوڑے ایک زمین تھی وہ بھی صدقہ کر دی اور فرمایا نحن معاشر الانبياء لا نورث ما تركناه صدقة **ف** زیارت آنحضرت مستحب و مندوب ہے اور کد مستحبات و افضل قربات اور قریب واجب کے ہے حق میں صاحب سعت و قدرت کے انتہی اسمیں کسی شخص کا اختلاف نہیں ہے اختلاف اختیار سفر للزیارۃ میں ہے بہتر یہ ہے کہ قبل یا بعد حج نیت ادای نماز مسجد نبوی میں کرے کہ یہ سفر بھی بلا خلاف جائز ہے پھر جب وارد مدینہ منورہ ہو تو مطابق آداب ماثورہ کے زیارت شریف بجا لاوے اور سعادت دارین حاصل کرے اب یہ شخص اختلاف سے نکل گیا اور مدعا اوسکا ہاتھ آیا شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے اپنے منسک میں آداب زیارت جو

مفصلاً لکھے ہین وقت توجہ کے طرف مدینۂ رسول کے کثرت سے راہ مین شغل
درود کا رکھے **ف** مواہب لدنیہ مین کہا ہی کہ منجملہ خصائص آنحضرت کے
ایک یہ ہی کہ جسنے آپکو خواب مین دیکھا اوسنے سچ مچ دیکھا شیطان آپکی صورت
نہین بن سکتا ہی انتہی یہ مضمون احادیث صحیحہ مین آیا ہی وذہب جماعۃ الی
ان محل ذلك اذا رأ الرائي على صورته الكريمة التي كان عليها حتى انه ضيق
الامر بعضهم وقال لابد ان يراه على صورته التي قبض عليها حتى يعتبر عدد
الشعرات البيض التي لم تبلغ عشرين شعرة كذا في ما ثبت بالسنة لكن اسقدر
تضییق کی ضرورت نہین ہے ہان صورت کریمہ پر جو کتب شمائل اہل حدیث مین
مضبوط ہین دیکھنا ضرور ہے ورنہ ممکن ہے کہ غیر کو دیکھے اور خیال رائی مین
یہ آئے کہ حضرت ہین اگر حلیۂ مبارکہ ضبط ہوگا تو بہرد ہوکا نہین لگ سکتا
ابن سیرین سے جب کوئی کہتا کہ مینے حضرت کو خواب مین دیکھا ہی تو کہتے بیان کر
اگر وہ کوئی ایسی صفت بیان کرتا جسکو وہ نہ پہچانتے تو کہتے تو نے حضرت کو
نہین دیکھا وسندہ صحیح آبن حجر مکی کہتے ہین وكذلك يقال في كلامه صلى الله
عليه وآله وسلم في النوم انه يعرض على سنته فما وافقها فهو حق وما خالفها
فالخلل في سمع الرائي فرؤيا الذات الكريمة حقة والخلل انما هو في سمع الرائي
وبصره قال وهذا اخير ما سمعته في ذلك انتهى وهذا آخر ما اردنا ايراده
في هذه العجالة والحمد لله اولاً وآخراً

رسالۂ صفت جنت خلاصۂ کتاب حادی الارواح الی بلاد الافراح

نظم دلپذیر سید جمیل احمد سہسوانی سلمہ اللہ تعالے

کسکی طاقت کسکا منہ کسکی زبان — کر سکے جو حمد خلاق جہان
کیجیے شکر نعمت معبود کیا — اپنی ہستی کیا مثل ہی بود کیا
آدمی ہمکو بنایا شکر ہے — دین خالص پر چلایا شکر ہے
متبع شرع محمد کا کیا — مستحق عیش مخلد کا کیا
ہے یہ منت لائق شکر مزید — ہمکو دی نعماء جنت کی نوید
کیسی جنت جسکے اوصاف جمیل — ہین بیان مصحف رب جلیل
کیسی جنت جسکی تعریف و ثنا — ہے احادیث نبی مین جابجا
جسمین ہے کوڑی کے رکھنے کا مقام — بہتر از دنیا و ما فیہا تمام
گر کبھی ناخن سے کمتر کوئی شے — ہو عیان آفاق مین جنات سے
تو یہ مابین زمین و آسمان — زیب و آرایش کی جا ہو بیگمان
جھانکے جنت سے جو کوئی جنتی — اور کنگن اوسکا ظاہر ہو کبھی
یک قلم زائل ہو نور آفتاب — ٹھیرے کیا اختر حضور آفتاب
یہ وہ گلشن ہے بنایا ہی جسے — خود خدا نے اپنے دست پاک سے

ہاتھہ سے اپنے لگایا ہر شجر
اپنے رضوان و کرم اور رحم سے
جسقدر جنت مین ہین عیش و نعیم
وان کے شاہی کو کہا ملک کبیر
پاک ہی وہ عیب سی نقصان سے
عرش رحمٰن سقف جنت کا ہی نام
ہر بنا بنی بہ خشت سیم و زر
وان درختو نمین کہان ساق حطب
ہر ثمر اونکا زبد سے نرم تر
اونکے پتے نرم کپڑے سے سوا
اک طرف جاری ہین انہار شراب
کہاے میوہ جسکو جتنی چاہ سے
اہل جنت کے لیے پاکیزہ مے
ہین ظروف سیم و زر وان بیشمار
خوبی ابواب جنت کیا کہون
فصل مصراعین در کے درمیان
اہل جنت اونمین داخل ہونگے جب
مومنون کا اوسکو ٹہیرایا مقر
حق تعالی نے کیا آباد اوسے
حق نے نام اونکا رکہا فوز عظیم
خوبیان رکہی گئین جسمین کثیر
خاک وانکی زعفران و مشک ہے
مشک وان گارے کا ہی قائم مقام
سنگریزون کی جگہہ یہ ہین گہر
یا ہی ساق فضہ یا ساق ذہب
شہد سے شیرین زیادہ ہر ثمر
دودہ کی نہرین وہان ہین بامزا
ایک جانب چشمہ ہای شہد ناب
طائرون کا گوشت خاطر خواہ ہے
سونٹھ اور تسنیم اور کافور ہے
صاف و شفاف و نفیس آیینہ وار
کوئی وسعت سی ہے وسعت کیا کہون
راہ چل سالہ کا ہوگا بیگمان
ممتلی ہو جائینگے در سب کے سب

وہ درختون کی ہواؤن کا نشاط ذکر سے جسکے ہو حاصل انبساط

اک شجر وان ایسا ہوگا سایہ دار جسکے سائے مین کوئی عمدہ سوار

گو چلیگا سو برس لیل و نہار طے نہ اوسکو کر سکیگا زینہار

ملک ادنی جنتی کا ہے یہ حال چل سکیگا اوسمین تا الفین سال

ایک موتی کا وہ خیمہ بیعدیل طول ہے جسکا بقدر شصت میل

کیا کرون جنت کے غرفون کا بیان جنکے نیچے ہین بہت نہرین روان

جنتی کو نعمتین ہین بیقیاس سونے اور ریشم کا پائیگا لباس

وہ بچھونے وان بچھین گے لاکلام جنکے استر تافتی کے ہین تمام

ہونگے گستردہ وہ اعلی جای پر اہل جنت اون پہ ہونگے جلوہ گر

وہ سریر او سپر چھپر کھٹ کی بہار ڈوریان سونے کی جنمین بیشمار

سارے سونے کے ہین تکیے گنڈیان درز کیسی اونمین پر رخنہ ہے کہان

ہے یہ حال صورت اہل جنان ہونگے سب مانند ماہ آسمان

ہوگا وان آدم کی صورت پر ہر ایک لوشر اللہ حسن خوب و شکل نیک

تا ابد اونپر یہی ہوگا گمان ہین ۳۳ و سنی سالہ سن کے نوجوان

راگ حورون کا نہایت جانفزا اور فرشتون کا غنا فاصل علے

جانفزا تر اوس سے اور سماع ہے خطاب رب اکبر کا سماع

وہ سواری جسپہ وان ہوکر سوار یار سے جاکر ملیگا اپنے یار

اونٹ ہوگا رنگ ہر جسکا سپید — کون جانے اوسکی پیدایش کا بهید
چاہے گا جس شے سے خلاق جہان — اوسکو وان پیدا کریگا بیگمان
موتی اور سونے کے کنگن دلنشین — جنتی پہنینگے اسمین شک نہین
وہ مرصع تاج ہونگے زیب سر — تلملائے دیکھکر جنکو نظر
لاتعد غلمان ہین خدمت کے لیے — جیسے موتی ہون چھپے رکھے ہوے
کیا لکھون کیفیت حوران عین — یہ ہین دلبر انکو کہتے ہین حسین
ایک ہی سن کی وہان ہر حور ہے — نوجوانی کے نشے مین چور ہے
سیب کے ہمرنگ ہین اونکے عذار — چھاتیان دیکھو تو مانند انار
دانت ہین منظوم ہون جیسے گہر — ہے لطیف و نازنین اونکی کمر
اونکے چہرون پر ہینگا مظہور — ہو گمان خورشید کا ایسا ہے نور
وقت خندہ اونکے دندان کی چمک — ہو بہو ہے برق جولان کی چمک
طالب و مطلوب ہونگے دو بدو — دو ستارے جیسے باہم روبرو
دونو مل جاینگے باہم اس طرح — دو نہال آپسمین ہون ضم جسطرح
روحی مطلوب ایسا ہوگا جلوہ گر — روحی طالب جسمین آئیگا نظر
پنڈلیون سے اوسکے مغز استخوان — صاف ہوگا آشکار اور عیان
جہانک لے دنیامین گر حور جنان — ہو معطر اوسکی خوشبو سے جہان
ہو میان شرق و غرب آراستہ — ذکر حق سے ہر زبان پیراستہ

دیکھکر اوسکو زمانے مین کوئی
ہین زمین پہ جسقدر جن و بشر
اوڑہنی ہے وہ جو اوسکی زیب سر
آرزوئی وصل حوران جنان
طیب و طاہر ہین اونہین ذکر کیا
حمل کا ڈر زچگی کا غم نہین
چرک و آب بینی و آب دہان
نوجوانی اونکی ہوگی بے زوال
اپنے شوہر کے سوا اغیار پر
جب پڑیگی اوسپہ شوہر کی نگاہ
حکم جو دیگا بجا لائیگی وہ
پاکدامن ایسی ہے ہر حور عین
خوش بیانی پر جو وہ آجائیگی
گوشہائے مستمع بہر جائین گے
قامت دلچسپ اونکا سر بسر
کچھ نہ پوچھہ آنکھہ اونکی ہے جمیل
رنگ مین یاقوت و مرجان کی نظیر

غیر کی جانب نہ دیکھے پھر کبھی
لائین ایمان و قتادہ وقت یوم پر
ساری دنیا سے ہے خوب و نیکتر
واقعی سب آرزؤن کی ہے جان
غائط و بول و نفاس و حیض کا
ہین وہ جو رین کچھ بھی آدم نہین
نام کو اونمین نہین انکا نشان
غیر فانی خوبی و حسن و جمال
بھولکر بھی وہ نہ ڈالیگی نظر
خوش کریگی اوسکو وہ بے اشتباہ
اوسکی خدمت سے نہ اوکتائیگی وہ
جن و انسان نے چھوا جسکو نہین
جو نہ دیکھا وہ مزا دکھلائیگی
گوہر منظوم اور منثور سے
ہے نہال تازہ یا شاخ شجر
خوب ابیض حدقہ چشم کحیل
صورت و سیرت بغایت دلپذیر

شوہرون کی اپنے سب محبوب ہین
مختصر یہ ہے نہایت خوب ہین

ہنس پڑین گر اپنے شوہر کے حضور
پھیل جائے گلشنِ جنت مین نور

ہوگی اونمین سے جو کوئی فی المثل
اک محل سے داخلِ دیگر محل

یہ گمان ہوگا کہ منزل گاہ خور
ہوگیا اک برج سے برجِ دگر

گرچہ ہر نعمت وہانکی خوب ہے
جسکو دیکھو دلکش و مرغوب ہے

لیکن اصل جملہ نعماءِ جنان
عین مطلوبِ قلوبِ مومنان

مدعائی خاص اہلِ علم و دین
منتہائی ذوق و شوقِ طالبین

ثمرۂ زہد و جزاءِ اتقا
حاصلِ سرمایۂ خوف و رجا

آرزوئی عین و عین آرزو
مقصدِ سعی و مرادِ جستجو

ہے خداوند دو عالم کا جمال
جسکو مومن دیکھکر ہونگے نہال

دوپہر کو جیسے خورشیدِ فلک
سب کو آتا ہے نظر بی ریب و شک

جسطرح نظارگی بے اشتباہ
دیکھتا ہے حسنِ ماہِ نیم ماہ

بس یونہین دیدار رب العالمین
برملا دیکھین گے مومن بالیقین

ہوگی جسدن رویتِ ربِّ مجید
نام ہی اوس روز کا یوم مزید

اک منادی یہ ندا دیگا وہان
ہین کہان آئین ادہر اہلِ جنان

سب کے سب دربارِ خالق مین چلین
چاہتا ہی وہ سوا دینا اونہین

اوٹھ کھڑے ہونگے یہ سنکر سب کے سب
کہکے سمعاً طاعۃً با صد ادب

ہونگے لاثانی نجائب پر سوار — جا کے اوس میدان مین لینگے قرار
نام ہی جسکا افیح اور وہ تمام — سب ہے معطر تازگی بخشِ مشام
وہ جگہ ہے وعدہ گاہِ مومنین — مجتمع ہونگے پہونچکر سب وہین
حسب فرمان خداوندِ جہان — وان بچھینگی آکے نادر کرسیان
بے بہا نور و جواہر کے سریر — رکھے جائینگے وہان لاکر کثیر
سونے چاندی اور زمرد کی نفیس — وہ منابر جنکی ہو شاہون کو ریس
جنتی اونپر بٹھائے جائینگے — ای تری قدرت یہ رتبے پائینگے
بعض ہونگے باکمالِ زیب و فر — جلوہ فرما تودہ ہاے مشک پر
کرسی والون کو مگر وہ بیگمان — آپ سے بہتر نہ سمجھینگے وہان
سب کے سب جب مطمئن ہو جائینگے — بیٹھنے سے وان فراغت پائینگے
اک منادی یہ کہے گا برملا ؎ — اے گروہِ مومنانِ باصفا
تم سے جو اک وعدہ تھا اللہ کا — چاہتا ہے وہ اوسے کرنا وفا
سب کہینگے ایسی شے کوئی نہین — جو خدا نے ہمکو یان بخشی نہین
اوسنے کیا ہم سب کے نیک اعمال کا — وزن مین پلہ نہین بھاری کیا
کیا نہین ہمکو دیا باغِ جنان — یا نہین بخشی جہنم سے امان ہو
حسن صورت کیا نہین بخشا ہمین — اس سے بڑھ کر چاہیے اب کیا ہمین
یہ اسی حالت مین ہونگے سب کے سب — ناگہان اک نور چمکے گا عجب ؎

ہر طرف سی نور کی پاکر چمک ‏ جگمگا اوٹھیگی جنت یک بیک

سب وہ اوپر کو اوٹھائینگے نگاہ ‏ جھانکیگا اوپر سے اون سبکو آلہ

اون سے فرمائیگا رب العالمین ‏ السلام ای ساکن خلد برین

ہنسکے فرمائیگا اونکو دیکھکر ‏ وہ مرے مقبول بندی ہین کدہر

جو اطاعت مین رہے میری سدا ‏ گرچہ دنیا مین مجھے دیکھا نہ تھا

آج ہے اونکے لیے یوم مزید ‏ سنتے ہی یہ سبکو ہو جائیگی عید

سب کہینگے ای خداوند جہان ‏ ہم تو سب راضی ہین تجھسے بیگمان

اب فقط تیری رضا درکار ہے ‏ یہ جو حاصل ہے تو بیڑا پار ہے

حکم ہوگا ہم اگر راضی نہ تھے ‏ کسطرح جنت مین تم داخل ہوے

جو تمنا ہو جسے کہدے وہ آج ‏ جسکو جو لینا ہو مجھسے لے وہ آج

سب کرینگے عرض ای رب رحیم ‏ چاہتے ہین رویت وجہ کریم

تب خدا پردے اوٹھا دیگا تمام ‏ جلوہ گر اون سب پہ ہوگا لاکلام

جلوہ فرما ہوگا اس دستور سے ‏ ڈہانپ لیگا سب کو اپنے نور سے

گر نہوتا یہ کہ پہلے سے خدا ‏ سوختگی سے امن اونکو دیچکا

جلکے ہو جاتے وہ خاکستر وہین ‏ تاب نظارہ کی لاسکتے کہین

خاص اوس مجلس مین ہونگے خواہ عام ‏ حق تعالے سب سی ہوگا ہمکلام

اسطرح فرمائیگا وہ بعض سے ‏ ای فلان وہ دن بھی تجھکو یاد ہے

أوجز السير لخير البشر المنقول من الخط القديم

والمنور برواية أهل الأثر والنقل المعتبر

عن الإمام أبي الحسين أحمد بن فارس بن زكريا رحمه الله تعالى

ترجمة هذا المؤلف الإمام

قال الحافظ السيوطي في بغية الوعاة في طبقات اللغويين والنحاة أحمد بن فارس بن زكريا بن محمد بن حبيب أبو الحسين اللغوي القزويني كان نحويا على طريقة الكوفيين سمع اباه وعلي بن ابراهيم بن سلمة القطان وقرأ عليه البديع الهمداني وكان مقيما بهمذان فحمل منها الى الري ليقرأ عليه ابو طالب بن فخر الدولة فسكنها وكان شافعيا فتحول مالكيا وقال اخذتني الحمية لهذا الإمام ان يخلو مثل هذا البلد عن مذهبه وكان الصاحب بن عباد يتلمذ له ويقول شيخنا ممن رزق حسن التصنيف كان كريما جوادا وربما سئل فيهب ثيابه وفرش بيته صنف المجمل في اللغة فقه اللغة مقدمة في النحو ذم الخطأ في الشعر فتاوى فقيه العرب الاتباع والمزاوجة اختلاف النحويين الانتصار لثعلب الليل والنهار خلق الانسان تفسير اسماء النبي صلى الله عليه وسلم وغير ذلك قال الذهبي مات سنة ٣٩٥ بالري وهو اصح ما قيل في وفاته ومن

شعره

مرت بنا هيفاء مقدودة	تركية تنمي لتركي
ترنو بطرف فاتن فاتر	اضعف من حجة نحوي

وقال

اذا كنت في حاجة مرسلا	وانت بها كلف مغرم
فارسل حكيما ولا توصه	وذاك الحكيم هو الدرهم

وقال

قد قال فيما مضى حكيم	ما المرء الا با صغريه
وقلت قول امرء لبيب	ما المرء الا بدرهميه
من لم يكن معه درهماه	لم تلتفت عرسه اليه
وكان من ذله حقيرا	تبول سنوره عليه

انتهى باختصار

قد تم تصحيحا على الوجه الأتم في بمبئي في شهر رجب الاصم سنة ١٣١١ هجرية بقلم العبد الحقير ابي بكر بن محمد خوقير المكي الكتبي الحنبلي السلفي عامله الله بلطفه الخفي

بسم الله الرحمن الرحيم

قال العبد جنيد بن محمود بن محمد اخبرنا القاضي الامام السعيد مفتي الفرق بهاء الدين
ابو المحاسن عثمان بن علي الفارسي رحمة الله عليه قال اخبرني الشيخ امام الدين عبد الله بن
شهاب الدين احمد اليزدي قال اخبرني الشيخ سيف الدين عبد الرحمن بن المظفر المروزي
عن الشيخ الامام محدث الشام قدوة المشائخ الاعلام تقي الدين ابي عمرو عثمان بن عبد الرحمن
بن عثمان المعروف بابن الصلاح رحمة الله عليه قال انبانا الشيخ ابو القاسم اسماعيل
بن محمد بن الفضل الاصبهاني قال انبانا الشيخان سليمان بن ابراهيم وعبد الله بن محمد
الفقيه النيلي قالا انبا علي بن القاسم المقري انبا ابو الحسن احمد بن فارس بن زكريا النحوي
الرازي رحمه الله واخبرني بقراتي بمدينة الموصل رعاها الله وسائر بلاد الاسلام
واهله الشيخ الحافظ ابو الخطاب عمر بن حسين بن علي غفر الله الكريم له واللفظ له و
لفظ الرواية الاولى موافق له الا في يسير وعلامتها سم قال انبانا الشيخ النحوي المحدث
ابو القاسم عبد الرحمن بن الخطيب ابي محمد عبد الله بن ابي الحسن الخثعمي ثم السهيلي قال
انبا الشيخ الفقيه الحافظ العلامة الحاج العراقية ابو بكر محمد بن الشيخ الفقيه عبد الله
بن احمد بن العربي المعافري ارضاه الله سماعا انبا الشيخ ابو الفتح نصر بن ابراهيم بن نصر
المقدسي الزاهد في بيت المقدس في شهر رمضان في سنة احدى وتسعين واربعمائة
انبا الشيخ الفقيه ابو الفتح سليم بن ايوب الرازي قراءة عليه سنة اربعين واربعمائة
انبا ابو الحسين احمد بن فارس بن زكريا قال هذا ذكر ما يحق على المرء المسلم حفظه و
يجب على ذوي الدين معرفته من نسب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومولده ومنشاه
ومبعثه وذكر احواله في مغازيه ومعرفة اسماء ولده وعمومته وازواجه فان العارف
بذلك رتبة تعلو على رتبة من جهله كما ان للعلم به حلاوة في الصدر ولم تزل مجالس النجم

بعد كتاب الله عز وجل باحسن من اخبار رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد اثبتنا
في مختصرنا هذا من ذلك ذكرا والله نستهديه التوفيق واياه نسئل الصلوة على زين
المرسلين وسيد العالمين وخاتم النبيين وامام المتقين ابي القاسم محمد بن عبد
الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب
بن لوى بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن الياس
بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان الى هنا اجماع الامة وولد رسول الله صلى الله
عليه وسلم عام الفيل يوم الاثنين لثمان خلون من ربيع الاول وامه آمنة بنت وهب
بن عبد مناف بن زهرة وتزوج آمنة عبد الله بن عبد المطلب فحملت برسول الله صلى
الله عليه وسلم ثم بعث عبد المطلب عبد الله يمتار له تمرا من يثرب فتوفي بها
وولدت آمنة رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين وكان في حجر جده عبد
المطلب فاسترضعه امرأة من بني سعد بن بكر يقال لها حليمة بنت ابي ذويب السعدي
فلما شب وسعى ردته الى امه فافصلته فلما اتت له ست سنين ماتت امه في مرجعها
من المدينة بالابواء فيتم في حجر جده عبد المطلب فلما اتت له ثمان سنين وشهران و
عشرة ايام توفي جده عبد المطلب فوليه ابو طالب بن عبد المطلب وكان اخا عبد الله
لامه وابيه فلما اتت له اثنتا عشرة سنة وشهران وعشرة ايام ارتحل به ابو طالب
تاجرا قبل الشام فنزل تيماء فرآه حبر من احبار يهود تيما يقال انه بحيرى الراهب فقال
لابي طالب من هذا الغلام الذي معك قال هو ابن اخي قال اشفيق انت عليه قال نعم
قال فوالله لئن قدمت به الشام ليقتلنه اليهود ان رعد ولهم فرجع الى مكة وشب رسول
الله صلى الله عليه وسلم فلما اتت له خمس وعشرون سنة وشهران وعشرة ايام
خطب خديجة نفسها فحضر ابو طالب ومعه بنو هاشم ورؤساء سائر مضر فخطب
ابو طالب فقال الحمد لله الذي جعلنا من ذرية ابراهيم وزرع اسماعيل وضئضئ معد و
عنصر مضر وجعلنا حضنة بيته وسوّاس حرمه وجعل لنا بيتا محجوجا وحرما آمنا وجعلنا
الحكام على الناس ثم ان ابن اخي هذا محمد بن عبد الله لا يوزن برجل الا رجح به وان كان في

المال قل فان المال ظل زايل وامر حائل ومحمد من قد عرفتم قرابته وقد خطب خديجة بنت خويلد
ويبذل لها من الصداق ما اجله من مالي هو والله بعد هذا له نبأ عظيم وخطر جليل فتزوجها
فبقيت عنده قبل الوحي خمس عشرة سنة وماتت ولرسول الله صلى الله عليه وسلم تسع
واربعون سنة وثمانية اشهر فاما ولده منها فستة القاسم وبه كان يكنى والطاهر
ويقال ان اسمه عبد الله وفاطمة وهي اكبر ولده وزينب ورقية وام كلثوم فاما ابراهيم
ابنه فانه من مارية واما الغلمة الثلثة فماتوا وهم يرضعون ويقال بل بلغ ابنه القاسم
ان يركب الدابة ويسير على النجيبة واما البنات فتزوج علي رضي الله عنه فاطمة وتزوج
ابو العاص بن الربيع زينب وتزوج عثمان رضي الله عنه ام كلثوم فماتت فزوجه رسول الله
صلى الله عليه وسلم رقية فجاءت رقية تعتب على عثمان فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ما احب للمراة ان تكثر شكاية بعلها انصرفي الى بيتك فهو لاولده واما نساؤه فلم
يتزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ماتت خديجة فنساؤه بعد خديجة سودة
بنت زمعة وكانت قبله عند السكران بن عمرو وعائشة بنت الصديق رضي الله عنهما تزوجها
وهي بنت ست سنين وبنى بها وهي ابنة تسع ومات رسول الله صلى الله عليه وسلم و
عائشة بنت ثمان عشرة سنة وحفصة بنت عمر رضي الله عنه وزينب بنت خزيمة الهلالية
ام المساكين وام حبيبة بنت ابي سفيان وكان خطبها له النجاشي واصدقها عنه اربع
مائة دينار وهند بنت ابي امية ام سلمة وزينب بنت جحش وهي ام الحكم وجويرية
بنت الحرث الخزاعية وصفية بنت حيي وميمونة بنت الحارث الهلالية فماتت قبله زينب
بنت خزيمة ومات صلى الله عليه وسلم عن اولئك التسع وكان تزوج اسماء بنت كعب
الجونية فلم يدخل بها حتى طلقها وتزوج عمرة بنت زيد احدى نساء بني كلاب من بني الوحيد
وطلقها قبل ان يدخل بها وتزوج امراة من غفار فلما نزعت ثيابها راى بها بياضا فقال لها
الحقي باهلك وتزوج اخرى تميمية فلما دخل عليها قالت اني اعوذ بالله منك فقال
منع الله عائذه الحقي باهلك ويقال ان اسم التي وهبت نفسها للنبي ام شريك واما
عمومته وعماته فكان بنو عبد المطلب عشرة الحارث وبه كان يكنى والزبير وحجل وضرار

والمقوم

والمقوم وابولهب والعباس وحمزة وابوطالب وعبدالله فعمومته تسعة واصغرهم سنا
العباس نا ابوداود سليمان بن يزيد نا محمد بن ماجة انا نصر بن علي انبا عبدالله بن داود
عن علي بن صالح قال كان ولد عبد المطلب عشرة كل واحد منهم يأكل جذعة وعماته ست اميمة
وام حكيم وهي البيضاء وبرة وعاتكة وصفية واروى بنات عبد المطلب والعواتك
اللائي ولدنه عاتكة بنت هلال من بني سليم وهي ام عبد مناف بن قصي وعاتكة بنت
مرة بن هلال ام هاشم بن عبد مناف وعاتكة بنت الاوقص بن مرة بن هلال وهي ام وهب
ابن عبد مناف الجامنة والفواطم اللائي يلينه في القرابة فاطمة بنت سعد ام
قصي وفاطمة بنت عمرو بن جرول بن مالك ام اسد بن هاشم وفاطمة بنت اسد بن
هاشم ام علي بن ابي طالب وامها فاطمة بنت هدم بن رواحة وفاطمة بنت رسول الله
صلى الله عليه وسلم ورضي عنها واما مواليه فزيد بن حارثة وبركة واسلم وابو كبشة
وانسة وثوبان وشقران وكان اسمه صالحا ويسار وفضالة وابو موهبة ورافع و
سفينة ومن النساء ام ايمن وكانت حاضنته وزوجها زيد بن حارثة وهي ام اسامة
بن زيد ورضوى ومارية وريحانة وخدمه من الاحرار انس بن مالك وهند واسماء ابنا
حارثة الاسلميان فلما بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم خمسا وثلثين سنة شهد بنيان
الكعبة وتراضت قريش بحكمه فيها فلما اتت له اربعون سنة ويوم بعثه الله عز وجل
الى الناس كافة بشيرا ونذيرا فصدع بامر الله وبلغ الرسالات ونصح الامة فشنف
القوم له حتى حاصروه واهله في الشعب وكان الحصار ولرسول الله صلى الله عليه وسلم
تسع واربعون سنة وذلك عند خروجه منه فلما اتت له تسع واربعون سنة وثمانية
اشهر واحد عشر يوما مات عمه ابو طالب وماتت خديجة رضي الله عنها بعد موت
ابي طالب بثلثة ايام فلما اتت له خمسون سنة وثلثة اشهر قدم عليه جن نصيبين
فاسلموا فلما اتت له احدى وخمسون سنة وتسعة اشهر اسري به من بين زمزم والمقام
الى بيت المقدس فلما اتت له ثلث وخمسون سنة هاجر فيها من مكة الى المدينة هو و
ابو بكر وعامر بن فهيرة مولى ابي بكر ودليلهم عبدالله بن اريقط الليثي وكانت هجرته يوم

الاثنين لثمان خلون من ربيع الاول وفيها ابتنى بعائشة رضي الله عنها فلما اتت لهجرته
ثمانية اشهر اخى بين المهاجرين والانصار فلما اتت لهجرته تسعة اشهر وعشرة ايام دخل
بعائشة فلما اتت لهجرته سنة وشهر واثنان وعشرون يوما زوج عليا فاطمة رضي الله
عنها فلما اتت لهجرته سنة وشهران وعشرة ايام غزا صلى الله عليه وسلم غزوة ودان حتى
بلغ الابواء فلما اتت لهجرته سنة وثلث اشهر وثلثة عشر يوما غزا عير القريش فيها امية
بن خلف وخرج في طلب كرز بن جابر وكان اغار على سرح المدينة بعد ذلك بعشرين يوما
فلما اتت لهجرته سنة وثمانية اشهر وسبعة عشر يوما غزا غزوة بدر وذلك لسبع عشرة
ليلة خلت من رمضان واصحابه يومئذ ثلثمائة رجل وبضعة عشر رجلا والمشركون بين
التسع مائة والالف وكان ذلك يوم الفرقان يوم فرق بين الحق والباطل وذلك قوله
تعالى ولقد نصركم الله ببدر وانتم اذلة فاتقوا الله لعلكم تشكرون ثم غزا بني قينقاع
ثم غزا غزوة السويق في طلب ابي سفيان صخر بن حرب ثم غزا بني سليم بالكديد ثم غزا ذا امر
وهي غزوة غطفان ويقال غزوة انمار ثم كانت غزوة احد في السنة الثالثة وغزوة بني النضير
على راس سنتين وتسعة اشهر وعشرة ايام وغزا بعد ذلك بشهرين وعشرين يوما غزوة
ذات الرقاع وفيها صلى صلوة الخوف وغزا دومة الجندل بعد ذلك بشهرين واربعة ايام
ثم غزا بعد ذلك بخمسة اشهر وثلثة ايام بني المصطلق من خزاعة وهي التي قال فيها اهل الافك
ما قالوا ثم كانت غزوة الخندق وقد مضى من الهجرة اربع سنين وعشرة اشهر وخمسة ايام
ثم غزا بعد ذلك بتسعة عشر يوما بني قريظة ثم غزا الى بني لحيان بعد ذلك بثلثة اشهر ثم
غزا غزوة الغابة وهي سنة ست ثم اعتمر عمرة الحديبية في سنة ست ثم غزا خيبر وقد اتت
لهجرته ست سنين وثلثة اشهر واحد وعشرون يوما ثم اعتمر عمرة القضية بعد ذلك بستة
اشهر وعشرة ايام ثم غزا مكة وفتحها وقد مضى من هجرته سبع سنين وثمانية اشهر واحد
عشر يوما وغزا بعد ذلك بيوم غزوة حنين ثم غزا الطائف في هذه السنة فلما اتت لهجرته
ثماني سنين وستة اشهر وخمسة ايام غزا غزوة تبوك وفي هذه السنة حج ابو بكر
بالناس وقرا عليهم علي بن ابي طالب سورة براءة فلما اتى لهجرته تسع سنين واحد عشر

شهرا وعشرة ايام حج رسول الله صلى الله عليه وسلم حجة الوداع فلما اتى لهجرته عشر سنين
وشهران توفى رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد بلغ من السنين ثلثا وستين
سنة صلى الله عليه وسلم حدثنا على بن ابراهيم انبا محمد بن ماجة انبا على بن محمد
بن ماجة انبا على بن محمد الطنافسى ابنا وكيع ابنا ابي واسرائيل عن ابى اسحق السبيعى قال
سالت زيد بن ارقم كم غزا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تسع عشرة غزوة و
غزوت معه سبع عشرة غزوة وسبقنى بغزاتين وامار فقاؤه النجباء فعلى وابناه و
حمزة وجعفر وابو بكر وعمر وابو ذر والمقداد وسلمان وحذيفة وابن مسعود وعمار بن
ياسر وبلال رضى الله عنهم ومن كان يضرب اعناق الكفار بين يديه على والزبير ومحمد بن مسلمة
وعاصم بن ابى الاقلح والمقداد وحرس رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم بدر حين نام فى
العريش سعد بن معاذ وحرسه ذكوان بن عبد قيس وحرسه باحد محمد بن مسلمة
الانصارى وحرسه يوم الخندق الزبير بن العوام وكان عباد بن بشر يحرسه وحرسه
سعد بن ابى وقاص وحرسه لما بنا بصفية وهو بخيبر ابو ايوب الانصارى وحرسه
بلال بوادى القرى فلما نزل يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك وان لم تفعل
فما بلغت رسالته والله يعصمك من الناس ترك الحرس وكان سلاح رسول الله
صلى الله عليه وسلم ذا الفقار وكان سيفا اصابه يوم بدر وكان له سيف ورثه عن
ابيه واعطاه سعد بن عبادة سيفا يقال له العضب واصاب من سلاح بنى قينقاع
سيفا قلعيا وكان له البتار والحيف وكان له المخذم والرسوب وكانت ثمانية اسياف و
اصاب من سلاح بنى قينقاع ثلثة ارماح وكان له سواها رمح يقال له المثنى وكانت له
عنزة وكان له محجن ومخصرة تسمى العرجون وقضيب يسمى الممشوق وكانت له منطقة
من اديم منشور فيها ثلث حلق من فضة والابزيم من فضة والطرف من فضة وكانت له
من الدروع ذات الفضول ودرعان اصابهما من بنى قينقاع يقال لاحدهما السعدية و
يقال كانت عنده درع داود عليه السلام التى لبسها لما قتل جالوت وكانت له قوس من شوحط
يقال لها الروحاء وقوس من شوحط تدعى البيضاء وقوس من نبع تدعى الصفراء وقوس

تدعى الكتوم وكانت الجعبة تدعى الكافور ويقال ان رجلا اهدى لرسول الله صلى الله عليه وسلم ترسا
عليه تمثال عقاب فوضع يده عليه فاذهب الله عز وجل ذلك التمثال وكانت له راية سوداء
محمله يقال لها العقاب وكان لواؤه ابيض وكان له مغفر يقال له السبوغ ويقال كان لرسول
الله صلى الله عليه وسلم افراس منها الورد اهداه له تميم الداري ومنها الظرب ومنها
السكب وكان اول فرس ملكه رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان له فرس يقال له المرتجز و
كانت له بغلة يقال لها الدلدل وهي اول بغلة ركبت في الاسلام وكان له حمار يقال له
عفير وكانت له من النوق العضباء والقصوى ومهرة وكانت لقحة وكانت له البغوم وكانت
له مائة من الغنم ويقال ترك يوم مات ثوبي حبرة وازارا عمانيا وثوبين صحاريين وقميصا
صحاريا وقميصا وجبة يمنية وخميصة وكساء ابيض وقلانس لاطئة صغارا اربعا و
ازارا طوله خمسة اشبار وملحفة مورسة وكان يلبس يوم الجمعة برده الاحمر ويعتم
وكانت له ربعة فيها مرآة ومشط عاج ومكحلة ومقراض ومسواك وكانت له قدح
مضبب بثلث ضبات فضة وتور من حجارة يقال له المخضب مخضب من شبه وقدح
من زجاج ومغسل من صفر وقصعة وكان له سرير وقطيفة ويروى ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال عليكم بالعود الهندي فان فيه سبعة اشفيه وانه قال الطيب الطيب
المسك وكان يتبخر بالعود ويطرح معه الكافور وكان له فيما يروى خاتم من حديد ملوى
بفضة وكان نقشه محمد رسول الله واهدى له النجاشي خفين ساذجين فلبسهما صلى الله
عليه وسلم فهذا وجيز ما املى من حديث مولده ومبعثه و.

احواله صلى الله عليه وسلم وشرف وكرم وعظم

؛ وحشرنا في زمرته امين ؛

كتبه ملا الشيخ محمود مقدم

طبع في مطبعة

دت پرساد

تانديل استريت بمبئي

م